ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:۔ نصیر احمد قمر

جلد ۴ جمعۃ المبارک ۳۱ر اکتوبر ۱۹۹۷ء شمارہ ۴۴

۲۹ر جمادی الثانی ۱۴۱۸ ہجری ☆ ۳۱ر اخاء ۱۳۷۶ ہجری شمسی

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

ہماری جماعت یہ غم کل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں

اللہ تعالیٰ نے جس قدر قویٰ عطا فرمائے وہ ضائع کرنے کے لئے نہیں دئے گئے ان کی تعدیل اور جائز استعمال کرنا ہی ان کی نشوونما ہے۔ اسی لئے اسلام نے قوائے رجولیت یا آنکھ کے نکالنے کی تعلیم نہیں دی۔ بلکہ ان کا جائز استعمال اور تزکیہ نفس کرایا۔ جیسے فرمایا" قد افلح المومنون"(المومنون :٢)اور ایسے ہی یہاں بھی فرمایا متقی کی زندگی کا نقشہ کھینچ کر آخر میں بطور نتیجہ یہ کہا "واُولئك هم المفلحون"(البقرہ :٦)یعنی وہ لوگ جو تقویٰ پر قدم مارتے ہیں، ایمان بالغیب لاتے ہیں، نماز ڈگمگاتی ہے پھر اسے کھڑا کرتے ہیں، خدا کے دئے ہوئے سے دیتے ہیں، باوجود خطرات نفس بلا سوچے سمجھے گزشتہ اور موجودہ کتاب اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور آخر کار وہ یقین تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت کے سر پر ہیں۔ وہ ایک ایسی سڑک پر ہیں جو برابر آگے کو جا رہی ہے۔ اور جس سے آدمی فلاح تک پہنچتا ہے۔ پس یہی لوگ فلاح یاب ہیں جو منزل مقصود تک پہنچ جائیں گے اور راہ کے خطرات سے نجات پاچکے ہیں اس لئے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ کی تعلیم دے کر ایک ایسی کتاب ہم کو عطا کی جس میں تقویٰ کے وصایا بھی دئے۔ سو ہماری جماعت یہ غم کل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں۔

(ملفوظات جلد اول (طبع جدید) صفحہ ٢٢)

☆......☆......☆......☆

نماز میں دلچسپی کے لئے نماز کا عرفان حاصل کرنا ضروری ہے

مستعد ہو جائیں اور اپنی نمازوں کی طرف بھی مزید توجہ کریں اور اپنے بچوں کی نمازوں کی طرف بھی مزید توجہ کریں

ایم ٹی اے کی اردو کلاس میں نماز کے معانی و مطالب سکھانے کا مبارک سلسلہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۷ر اکتوبر ۱۹۹۷ء)

لندن (۱۷ر اکتوبر) : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے گزشتہ خطبہ کے مضمون کے تسلسل میں آیت قرآنی ﴿حافِظوا عَلَى الصَّلواتِ و الصَّلوٰة الوسطى......﴾ کے حوالہ سے نمازوں کی حفاظت کے مضمون پر روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا کہ اس آیت سے واضح ہے کہ حفاظت کا جہاں تک تعلق ہے تمام نمازوں کی حفاظت فرض ہے مگر بیچ کی نماز کی حفاظت کی خصوصی تاکید کی گئی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث کا ذکر فرمایا جس میں حضور اکرمؐ نے نماز کے متعلق عمومی نصیحت کرتے ہوئے پانچ نمازوں کی مثال ایک نہر سے دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ جس کے گھر کے سامنے ایک صاف شفاف پانی کی نہر بہہ رہی ہو اگر وہ پانچ دفعہ روزانہ اس میں نہائے تو کیا اس کے جسم پر کسی قسم کی میل باقی رہ سکتی ہے؟

لندن میں حضور ایدہ اللہ کی رہائش مسجد کے احاطہ میں ہی واقع ہے چنانچہ اس سے پہلے یہ طریق تھا کہ گھر میں لاؤڈ اسپیکر کی سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خواتین گھر کے ایک کمرہ میں جو نماز کے لئے مخصوص تھا باجماعت نماز ادا کر لیا کرتی تھیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مذکورہ بالا حدیث پر غور کے نتیجہ میں اس طریق کو بدل دیا گیا ہے کیونکہ یہ گھر ایسا ہے جس کے سامنے نہر بہتی ہے۔ دور دور سے خواتین نماز کے لئے مسجد آتی ہیں تو جن کے گھر کے ساتھ نہر بہتی ہو ان کا فرض ہے کہ نیچے اتریں اور مسجد میں آکر نماز پڑھیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر کسی جگہ باجماعت نماز کا انتظام ہے تو اہل خانہ کا یہ حق نہیں ہے کہ بعضوں کو وہاں نماز کی اجازت دیں اور بعضوں کو نہ

باقی خلاصہ صفحہ نمبر ۱۰ پر

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔ کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔

ہفتہ، ۱۱ر اکتوبر ۱۹۹۷ء :

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کینیڈا کے بچوں کے ساتھ ملاقات کا پروگرام جو ۱۰ر جون ۱۹۹۷ء کو کینیڈا میں ریکارڈ کیا گیا تھا دوبارہ براڈکاسٹ کیا گیا۔ تلاوت کے بعد ایک بچی نے نظم "رکھ پیش نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی" پڑھنی شروع کی تو حضور انور نے بچی سے "گاڑی" کے معنی پوچھے جو وہ ٹھیک سے نہ بتا سکی۔ اور حضور نے دلچسپ انداز میں اس لفظ کے مختلف معنی بتائے۔ ایک دوسری بچی نے "نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے" سنانی شروع کی۔ جب حضور انور نے پوچھا کہ یہ کن کی نظم ہے تو ٹھیک سے نہ بتا سکی۔ اس پر حضور انور نے پرزور الفاظ میں نصیحت فرمائی کہ مکرم امیر صاحب کینیڈا جماعت کے بچوں کی تعلیم و تربیت اور اردو سکھانے کی ذمہ داری اسطرح لیں جس طرح میں لندن میں انہیں سکھاتا ہوں۔ اور نظموں کے معنی خوب سمجھائیں۔ حضور نے فرمایا کہ باوجود اتنی مصروفیات کے بعض دفعہ بچوں کو اپنے دفتر میں بلا کر کافی وقت لگا کر ان کو تیاری کرواتا ہوں اور اس طرح ان کی نظمیں دنیا میں انقلاب لے آتی ہیں۔ لڑکیوں کے بعد لڑکوں نے نظمیں سنائیں۔

اتوار، ۱۲ر اکتوبر ۱۹۹۷ء :

آج ملاقات کے ایم ٹی اے کے پروگرام میں حضور انور کا درس القرآن نمبر ۱۷ جو ۱۰ر فروری ۱۹۹۶ء کو رمضان المبارک میں ریکارڈ کیا گیا تھا دوبارہ براڈکاسٹ کیا گیا۔ سورہ النساء کی وراثت کے بارہ میں مرکزی آیت نمبر ۱۲ سے درس شروع ہوا۔ اس درس میں تقسیم وراثت کے قرآنی احکام کی تشریح فرمائی۔

سوموار، ۱۳ر اکتوبر ۱۹۹۷ء :

آج ہومیو پیتھی کلاس نمبر ٦٥ جو ٣٠ر جنوری ۱۹۹۵ء کو ریکارڈ ہوئی تھی دوبارہ براڈکاسٹ کی گئی۔ بخاروں کی دواؤں کا ذکر فرمایا۔ گلے کے گلینڈز کے سوجنے کی وجہ سے بخار ہوں تو فائیٹولاکا، کاسٹیکم، سلفر اور بپٹیشیا وغیرہ دوائیں بہت مفید ہیں۔

منگل، ۱۴ر اکتوبر ۱۹۹۷ء :

آج ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۰۵ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لی اور سورہ العنکبوت کی آیات ۲٦ تا ۴۵ کا ترجمہ اور کئی مقامات کی ضروری تشریح فرمائی۔

آیت نمبر ۲۷ میں "اِنّی مُهاجِرٌ اِلیٰ رَبّی" کے تعلق میں حضور انور نے بتایا کہ جب انسان خدا کی طرف ہجرت کرتا ہے تو اسے جگہ چھوڑنی نہیں پڑتی لیکن پھر بعض دفعہ یہ ہجرت جسمانی ہجرت پر مجبور کر دیتی ہے۔ نبوت سے قبل آنحضرت ﷺ کی ہجرت الی اللہ تھی اور نبوت کے بعد اس ہجرت الی اللہ کو بچانے کے لئے جسمانی ہجرت بھی کرنی پڑی۔

اسی آیت نمبر ۲۸ میں حضرت ابراہیمؑ کے متعلق ذکر ہے کہ 'وانه فی الآخرة لمن الصالحين' حضور انور نے سوال کیا کہ یہاں صالحین کیوں فرمایا ہے؟ حالانکہ وہ نبی تھے جو سب سے بڑی نعمت ہے۔ حضور نے فرمایا کہ نبوت کا آغاز صالحیت سے ہوتا ہے اور اسی مقام سے ترقی کر کے انسان نبوت کا مقام پاتا ہے۔

آیت نمبر ۳٦ کے تعلق میں حضور نے فرمایا کہ ماہرین آثار قدیمہ کے لئے غور کا مقام ہے قوم لوطؑ کی بستی میں ضرور ایسے نشان محفوظ ہیں جو ان واقعات پر روشنی ڈالیں گے۔ لیکن فی الحال یہ دعویٰ ہے اور عقل والے لوگ اس نشان کو دریافت کر لیں گے۔ حضور انور نے بیت العنکبوت کی بھی لطیف تشریح فرمائی۔

بدھ، ۱٦ر اکتوبر ۱۹۹۷ء :

آج ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۰٦ حضور انور نے لی اور سورہ العنکبوت کی آیات ۴٦ تا ۵۸ زیر بحث آئیں۔

آیت نمبر ۴٦ میں 'وَلَذِکرُ اللهِ اَکبَرُ' کے تعلق میں حضور انور نے فرمایا کہ وہ خدا کا ذکر جو فحشاء اور منکر سے باز رکھتا ہے وہ ہے جو نماز کے دوران کیا جائے اور یہی ذکر ہے جو انسان کی تمام زندگی پر چھایا رہتا ہے۔ آیت نمبر ۴۷ میں مسلمانوں کو یہ نصیحت ہے کہ اہل کتاب کے ساتھ بہترین طریق اور بہترین دلائل کے ساتھ مجادلہ کیا کرو

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

نماز میں لذّت نہ آنے کی وجہ اور اس کا علاج

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"میں دیکھتا ہوں کہ لوگ نمازوں میں غافل اور ست اس لئے ہوتے ہیں کہ ان کو اس لذت و سرور سے اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے اور بڑی بھاری وجہ اس کی یہی ہے۔ پھر شہروں اور گاؤں میں تو اور بھی سستی اور غفلت ہوتی ہے۔ سو پچاسواں حصہ بھی تو پوری مستعدی اور سچی محبت سے اپنے مولا حقیقی کے حضور سر نہیں جھکاتا۔ پھر سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ کیوں؟ ان کو اس لذت کی اطلاع نہیں اور نہ کبھی انہوں نے اس مزہ کو چکھا۔ اور مذاہب میں ایسے احکام نہیں ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم اپنے کاموں میں مبتلا ہوتے ہیں اور مؤذن اذان دے دیتا ہے۔ پھر وہ سننا بھی نہیں چاہتے، گویا ان کے دل دکھتے ہیں۔ یہ لوگ بہت ہی قابل رحم ہیں۔ بعض لوگ یہاں بھی ایسے ہیں کہ ان کی دکانیں دیکھو تو مسجدوں کے نیچے ہیں۔ مگر کبھی جا کر کھڑے بھی تو نہیں ہوتے۔ پس میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں۔ نماز اور عبادت کا بھی ایکبار مزہ چکھا دے۔ کھایا ہوا یاد رہتا ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص کسی خوبصورت کو ایک سرور کے ساتھ دیکھتا ہے تو وہ اسے خوب یاد رہتا ہے اور پھر اگر کسی بد شکل اور مکروہ ہیئت کو دیکھتا ہے تو اس کی ساری حالت بہ اعتبار اس کے مجسم ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ ہاں اگر کوئی تعلق نہ ہو تو کچھ یاد نہیں رہتا۔ اسی طرح بے نمازوں کے نزدیک نماز ایک تاوان ہے کہ ناحق صبح اٹھ کر سردی میں وضو کر کے خواب راحت چھوڑ کر کئی قسم کی آسائشوں کو کھو کر پڑھنی پڑتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اسے بیزاری ہے، وہ اس کو سمجھ نہیں سکتا۔ اس لذت اور راحت سے جو نماز میں ہے اس کو اطلاع نہیں ہے پھر نماز میں لذت کیونکر حاصل ہو۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک شرابی اور نشہ باز انسان کو جب سرور نہیں آتا تو وہ پے در پے پیالے پیتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کو ایک قسم کا نشہ آجاتا ہے۔ دانشمند اور بزرگ انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور وہ یہ کہ نماز پر دوام کرے اور پڑھتا جاوے۔ یہاں تک کہ اس کو سرور آجاوے اور جیسے شرابی کے ذہن میں ایک لذت ہوتی ہے جس کو حاصل کرنا اس کا مقصود بالذات ہوتا ہے اسی طرح سے ذہن میں اور ساری طاقتوں کا رجحان نماز میں اسی سرور کا حاصل کرنا ہو اور پھر ایک خلوص اور جوش کے ساتھ کم از کم اس نشہ باز کے اضطراب اور قلق و کرب کی مانند ہی ایک دعا پیدا ہو کہ وہ لذت حاصل ہو۔ تو میں کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ یقیناً یقیناً وہ لذت حاصل ہو جاوے گی۔ پھر نماز پڑھتے وقت ان مفاد کا حاصل کرنا بھی ملحوظ ہو جو اس سے ہوتے ہیں اور احسان پیش نظر رہے۔ اِنَّ الحَسَنٰتِ یذھبنَ السیات. (ھود: ۱۱۵) نیکیاں بدیوں کو زائل کر دیتی ہیں۔ پس ان حسنات کو اور لذت کو دل میں رکھ کر دعا کرے کہ وہ نماز جو کہ صدیقوں اور محسنوں کی ہے وہ نصیب کرے۔ یہ جو فرمایا ہے اِنَّ الحسنٰت یذھبن السیات (ھود: ۱۱۵) یعنی نیکیاں یا نماز بدیوں کو دور کرتی ہے یا دوسرے مقام پر فرمایا ہے نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ نمازیں پڑھتے ہیں مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ۔ وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں۔ ان کی روح مردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام حسنات نہیں رکھا اور یہاں جو حسنات کا لفظ رکھا الصلوٰۃ کا لفظ نہیں رکھا باوجودیکہ معنے وہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تا نماز کی خوبی اور حسن و جمال کی طرف اشارہ کرے کہ وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے۔ وہ نماز یقیناً یقیناً برائیوں کو دور کرتی ہے۔ نماز نشست و برخاست کا نام نہیں ہے۔ نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے جو ایک لذت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے"۔

(ملفوظات جلد اول (طبع جدید) صفحہ ۱۰۳-۱۰۴)

☆......☆......☆......☆

بقیہ: مختصرات از صفحہ اول

لیکن ان میں سے جو ظالم اور غیر منصف ہیں ان کے ساتھ کسی قسم کی بحث نہ کیا کرو۔ تبلیغ کا یہ سنہری اصول بیان کر دیا گیا ہے۔

آیت نمبر ۴۹ کے مطالب بیان فرماتے ہوئے حضور انور نے وضاحت کی کہ آنحضرت ﷺ Unlettered یعنی بالکل لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے اور آپ کے زمانے میں تمام لوگ اس حقیقت سے باخبر تھے ورنہ اس آیت کے نزول کے وقت اٹھ کھڑے ہوتے اور آپ کو جھٹلاتے۔ یہ آیت مستشرقین کو بھی جھٹلا رہی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ عام طور پر لوگ ترجمہ پڑھتے جاتے ہیں اور ان کا دماغ جاگتا نہیں اس لئے میں جہاں بھی اشکال ہو اسے دور کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور غور کی دعوت دیتا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ آیت نمبر ۵۰ کے مطابق آنحضرت ﷺ کی طرح آپ کے صحابہ بھی ان پڑھ تھے لیکن ان کے سینے قرآنی آیات اور علوم کی آماجگاہ تھے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ غیر تعلیم یافتہ بھی دنیا کا استاد بن سکتا ہے۔ آیت نمبر ۵۱ کے سلسلے میں حضور انور نے بتایا کہ پاکستان کے مولوی بھی آج کل یہی تعلیاں کر رہے ہیں کہ کوئی مولوی نہیں مرا اور مباہلہ

جِدھر جِدھر سے نگہِ چشمِ یار گزرے ہے
اُدھر اُدھر سے صبا مشکبار گزرے ہے
بہ موج موج مئے نور بار گزرے ہے
بہ جام جام سبُو ہمکنار گزرے ہے
کبھی ادھر بھی یکے از نگاہِ لطف و نیاز
دعا بدست نوا بے قرار گزرے ہے
بنی ہوئی ہے شبِ انتظار پہ کیا کیا ؟
پلٹ پلٹ کے رکے ، بار بار گزرے ہے
نہ جانے کب سے ابھی تک رُکی ہے نبضِ حیات
نہ آر موج نفس ہے نہ پار گزرے ہے
نسیم! ہم ہیں نشینانِ راہِ شوق ، حذر!
نہ یہ سمجھ! تو سرِ خاکِ زار گزرے ہے
دلِ خراب نے مانی ہوئی تھی نذر تری
لے۔ در پہ تیرے بہ منّت اتار گزرے ہے
بکوئے یار خیالِ ادب رہے ساحر!
گزرنا۔ جیسے کوئی جاں سپار گزرے ہے۔

(ایچ۔ آر۔ ساحر)

غیر مؤثر ہے حالانکہ ان کے اخبارات اموات کی خبروں سے پر ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنی تقدیر کے کرشمے براہ راست ساتھ ساتھ دکھا رہا ہے۔ اور ربوہ کے رہنے والے ایک غیر احمدی مولوی اللہ یار ارشد نے بھی پہلی دفعہ اب زبان کھولی ہے اور مباہلے کو قبول کر لیا ہے۔ اس لئے میں ساری دنیا کے احمدیوں سے استدعا کرتا ہوں کہ اسے بھی اب اس دعا میں شامل کر لیں کیونکہ اب یہ ننگا ہو کر مباہلے کی زد میں آگیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی تقدیر ان سے کس طرح پیش آتی ہے۔

جمعرات، ۱۶/اکتوبر ۱۹۹۷ء:

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۲۶ جو ۳۱/جنوری ۱۹۹۵ء کو ریکارڈ ہوئی تھی نشر مکرر کے طور پر براڈکاسٹ کی گئی۔

جمعۃ المبارک، ۱۷/اکتوبر ۱۹۹۷ء:

آج حسب معمول فرنچ بولنے والے زائرین کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شرف ملاقات سے نوازا اور انہوں نے مندرجہ ذیل سوالات کئے۔

☆......حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سفر ہندوستان کے بارے میں جو تحقیق ہوئی ہے حضور انور از راہ کرم اسے بیان فرمائیں؟

حضور انور نے فرمایا کہ اس سلسلے میں حقائق کو مختلف زاویوں سے دیکھنا ہوگا۔ بتانے والا کون ہے۔ تاریخ دانوں اور آثار قدیمہ کے ماہرین کے بیانات، مذہبی علماء کی ریسرچ اور پھر یہ کہ ان کے سفر کا مقصد کیا تھا۔ اور پھر New Testament اور قرآن مجید سے کیا بیانات ملتے ہیں۔ ان سب باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے Jesus in India کتاب میں جو لٹریچر جماعت احمدیہ نے پیش کیا ہے آپ کو اور کہیں نہیں ملے گا۔ باقی سب کہانیاں ہیں۔

☆......بخاری میں حضرت زیدرضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے کہ Mushroom آسمان سے اترتی ہے اور آنکھوں کے لئے بہت مفید ہے؟ حضور نے فرمایا کہ یہ کثرت سے جنگلوں میں اگتی ہے اور ضرور تمندوں کی خوراک کی ضرورت پوری کرتی ہے اور (مَنّ) کہلا سکتی ہے۔ یہ سب خدا تعالیٰ کی نعماء اور برکتیں ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہو سکتا ہے کہ مرور زمانہ کی وجہ سے (مَنّ) نے آہستہ آہستہ Mushroom کی شکل اختیار کر لی ہو اور (من) چونکہ آسمانی چیز تھی اس لئے روحانی غذا کا کام بھی دے سکتی ہے۔ اور وہ پانی جو آسمان سے اترتا ہے وہ پاکیزہ ہے اور وحی کو بھی آسمانی پانی کہتے ہیں۔

☆...... آج کل صبح شام ٹی وی پر ہٹلر کی لڑائیوں کی تصویریں دکھائی جاتی ہیں۔ حضور کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ یہودی لوگ بڑی عقلمندی کے ساتھ دنیا کی نظر میں رہنا چاہتے ہیں اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان کی Semitism ختم ہو جائے۔ یہ ہٹلر کے خلاف ان کا پروپیگنڈا نہیں ہے۔

☆......ایک سوال یہ کیا گیا کہ ختنہ بہت ضروری ہے لیکن قرآن کریم میں اس کا ذکر نہیں ملتا۔ حضور نے فرمایا کہ ملت ابراہیم کی پیروی کا حکم ہے اور یہ حکم ابراہیم علیہ السلام کو دیا گیا۔ اور چونکہ اس پر عمل جاری تھا اس لئے دوبارہ حکم کی ضرورت نہ تھی۔

☆......یہ کیسے ثابت کیا جائے کہ قرآن مجید خدا کا کلام ہے اور انسان کا نہیں۔ اس سوال کا جواب کئی دفعہ ہدیہ قارئین کیا جا چکا ہے۔

☆...... شہد کا ہومیوپیتھی میں کیا رول ہے؟

حضور انور نے اس سوال کا جواب تفصیل کے ساتھ ارشاد فرمایا اور شہد کی مکھی کے شہد بنانے کے عمل پر روشنی ڈالی۔

(ا - م - ج)

سو سال پہلے

آیت استخلاف کی تفسیر و تشریح پر مشتمل

حضرت مولانا مولوی حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ کی پر معارف تقریر

(یہ تقریر آپ نے ۲۷؍ دسمبر ۱۸۹۷ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر فرمائی اور اسے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ نے مرتب فرمایا)

اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له و اشهد ان محمداً عبده و رسوله .اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم
قل اطيعوا الله و اطيعوا الرسول فان تولوا فانما عليه ماحمل و عليكم ما حملتم و ان تطيعوه تهتدوا و ما على الرسول الا البلاغ المبين. و عدالله الذين آمنوا منكم و عملوا الصالحات ليستخلفنهم فى الارض كما استخلف الذين من قبلهم وليمكنن لهم دينهم الذى ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امنا. يعبدوننى لا يشركون بى شيئا و من كفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون. و اقيموا الصلوٰة و آتوا الزكوٰة واطيعوا الرسول لعلكم ترحمون. لا تحسبن الذين كفروا معجزين فى الارض و ماوٰهم النار ولبئس المصير.

اس آیت شریفہ میں اللہ جلشانہ انسان کو یہ تاکید فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور یاد رکھو کہ اگر تم اس کی اطاعت نہ کرو گے تو اس کا ذمہ تو صرف اتنا ہی تھا کہ تبلیغ کر دی۔ اور یہ تمہارا ذمہ تھا کہ تم مان لو۔ کیونکہ یہ اطاعت ہی کامیابی کی راہ ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کامیابی اور فائز المرام ہونے کے لئے ایک صراط مستقیم بتلائی ہے۔ جو اطاعت اللہ اور اطاعت الرسول سے بنی ہے۔ یہ ہدایت فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اطیعوا اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو۔ چونکہ اللہ تعالیٰ تو ایک ایسی فوق الفوق اور وراء الوراء ہستی ہے جس کی شان ہے لا تدركه الابصار ۔ پھر اس کی اطاعت کیونکر ہو سکتی۔ اس کی سبیل اور صورت یہ ہے کہ واطیعو الرسول۔ اطاعت الرسول ہی اطاعت اللہ ہوتی ہے کیونکہ رسول اللہ تو گویا مرضات اللہ کو دیکھنے اور معلوم کرنے کے لئے ایک آئینہ صافی ہوتا ہے۔ اس کی زندگی، اس کا چال چلن اس کی نشست برخاست غرض اس کی ہر بات رضائے الٰہی اور اطاعت الٰہی کا نمونہ ہوتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اطیعوا اللہ کے بعد اطیعوا الرسول کہہ کر اس مشکل کا حل بتادیا ہے جو اطاعت اللہ کے سمجھنے اور سوچنے میں پیدا ہو سکتی تھی۔ اور اس کی صراحت اور توضیح اور بھی ہو جاتی ہے جب ہم یہ پڑھتے ہیں 'فان تولوا فانما عليه ما حمل' اس حصہ آیت میں (فانما عليه) میں کی ضمیر جو رسول کی طرف راجع ہے بتلا رہی ہے کہ یہاں اللہ تعالیٰ نے اس کی اطاعت کو جو ابتدائے آیت میں اللہ اور رسول کی اطاعت میں منقسم تھی یہاں صرف رسول ہی کی اطاعت سے مخصوص کر دیا ہے۔ اور پھر جب ہم (ان تطيعوه تهتدوا) والے حصہ پر غور کرتے ہیں تو یہ راز اور بھی کمال صفائی سے حل ہو جاتا ہے۔ غرض یہ ہے کہ اطاعت اللہ وہی ہے جو اطاعت رسول ہے۔ قرآن کریم کے دوسرے مقامات پر اس عقدہ کو صاف الفاظ میں حل کیا گیا ہے۔ جیسے فرمایا 'قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونى' یعنی اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے محب اور عزیز بن جاؤ تو اس کے لئے تدبیر یہ ہے کہ میری اطاعت کرو اور دوسرے مقام پر فرمایا 'من يطع الرسول فقد اطاع الله' جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی۔

فی الجملہ اس آیت میں حصول کامیابی کے لئے ایک گر بتلایا گیا ہے جس کا نام ہی اطاعت الرسول ہے۔ جو اپنے اصل معنوں میں اطاعت اللہ ہی ہے۔ کیونکہ رسول مرضات اللہ کا مظہر ہوتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ کی کل ہوتا ہے۔ اس کا اپنا ارادہ کچھ ہوتا ہی نہیں چنانچہ فرمایا ہے کہ "وما ينطق عن الهوى"

اللہ تعالیٰ یہ طریق کامیابی بتلا کر ایک پیشگوئی کے ذریعہ سے اس اصول کی صداقت ظاہر کرتا ہے کیونکہ "وان تطيعوه تهتدوا" میں تو ایک وعدہ کیا گیا ہے کہ فائدہ اس اطاعت الرسول میں ہی ہوگا کہ تم دین اور دنیا میں فائز المرام ہو جاؤ گے۔ پس اس دعوے کو اللہ تعالیٰ ایک پیشگوئی کے رنگ میں دلیل دے کر ثابت کرتا ہے۔ چنانچہ فرمایا "وعدالله الذين آمنوا منكم وعملوا الصلحات ليستخلفنهم فى الارض كما استخلف الذين من قبلهم وليمكنن لهم دينهم الذى ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امنا. يعبدوننى لايشركون بى شيئاً و من كفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون" یعنی خدا تعالیٰ نے ان لوگوں میں سے جو تم میں سے ایمان لائے (یعنی لوازم ایمان حقیقی ان میں پائے جاتے ہیں) اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں۔ (یعنی عملی طور پر بھی ایمان کا واقعی نتیجہ اپنی زبان اور اعضاء اور اپنے اموال پر دکھاتے ہیں) ان سے اللہ تعالیٰ نے حتمی وعدہ کر لیا ہے کہ یقیناً یقیناً ان کو ضرور اسی زمین پر خلیفہ بنادے گا جیسا کہ ان لوگوں کو بنایا جو تم سے پہلے تھے۔ اور ان کا دین جو ان کے لئے پسند کر چکا ہے اس کے کر دکھانے اور پھیلانے کی ان کو قوت عطا کرے گا۔ اور خوف کے بعد ان کی حالت کو امن سے بدل دے گا۔ وہ مجھے ہی پوجیں گے (یعنی میری ہی اطاعت اور عبادت کریں گے) میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں گے۔ جو (یعنی ان نشانات کو دیکھ کر) اس کے بعد کفر ان کریں گے وہ لوگ فاسق ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ایک عظیم الشان اور تسلی بخش وعدہ رسول اللہ ﷺ سے فرمایا ہے جس کی تشریح ابھی تھوڑی دور چل کر کی جاوے گی۔

جب آنحضرت ﷺ مکہ معظمہ میں تشریف رکھتے تھے اس وقت حضور کے اعداء کفار کا خیال تھا کہ ہم اس شخص کا نام و نشان مٹا دیں گے۔ چونکہ وہ ابتدائے اسلام کا زمانہ تھا۔ اور دنیا کو حضور علیہ السلام کی عام کامیابی بلکہ وجود تک کی بھی خبر نہ تھی ایسے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ سے بڑے بڑے وعدے فرمائے تھے جو قرآن کریم میں مختلف مقامات پر مختلف طرز میں بیان ہوئے ہیں۔ کفار اور اعداء تو یہ خیال کرتے تھے کہ ہم اس مدعی نبوت کو گم کر دیں گے مگر وہ نادان نصرت الٰہی سے ناواقف اور سنت اللہ سے نابلد مطلق تھے۔ ان کی ایسی باتوں اور دعاوی کو سن کر ارشاد ہوتا تھا "من كان يظن ان لن ينصره الله فى الدنيا والآخرة فليمدد بسبب الى السماء ثم ليقطع فلينظر هل يذهبن كيده ما يغيظ۔

قرآن کریم کے پر غور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے اور ایسا ہی تورات شریف پر نظر کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ ہمارے ہادی اکمل رسول اللہ ﷺ اس رسول کے مثیل ہیں جو فرعون کے وقت برگزیدہ اور بنی اسرائیل کا ہادی ہو کر آیا تھا۔ جیسے فرمایا " انا ارسلنا اليكم رسولا شاهدا عليكم كما ارسلنا الى فرعون رسولا. فعصى فرعون الرسول فاخذناه اخذا وبيلا. فيكف تتقون ان كفرتم' یعنی ہم نے ہی تمہاری طرف تمہارا نگران رسول بھیجا ہے۔ اور ٹھیک اسی طرح بھیجا ہے جیسا کہ فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔ جب فرعون نے نافرمانی کی اس رسول کی تو ہم نے اسے سخت سخت پکڑ لیا۔ پس تم اگر اس رسول کی مخالفت اور انکار کرو گے تو کیونکر بچ سکتے ہو۔

اب اس آیت میں جو سورہ مزمل (مکی سورہ) کی ایک آیت ہے اس وقت حضور نے مثیل موسیٰ کے رنگ میں اپنے اعداء کے نیست و نابود ہونے کی پیشگوئی کی جبکہ وہ یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اب امروز فردا میں ہم اس کو نیست و نابود کر دیں گے۔ اور وہ اپنے خیال میں طرح طرح کے منصوبے گانٹھ رہے تھے اور اخراج یا قتل کی خوفناک اور کینہ سازشیں کر رہے تھے۔ اور بظاہر ان کی موجودہ حالت اور سامان نے ان کے ارادوں کے پورا ہونے کی قوی امید دلا رکھی تھی۔ مثیل موسیٰ کو یہ صدا آرہی تھی کہ 'واللّٰهُ يَعصِمُكَ مِنَ النّاس'۔ اس وعدہ الٰہی کو پکار پکار کر دشمنوں کو سنا دیا کہ تمہاری شرارتیں اور شیطنتیں مجھے ضرر نہ پہنچا سکیں گی بلکہ میں ان کے اثر سے محفوظ اور مصئون رہوں گا۔ اس پر وہ عرب کی غیور اور کینہ توز قوم اور بھی جھلائی۔ مگر آخر کار رسول اللہ ﷺ حسب وعدہ الٰہی ان کے نرغے سے محفوظ نکل آئے اور وہ خدا کے دشمن، رسول کے دشمن، انسان کی صلاح و فلاح کے دشمن ہاتھ کاٹتے رہ گئے۔

یہی نہیں کہ اس کثرت اعدائے ملت اور قلت انصار دین کے وقت آپ نے اپنے بچ جانے ہی کی پیشگوئی کی۔ نہیں! بلکہ وہ بات جس نے عرب جیسی جنگجو قوم کو اور بھی چڑا دیا وہ اس دردناک عذاب کی خبر تھی جو مثیل موسیٰ والی آیت میں ان کو سنائی کہ یاد رکھو جیسے فرعونی موسیٰ علیہ السلام کے عصیان و کفران کے باعث عرضہ تیغ ہلاکت ہوئے ہیں ایسا ہی میرے مخالف بھی تباہ اور ہلاک ہو جاویں گے۔ اب غور تو کرو کہ اس حالت اور صورت میں جبکہ مسلمانوں کی تعداد بہت ہی کم یہاں تک کہ انگلیوں پر گنی جا سکے اور پھر ابھی تک مرجع قوم لوگ بھی شامل نہ ہوئے تھے یہ پکار کر کہہ دینا کہ میرا عصیان و کفران تم پر ہلاکت لائے گا کوئی آسان بات نہ تھی۔

الغرض یہ ایک عام بات ہے کہ جب خدا تعالیٰ کسی کو اپنے ید قدرت سے پرورش کرتا ہے تو اپنی قدرت نمائی عجیب عجیب پیرایوں میں ظاہر کر دیتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب مبعوث کر کے فرعون کے پاس بھیجا تو اس نے نہایت ذلت و حقارت کی نگاہ سے ان کو دیکھا اور کہا "ام انا خير من هٰذا الذى هو مهين و لا يكاد يبين" یعنی میں تو اس سے بہتر ہوں۔ وہ تو ایک ذلیل آدمی ہے اور صاف بول بھی نہیں سکتا۔ مگر دیکھو کہ وہ انسان جو اپنے لشکر اپنے شکوہ و طاقت کے گھمنڈ میں کھڑا ہوا تھا آخر کہاں گیا؟ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام و نشان مٹا دیا۔ پس یہ خوب یاد رکھو کہ یہی کامیابی ایک راحت بخش معیار سچائی کا ہے جو ہمیشہ سے چلا آرہا ہے اور چلا جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ میں چونکہ تمام خوبیاں مجتمع تھیں اور ہر ایک نبی یا رسول کے اعداء جو فرداً فرداً تھے آنحضرت ﷺ کے وہ سب دشمن مجموعی طور پر موجود تھے اس لئے آپ کی کامیابی تمام انبیاء علیہم السلام کی کامیابیوں کا مجموعہ تھی۔ اسی لئے مدینہ طیبہ کے یہود اور نصاریٰ کے معایب و معاصی بصیغہ ماضی بیان فرماتے فرماتے آپ یوں فرماتا ہے کہ "يقتلون النبيين بغير الحق" یعنی مضارع کا صیغہ استعمال فرمایا گویا اس ایک نبی کے قتل کے ارادے سے ہی تمام نبیوں کو قتل کر دیا ہے۔ پس ہمارے نبی کریم ﷺ ان تمام خوبیوں اور صفات کے جامع تھے جو مختلف اوقات میں انبیاء علیہم السلام میں موجود تھیں اور قرآن کریم کل کتب کی جامع اور تمام خوبیوں کی جامع ہے۔ "لم يكن الذين كفروا ...... الخ" یعنی یہ لوگ سیدھے ہی کب ہونے والے تھے جب تک کہ ان کے پاس ایک بینہ نہ آجاتی۔ جس کے پاس ایک کتاب ہو جس میں الگ الگ سورتیں ہوں اور دنیا بھر کی مضبوط و مستحکم کتابوں کی جامع ہو۔ یہ نہیں فرمایا کہ محرف کتابیں ہوں بلکہ یہ فرمایا کہ کتب قيمه۔ قرآن کریم کا نام مهيمن بھی ہے۔ یعنی محافظ اور نگہبان۔ اور یہ نام اس لئے رکھا گیا کہ وہ ان تمام کتابوں کا جامع، شارح اور مفسر ہے جو مختلف اوقات میں فرداً فرداً کسی قوم کے پاس بھیجی گئی تھیں۔

یہ ایک سچی بات ہے جو مشہور ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی دنیا میں گزرے ہیں اور یہ بھی مشہور بات ہے کہ حضرت ولد آدم ﷺ کے صحابہ کی تعداد بھی اسی قدر تھی جن کے حالات اور سوانح کتب الرجال میں مرقوم ہیں۔ گویا ہر ایک میں نبوت کا رنگ موجود تھا۔ اور صحابہ کو دکھ پہنچانے والوں کے لئے بھی یہی فتویٰ تھا۔ اب میں پھر جناب موسیٰ علیہ السلام کی مماثلت میں دئے ہوئے عظیم الشان وعدہ کی طرف رجوع کر کے کہتا ہوں کہ یہ وعدہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک رسول ﷺ سے کیا ہے اس کو موسیٰ علیہ السلام کے وعدہ کے رنگ میں دکھایا ہے کہ موسیٰ کے دشمن جب ہلاک و نابود ہو گئے تو تم کفران و عصیان کرتے ہو تو بتلاؤ کہ تم کیونکر بچ سکتے ہو۔ فكيف تتقون۔ جیسے موسیٰ علیہ السلام کا ایک دشمن تھا ویسے ہی آنحضرت ﷺ کے متعدد اور خاص دشمن تھے جو اسی طرح معذب کئے گئے جس طرح وہ انا خير من هذا کہنے والا نابود کیا گیا۔ یہ ایک خاص بات ہے کہ کبھی کسی خاص شخص کو کسی خاص صفت کے سبب معنوں میں وسیع کر دیا جاتا ہے۔ دنیا میں مثل مشہور ہے لكل فرعون موسىٰ۔

الغرض رسول اللہ ﷺ نے اپنے دوستوں کی قلت اور اعداء کی بیحد کثرت کے دنوں میں ایسے الفاظ میں جو اہل عرب کی جنگجو اور کینہ توز اور لفظ لفظ پر بھڑک اٹھنے والی قوم کے لئے (گویا بارود کا کام کرنے والے تھے) اپنے محفوظ رہنے اور ان کے مورد غضب الٰہی ہونے کی پیشگوئی فرمائی جو لفظ بلفظ پوری ہوئی۔

نادان سمجھتے تھے کہ بس اس کے ساتھ ہی یہ سارا کھیل بگڑ جائے گا اور ہم کامیاب ہو جائیں گے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو اور بھی ذلیل کرنے کے لئے یہ وعدہ فرمایا جو آیت استخلاف میں بیان ہوا یعنی جس طرح پر جناب موسیٰ علیہ السلام کی قوم مصر کے آہنی تنور سے نکل کر اور اپنے دشمنوں کے پنجہ سے نجات پا کر آخر معزز و ممتاز ہوئی اور خلعت خلافت اور حکومت سے سرفراز ہوئی۔ اسی طرح ٹھیک اسی طرح اس رسول کے اتباع بھی موسیٰ علیہ السلام کے اتباع کی طرح اسی زمین میں حکومت اور خلافت سے بہرہ ور ہونگے۔ ک (کاف) علت کا ہے اور سبب کے معنے دیتا

ہے یعنی ہم اسی زمین میں خلیفہ بنا کر دکھائیں گے۔ کیونکہ پہلوں کو بھی بنایا تھا۔ اور یہ نرا دعویٰ ہی دعویٰ نہ رہے گا بلکہ "لیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم" یعنی یہ دین اسلام جو ان کے لئے میں پسند کر چکا ہوں اس کی اشاعت کی ان کو قدرت دونگا کہ وہ حامی دین ہوں۔ اور دین ان کے سبب سے قدرت اور مکانت حاصل کر لے۔ "ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا" اب جو ڈرتے ہیں کہ ان کی جان و مال پر حملہ ہو رہا ہے۔ ہم وہ وقت لانے والے ہیں اس کے بدلے میں کہ خوف امن سے بدل جاوے۔ اب دیکھنا یہ واجب ہے کہ یہ مواعید الٰہی کس طرح جلوہ گر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کے دین کے مقابلہ میں عرب کا سارا ملک اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ لیکن کوئی ہم کو بتلائے کیا ہمارے ہادی انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم میں۔ نہیں، نہیں آپ کے مولد مسکن اور آپ کے ملک میں آپ کا کوئی دشمن رہا؟ دشمن کیسے؟ ان کے آثار اور نشان تک نہ رہے۔ اور جس طرح پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا پورا ہوا۔

رسول اللہ ﷺ کے دنیا سے کوچ کرتے ہی ایک عالمگیر شور برپا ہو گیا اور عرب کے ہر چہار گوشوں میں ایک زلزلہ آ گیا۔ بعض نے جو دل کے کمزور اور ایمان میں ناتواں تھے یہ سمجھ کر کہ اب یہ کارخانہ ختم ہوا اس سے انکار ہی کر دیا۔ اور بعض نے زکوٰۃ وغیرہ ضروریات دین سے انکار کر دیا۔ بعض نے صرف توحید ہی کو اصل مقصد اور غرض سمجھ لیا۔ غرض جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات منقلبین علی الاعقاب اور شاکرین دو فریقوں کے ہو جانے کی پیشگوئی خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما چکے تھے ہو گئی۔ اس عظیم الشان زلزلہ میں ارتداد، بغاوت اور فتنہ عظیم برپا ہوا۔ اور قریب تھا کہ یہ حالتیں اسلام کا نام و نشان تک مٹا دیتیں اگر اللہ تعالیٰ کا زبردست ہاتھ اس کا حامی نہ ہوتا۔ اب دیکھو کہ خدا تعالیٰ کا وہ زبردست وعدہ کہ "وعداللہ الذین آمنوا منکم ...... الخ" اس وقت میں کیسا سچا ثابت ہوا کہ متزلزل عرب کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ٹھہرا دیا۔ اسلام کی عظمت اور شوکت کو پھر از سر نو قائم کیا اور کمالات اسلام کو تازہ کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت سخت معرض خطر میں تھی۔ بلکہ خود ان کے باپ کو تعجب تھا کہ کیونکر ان کی خلافت کو ایسے فتنہ عظیم میں تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید ۔ منشائے الٰہی یونہی تھا۔ سو پورا ہوا۔ ابوبکر کوئی ملکی اجتماع قوم وغیرہ نہ رکھتے تھے لیکن بایں ہمہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ وعدہ کیا تھا اس کو حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت سے ثابت کر دکھایا۔ ادھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مرتے ہی یشوع بن نون کو خلیفہ کیا۔ ادھر رسول اللہ ﷺ کے رخصت ہوتے ہی بلا فصل ابوبکر خلیفہ ہوئے۔ اور ان کے بعد معاً حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی وغیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ اور اسی طرح پر لگاتار یہ سلسلہ قیامت تک چلا جائے گا۔

میں پھر ایک بار یہ امر آپ لوگوں کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات ایک جامع کمالات تھی۔ غور تو کرو کہ ایک طرف عرب کے جنگجو اور لڑائی پر ادھار کھائے ہوئے وحشیوں سے مقابلہ۔ دوسری طرف لکھے پڑھے یہودیوں سے سامنا۔ ایک طرف جاہل دوسری طرف عالم۔ ایک طرف جاہلوں میں وحدت ارادی کی روح پھونکنا اور دوسری طرف ان کو خدا تک پہنچانا۔ پھر ان تمام امور میں کسی مشیر اور صلاحکار کی ضرورت نہیں۔

علاوہ ازیں کسقدر اہم امور آپ کے درپیش تھے۔ آپ ہی نمونہ بن کر دکھانا۔ آپ ہی خط و کتابت کرنی۔ قضاء بھی آپ ہی کرنی۔ فوجوں کے کمانڈنگ آفیسر بھی بذات خود۔ خطرات آویں تو سینہ سپر ہونا۔ پھر ایک نہیں دو نہیں نو (۹) بیویوں کا خاوند ہونا۔ الغرض کیا یہ کسی معمولی حیثیت کے آدمی کا کام ہے کہ اس قدر کام کرے اور سب کے سب باحسن وجوہ پورے ہوں۔ کہتے ہیں ایک بار مدینہ طیبہ میں شور اٹھا۔ صحابہ پہنچے تو دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام واپس آ رہے ہیں اور فرمایا کہ کوئی خطرہ نہیں ہے۔

گھر کے انتظام، بیویوں سے سلوک، اور پھر ایسا اطمینان کہ جاہلیت کے قصے بھی ہو رہے ہیں۔ الغرض اللہ تعالیٰ نے آپ کے ان کمالات اور انوار کو حسب استعداد مخلوق میں پھیلا دیا۔ کچھ لوگ احادیث کی حفاظت کے لئے آپ کے سینہ کی طرح مامور ہو گئے۔ کچھ فقہاء بن گئے۔ کچھ منتظم ملک۔ اور پھر بعد زمانہ کے جب یہ جامعیت اٹھ گئی تو کچھ متکلم، کچھ قراء، کچھ مفسر، کچھ حواشی احادیث لکھنے والے پیدا ہو گئے اور بعض بادشاہ بن گئے۔ ایک وقت میرے قلب پر کچھ تغیر تھا کہ حضرت علی مرتضٰی سے خدا نے کیا کام لیا۔ آخر کار مجھے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے اندرونی فتوحات کا کام علی مرتضٰی سے لیا۔ آپ دیکھیں گے کہ اولیاء کے کمالات میں تمام متعارف سلسلے اپنے اپنے سلسلہ کو حضرت علی تک ہی پہنچاتے ہیں۔ ہمارے امام کی سوانح عمری میں بھی آپ نے سنا ہو گا کہ روحانی کمالات میں اہل بیت تک پہنچتے ہیں۔ المختصر خدا تعالیٰ نے ان انوار محمدیہ کو مختلف طور پر آپ کی امت میں پھیلایا۔

اب میں پھر اس وعدہ الٰہی کی طرف آتا ہوں ۔ اس وعدے کے پورا ہونے میں ایمان اور اعمال صالحہ کی شرط ہے۔ اور یہ وعدہ کوئی خاص وقت اور زمانے کے لئے نہیں تھا۔ بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ جوں جوں ایمان اور اعمال صالحہ میں کمزوری ہوتی گئی اور نبوت کے زمانہ پر عرصہ گزرتا گیا۔ اسی قدر کمزوری اور تفرقے اسلام میں پیدا ہوتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ وہ زمانہ آ گیا جو ہمارا زمانہ ہے۔

شامت اعمال اور تفرقہ باہمی سے اگر شوکت و سلطنت اسلام کمزور ہوئی تو خیر! اس پر بھی صبر کیا گیا۔ لیکن افسوس تو یہ ہے کہ روحانی سلطنت بھی باقی نہ رہی۔ بلکہ دونوں طرف آرہ چلا۔ مخالفان دین کو دیکھو کہ کیسی سر توڑ کوششیں اس کے مٹانے میں کر رہے ہیں۔ اگر دین ان کے ہاتھ میں ہوتا تو آج تک کا نیست و نابود ہو گیا ہوتا۔ ہاں! خدا تعالیٰ ہی کا فضل و کرم ساتھ نہ ہوتا تو مسلمانوں نے بھی کوئی دقیقہ اس کے مٹانے میں باقی نہیں رکھا تھا۔ چرچ آف انگلینڈ سالانہ چھتیس کروڑ روپیہ اشاعت عیسویت میں خرچ کرتا ہے اور اس سے بجز اس کے کچھ غرض نہیں کہ تخریب اسلام ہو۔ ادھر مسلمان ہیں کہ بے فکر خواب غفلت میں استراحت کی نیند سمجھ کر سو رہے ہیں۔ ان کے نزدیک کوئی دہریہ ہو جاوے، آریہ یا بے دین ہو جاوے کچھ پرواہ ہی نہیں۔ میرے کانوں میں اب تک ایک صدا گونجتی ہے۔ کسی شخص کا بھائی مسلمان ہو گیا اس نے کہا کاش دہریہ ہو جاتا!

اسلام پر جہاں ایک طرف بیرونی اور خارجی دشمنی میں آریہ، برہمو، عیسائی، دہریہ، طبعی، فلسفی اور کیا کیا سینکڑوں قسم کے لوگ حملہ آور ہو رہے تھے۔ وہاں اندرونی مخالفت کے لئے بھی بہت سے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے جنہوں نے اپنے خیالات کو اپنا رہبر قرار دے لیا۔ اور اسلام سے غرض واسطہ ہی نہیں رکھا۔ بلکہ اپنے خیالات کو سچا ثابت کرنے کے لئے قرآن کریم کی اصلی تعلیمات پر گستاخانہ حاشئے چڑھانے شروع کر دئے۔ بیرونی دشمنوں نے تو تخریب دین کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت کرنا ہی نہ تھا مگر اندرونی مخالفوں نے بھی عجیب عجیب طور پر اسلام کی مخالفت کی ہے۔ اگر دل اور دماغ انسان کا ضائع نہ ہو گیا ہو تو وہ سمجھ سکتا ہے ۔ اہل دل جو لوگ کہلاتے ہیں یعنی صوفی اور گدی نشین۔ ان کی حالت تو یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ قریب بہ اباحت پہنچ گئی ہے۔ قرآن پر تدبر کرنا، قرآن کریم کو امام بنانا حرام کر دیا۔ وظائف اور قواعد بھی اپنے ہی بنا لئے۔ چند اشعار کا پڑھنا عبادت کا لب لباب قرار دے دیا۔ اور وحدت وجود کے ایسے مسائل ایجاد کئے اور ایسی امثلہ یاد کیں کہ اس کا نتیجہ اباحت ہے۔ اب بتلاؤ وہ مخالفان ملت کی کیا اصلاح کرتے ہیں۔ اہل دماغ گروہ کو دیکھو یہ وہ گروہ ہے جو اپنے آپ کو علماء کا گروہ کہلاتا ہے۔ میں نے خود اس گروہ میں عرصہ تک رہ کر دیکھا ہے۔ اور میں خوب جانتا ہوں کہ یہ گروہ دین کو کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ مخالفان دین کو انگشت نمائی کا موقع دیتے ہیں۔ اور اکثروں کی ہلاکت کا موجب ہوتے ہیں۔ میں ایک دفعہ ریل میں سفر کر رہا تھا۔ اسی کمرے میں ایک بڈھا سا آدمی بھی بیٹھا تھا۔ اس نے جب مولوی کا نام سنا تو اسے نفرت ہوئی اور اس نے اپنا سر کھڑکی سے باہر نکال لیا۔ میں نے حسب معمول ایک انگریزی خوان کے سوالوں کا جب جواب دینا شروع کیا تو اس نے پھر سر اندر کر لیا۔ اور اس نے بیان کیا کہ مجھے مولویوں کے نام سے نفرت کی وجہ یہ ہے کہ جب ایک بار لدھیانہ آیا تو کشمیری بہت تھے اور ایک مسجد میں فضائل دریائے نیل کے وعظ میں بیان ہو رہے تھے۔ بیان کیا گیا کہ دریائے نیل چاند کے پہاڑوں سے نکلتا ہے۔ اس پر جب کسی نے اعتراض کیا کہ یا حضرت ہندو کہتے ہیں کہ گنگا جی بھی شیو جی کی جٹوں سے نکلتی ہے ہم ان پر کیا انکار کر سکتے ہیں۔ اس پر واعظ صاحب نے سائل کو پٹوا دیا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ مجھے اسلام سے نفرت ہو گئی اور میں عیسائی ہو گیا۔ اور کچھ عرصہ تک گجرات میں رہا۔ برانڈرس صاحب ایک انگریز تھے۔ انہوں نے ایک پمفلٹ دکھایا کہ دیکھو یورپین لوگ کیسے مستعد ہیں۔ سات پشت سے دریائے نیل کے منبع کی تلاش میں لگے تھے اب معلوم ہو گیا کہ دریائے نیل جبل القمر سے نکلتا ہے۔ میں یہ سن کر رو پڑا۔ اور اس دن سے عہد کر لیا کہ کسی مولوی سے نہیں ملوں گا۔ اور مسلمان ہو گیا۔

(یہ ہنسنے کا مقام نہیں رونے کی جا ہے۔ یہاں تک اسلام کے علماء کی حالت پہنچ گئی ہے کہ تحقیقات سے ان کو مس تک نہیں رہی) بے سود لفظی مباحث میں ان کی یہاں موشگافی ہو رہی ہے۔ اب ایسی حالت میں غور کرو اور سوچو کہ یہ اسلام کس نرغہ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ اس زمانہ میں جبکہ ابھی رسول اللہ ﷺ ان میں سے رخصت ہوئے ہوں۔ اور ابھی اسلام بھی ایسا طور پر نہ پھیلا ہو۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو۔ اس وقت جبکہ مخالفت حد سے زیادہ بڑھ گئی ہو۔ ایمان اور اعمال کا نام و نشان تک اٹھ گیا ہو۔ ہر طرف اور ہر پہلو سے تخریب دین قدیم کی تدابیر ہو رہی ہوں جبکہ نہ اہل دل ہی باقی ہوں نہ اہل دماغ ہی ہوں۔ خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید کا وعدہ پورا نہ ہو؟ کیا یہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ وعدہ فرما کر کہ "انا نحن نزلنا الذکر و انا لہٗ لحافظون" پھر عین ضرورت کے وقت اپنی تائید اور حفاظت کا ہاتھ کھینچ لے؟ ہرگز نہیں! ہرگز نہیں!!!

وہ اپنے دین کی خود حفاظت کرتا ہے اور اس نے اب بھی حفاظت کی۔ اور اس کا ایک نگہبان امام بھیج دیا جو تم میں سے ہی ہے اور اس لئے وہ منکم کا مصداق ہے۔ یہ کہنا کہ کتابیں موجود ہیں فضول ہے۔ جب تک کہ سچی گریہ وزاری نہ ہو۔ خدا تعالیٰ سے ملانے والا نہ ہو۔ ممکن نہیں کہ کوئی فائدہ ان کتابوں سے پہنچ سکے۔

میں خدا تعالیٰ کو گواہ رکھ کر اور اس وحدہ لاشریک کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ **میں نے اپنی ان امراض کا جو مجھے لاحق ہیں کوئی علاج نہیں پایا جب تک خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے میں نے امام کو شناخت نہیں کیا۔** مجھے کسی نے تسلی نہیں دی۔ جب تک کہ میں نے اس کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دیا۔ کیا میرے جیسے اور لوگ مبتلائے امراض نہ ہونگے۔ جو مرض مجھے لاحق ہے میں اس کی تفسیر نہ کروں گا۔ یہاں تک کہ میں نے کبھی امام کے سامنے بھی اس کا اظہار نہیں کیا۔ مگر میں یہ صاف صاف کہتا ہوں کہ اگر میری جیسی مرض کا علاج نہ ملتا تو میں ہلاک ہو جاتا۔ جب میں ایسی مرض کا تریاق اگر کسی کو پاتا ہوں تو وہ یہی امام ہے۔ تو میں کیونکر کہوں کہ اور دکھوں اور امراض کا تریاق یہ نہیں ہے۔ میں اپنے جیسی استعداد اور مرتبہ کے آدمیوں کو تو کھول کھول کر بتلا دیتا ہوں کہ میں نے اپنے مرض کا تو خطانہ کرنے والا علاج پا لیا ہے اور وہ یہی تریاق موجود ہے جو تم میں بیٹھا ہے اور جو اسی وعدہ الٰہی کے موافق آیا ہے جو اس نے وعداللہ الذین آمنوا میں فرمایا ہے۔ کوئی معجزہ، کوئی آیت، کوئی دلیل میرے لئے ضروری نہیں۔ کیونکہ میں نے اپنی مرض پر اس تریاق کا تجربہ کر کے دیکھ لیا ہے۔ یہ وباء جو ہر ایک کو ہلاک کرتی ہے اس کا تریاق کس کے گھر اور گرہ میں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو کسی کو اپنے امراض کی شناخت کی توفیق دیتا ہے۔ اور پھر اس کے علاج کو پہچاننے کی توفیق بخشتا ہے۔

میں پھر اس مسجد میں جو خدا تعالیٰ کا گھر کہلاتا ہے اس کے سامنے یہ شہادت دیتا ہوں۔ میرے جیسا بیمار خطرناک اور تندرستی میں بے نظیر عمر کا بہت بڑا حصہ گزار چکا ہوں جس کا ایک ثلث بھی واپس نہیں آ سکتا۔ یہاں اگر اپنے مرض کا علاج نہیں پاتا ہوں تو کیوں بیٹھا ہوں؟ میرے جیسا پیشہ ور انسان آسائش کے سامان کہیں سے حاصل کر سکتا ہے۔ مگر بتلاؤ تو سہی کہ یہاں کس قدر سامان مل سکتے ہیں۔ ہمارے بھائی سوچ سکتے ہیں کہ ہم یہاں رہ کر کس قدر امداد اپنی کر سکتے ہیں۔ پھر بایں ہمہ جو میں یہاں پڑا ہوا ہوں کیا پاگل اور مجنون ہوں؟ اگر کوئی دق مجھے اندر ہی اندر کھا رہی تھی تو میں خود مجنونوں کا علاج کرنے والا ایک مجنوں کے پاس ہی وہ تریاق پاتا؟۔ سوچو! اور پھر سوچو!!

مجھے کوئی دلیل اس امر سے نہیں روک سکتی جبکہ میں خود اپنی دلیل بن گیا ہوں۔ کیا میں خود اپنے لئے بیّن دلیل نہیں ہوں۔ مسیح مر گیا یہ تو میں اپنی لمبی چوڑی تقریروں کے وقت بھی جانتا تھا کہ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ۔ کل من علیھا فان میں کسی کی کوئی تخصیص نہیں۔

دوسرا مسئلہ کہ متوفی واپس آتا ہے؟ صاحبان! قرآن کریم سے تو میت کا رجوع ثابت ہوتا ہے مگر متوفی کا رجوع ثابت نہیں۔ چند قصوں میں احیاء موتی کا ذکر ہے مگر متوفیٰ کا نہیں۔ متوفیٰ کے لئے خدا کا وعدہ ہے کہ وہ واپس نہیں آتا۔ مسیح بھی متوفی ہو چکے۔ اب رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا کہ ابن مریم آئے گا صریح طور پر بتلا رہا ہے کہ یہ دونوں مسیح جدا جدا ہیں۔ مات زید و جاء زید میں کیا زید جدا جدا نہیں ہیں؟ سوچو! مگر بایں ہمہ میں کہتا ہوں کہ عزیز! ؎

ابن مریم ہوا کرے کوئی
اپنے دکھ کی دوا کرے کوئی

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

یہ مباہلے کا سال اپنی پوری شان کے ساتھ احمدیت کی تائید میں ظاہر ہوگا۔ انشاء اللہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۲ر ستمبر ۱۹۹۷ء بمطابق ۱۲ر تبوک ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

گزشتہ جمعے پر میں نے گیمبیا میں ہونے والے بھیانک ڈرامے کا ذکر کیا تھا اور چند ان کرداروں کا ذکر کیا تھا جو اس ڈرامے میں نہایت بھیانک کردار ادا کر رہے ہیں۔ اور گزشتہ خطبے ہی میں میں نے پہلی بار یہ اعلان کیا کہ وہ امام جو زیادہ تر مرکزی کردار ادا کر رہا ہے جس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف اور جماعت کے خلاف بہت بکواس کی ہے بالآخر اس نے مباہلے کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور پہلی بار میں نے گزشتہ خطبے میں یہ اعلان کیا کہ ہم بھی اس کے اس اقرار کو تسلیم کرتے ہیں اور اب یہ دنگل چل پڑا ہے اور یہ مباہلہ ON ہے۔ سارے خطبے کو آپ دوبارہ سنیں اس میں کہیں بھی یہ ذکر نہیں کہ جماعت احمدیہ حکومت گیمبیا کے خلاف ایک سیاسی محاذ بنا کر اس کے کھلنے کا اقرار کر رہی ہے۔ اس بات کو جب آخر یہ دہرایا گیا تو یوں دہرایا گیا تھا کہ اب یہ مباہلہ ON ہے اور ایک طرف گیمبیا کی وہ بدکردار طاقتیں جنہوں نے یہ کام شروع کیا وہ ہیں اور ہم ہٹ گئے ہیں اس میں سے۔ اب خدا کے فرشتے دوسری طرف سے اتریں گے اور وہ اپنا کام کریں گے۔ یہ اعلان تھا اور یہ خلاصہ ہے گزشتہ خطبے کا۔ ایک ہفتے کے اندر اندر خدا کے وہ فرشتے اترے انہوں نے وہ حیرت انگیز کام دکھائے ہیں کہ اس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس بدبخت نے ضیاء الحق کی مثال دی تھی اور کہا تھا تم نے اس کو مروایا اور اب اگر میں قتل ہوا تو یہ بھی تم لوگوں کے ہاتھ سے قتل ہوں گا اور شہید ہوں گا۔ مگر خدا تعالیٰ نے بعینہ ضیاء والا معاملہ اس ملاں سے اس طرح کیا کہ اس میں بھی جب میں نے ایک خطبے میں اعلان کیا تھا کہ میں نے رؤیا میں دیکھا ہے کہ وہ چکی چل پڑی ہے جس نے آخر اس ضیاء کو پیس ڈالنا ہے، اگلے جمعے سے پہلے پہلے ضیاء کا طیارہ ہوا میں پارہ پارہ ہو گیا اور اس کی خاک بکھر گئی۔ جس طرح چکی پیستی ہے ایک شخص، ایک وجود کو یا دانوں کو اس سے بھی زیادہ باریکی کے ساتھ ضیاء کے بدن کی خاک پیسی گئی اور ہوا میں بکھر گئی اور حکومت پاکستان کی تمام کوششیں اس معاملے کے حل کے متعلق بالآخر اسی سال اس نتیجے پر پہنچی ہیں کہ اس میں ہرگز کسی بھی انسانی ہاتھ کا دخل نہیں۔ یہ ہمیشہ ایک معمہ بنا رہے گا کہ کیوں وہ طیارہ پھٹا کیونکہ وہ Black Box جو ملا ہے اس میں اشارۃً بھی کسی ایسی خرابی کا ذکر نہیں ملتا جو کسی انسان نے کسی طرح اس میں داخل کی ہو۔ تو اس ملاں کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ نے لمبا انتظار نہیں کروایا۔ پہلے جمعے اور اس جمعے کے درمیان وہ سب کچھ ہو چکا ہے جس نے اس ملاں کی خاک اڑا دی ہے اور اسے ذلیل و رسوا کر کے رکھ دیا ہے۔

اب میں اس کی کچھ تفصیل آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اگرچہ اب گیمبیا کی حکومت نے جس طرح پلٹا کھایا ہے اس کے بعد وہ چند باتیں جو میں نے کہا تھا کہ میں بیان کروں گا وہ غالباً اب مناسب نہیں۔ صدر چونکہ اس ساری صورتحال کو پلٹانے کے ذمہ دار ہیں اس لئے ان کے متعلق کوئی ناواجب حرف اب کہنا جائز نہیں، ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ مگر دو مرکزی کردار اس ڈرامے کے ہیں ایک یہ ملاں فاتح اور ایک بوجنگ جو وزیر مذہبی امور اور وزیر داخلہ ہیں ان دونوں کی بدکرداریاں ایسی ہیں کہ اس معاملے کے حل ہونے کے باوجود ان کا ذکر ضروری ہے کیونکہ دونوں مباہلے میں ایک نہ ایک رنگ میں ملوث ضرور ہیں۔ بوجنگ نے مباہلے کے کاغذوں کو اٹھا کر پرے پھینک دیا تھا حقارت کے ساتھ اس لئے میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اس شخص کے ساتھ اسی طرح تذلیل کا سلوک نہ کرے اور اسے بھی ردّی کاغذ کی طرح اٹھا کر باہر نہ پھینکا جائے۔

اور جہاں تک اس ملاں کا تعلق ہے اس سے متعلق میں چند باتیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ جو اس کی بیہودہ سرائی ہے اس کا جواب تو ہم نے دینا ہی ہے اور وقتاً فوقتاً میں لقاء مع العرب میں بھی اور دوسرے مواقع پر بھی ان جوابات کو جو ساری جماعت جانتی ہے کیونکہ پہلے بھی اسی قسم کی بکواس پاکستان کے ملاؤں نے کی اور ان سب باتوں کا مدلل حوالوں کے ساتھ مزیّن جواب دیا جا چکا ہے لیکن چونکہ گیمبیا کو سنانا ضروری ہے اس لئے گیمبیا میں میں نے ہدایت کی ہے کہ ہر جگہ زیادہ سے زیادہ جہاں جہاں بھی جماعتیں ہیں ڈش انٹینا نصب کئے جائیں، ٹیلی ویژنز لگائی جائیں اور ہمارے جواب وہ سارے لوگ براہ راست مرکز سے سنیں۔ اس کے سوا اب اور کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی کہ ہم کلیۃً ان ساری باتوں کا جواب سارے گیمبیا کو مدلل طریق پر سمجھائیں اور اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مجھے یقین ہے کہ اب وہ نیا دور شروع ہوگا جب گیمبیا تیزی کے ساتھ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی طرف دوڑے گا۔

فاتح صاحب کا تعارف یہ ہے کہ یہ والد کی طرف سے گمنام ہیں۔ ان کی ماں ان کو گنی بساؤ سے لائی۔ یہ گیمبیا کے باشندے ہی نہیں ہیں اور اس وقت سے آج تک ان کے باپ کا کچھ پتہ نہ بتایا گیا نہ کسی کو معلوم ہے اسی لئے ان کے نانا وغیرہ کی باتیں ہوتی رہی ہیں ان کے دادا کی کوئی بات میں نے بیان کی، نہ میرے علم میں ہے۔ محلے میں کئی قسم کی چہ میگوئیاں ہوتی رہتی ہیں اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ یہ نامناسب بات ہے مگر یہ حقیقت ہے کہ ان کے باپ کا کوئی علم کسی کو نہیں۔ ۹۶ء میں ان کو سٹیٹ ہاؤس میں امام مسجد خانہ کعبہ کے کہنے پر مقرر کیا گیا تھا۔ اس نے گویا اپنا نمائندہ یہاں چن کر ایک دلّال کے طور پر رکھا۔ چھ جون، جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، اس وقت سے لے کر ۲۲ر اگست تک اس کے خطبات میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف جو گند بکا گیا ہے وہ تکلیف تو ہوتی ہے بیان کرتے ہوئے، مگر اس کا خلاصۃً بیان کرنا ضروری ہے۔ جو یہ گند بکتا رہا ہے اس میں پہلی بات یہ کہ "احمدی غیر مسلم ہیں اور واجب القتل ہیں یہ تمام مسلمانوں کا متفقہ فیصلہ ہے"۔ یہ بات اب امام فاتح سے اپنا دامن چھڑا کر الگ کرنے کے لئے وزیر مذہبی امور اس سے کلیۃً لاتعلقی کا اظہار کر رہے ہیں حالانکہ قطعی طور پر ثابت ہے کہ وہ مسلسل اس بارے میں نہ صرف امام فاتح کی تائید کرتا رہا بلکہ جو بھی احمدی وفود اس کو ملے ہیں انہیں بلا استثناء براہ راست قتل کی دھمکیاں دیتا رہا ہے۔ دوسری بات یہ، جیسا کہ وہ ہمیشہ کہتے ہیں، کہ "احمدی انگریزوں اور یہودیوں کا خود کاشتہ پودا ہیں"۔ یہ سعودی نواز علماء کی بکواس ہے جس کا ٹھوس جواب پہلے دیا جا چکا ہے اور اب پھر دیا جائے گا اور بتایا جائے گا کہ اس امام اور سعودی امام جو اس کے ساتھ ہے، اس کے آقا انگریزوں کی اور یہودیوں کی مشترکہ پیداوار ہیں اور قطعی کتابوں کے حوالے سے دکھایا جائے گا کہ یہ بات فرضی الزام نہیں حقیقی اور سچا الزام ہے۔ ان کے بڑوں نے کانپتے ہوئے انگریزوں کے نمائندوں کے سامنے ان کے پاؤں پڑتے ہوئے یہ اقرار کیا ہے کہ آپ ہمارے ماں باپ ہیں، آپ ہی نے ہمیں بنایا ہے، ہم کیسے آپ کے خلاف جا سکتے ہیں اور گلف وار میں جو انہوں نے یہودیوں اور امریکہ کے ساتھ ان کے مفاد کا حق ادا کرتے ہوئے ایک مسلمان ملک کے اوپر جو زیادتیاں کی ہیں وہ سب کو معلوم ہیں اور میرے گلف کے خطبات میں تفصیل بیان ہو چکی ہے۔ باقی ساری باتیں وہی ہیں جو پاکستان میں جنرل ضیاء کے حوالے سے بیان کی جاتی رہی ہیں اور یہ اب پاکستانی مولویوں کے سکھائے پڑھائے

وہی باتیں یہاں دہرا رہے ہیں- "احمدیوں کے سکول اور ہسپتال تبلیغ کے اڈے ہیں ان سے بچو جماعت کو BAN کر دیا جائے- مرزا غلام احمد نے ہمارے علماء کو بہت گندی گالیاں دی ہیں- مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے معجزات کو رسول اکرمؐ کے معجزات سے افضل قرار دیا ہے"- یہی تو مباہلے میں باتیں تھیں کہ دکھاؤ اور اقرار کرو کہ یہ ہم نے کیا ہے اور پھر مباہلہ کر کے دیکھو تو خدا کی تقدیر تم سے کیا سلوک کرتی ہے- "عیسیٰ کو زانی اور شرابی قرار دیا"- ایسا خبیث اور جھوٹا مولوی ہے اور اس کے سرپرست اتنے خبیث اور جھوٹے ہیں کہ بات کو کیسے مروڑ کر اس نے بیان کیا- حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بائبل کے حوالے دیئے ہیں جو یسوع کی نانیوں دادیوں میں سے معین نام لے کر ان کو زانی اور شرابی قرار دیتے ہیں- پس اگر جوابی حملہ کرنا ہے تو بائبل پر جوابی حملہ کرو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بائبل پر جوابی حملہ کرتے ہوئے یہ وضاحت بھی فرمائی کہ پائبل جس یسوع کے متعلق یہ باتیں کرتی ہے یہ الہامی کلام نہیں ہے یہ بعد کی مداخلت ہے- اور قرآن جس عیسیٰ کی اور مریم کی بریت کرتا ہے وہ حقیقی تاریخی وجود ہے جو حضرت عیسیٰؑ اور مریمؑ کے وجود تھے- ان وضاحتوں کے باوجود وہاں کے مولوی یہ بکواس کرتے چلے جاتے ہیں اور خود ان کے بڑے بھی یہی باتیں کر چکے ہیں- لیکن عیسائی دنیا کو انگیخت کرنے کے لئے وہ آج تک یہ حربے یہاں انگلستان میں بھی استعمال کرتے ہیں- لیکن عیسائی دنیا زیادہ باشعور اور اپنی کتب اور کتب مقدسہ کی حقیقت کو زیادہ جاننے والی ہے- اس لئے اس پہلو سے کبھی کسی پادری نے انکار نہیں کیا کہ بائبل میں یہ باتیں لکھی ہوئی موجود ہیں اور اگر لکھی ہوئی ہیں تو پھر جماعت احمدیہ کا اس میں قطعاً کوئی قصور نہیں-

"احمدیوں کا سوشل بائیکاٹ ضروری ہے- احمدی ختم نبوت کے منکر ہیں"- وہی پاکستان کے گھسے پٹے الزامات- "مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا نبی ہے دعویٰ نبوت جھوٹا ہے- پاکستان کی طرح احمدیوں کو یہاں بھی غیر مسلم قرار دیا جائے- مسلمانوں کو احمدیوں کے فتنے سے بچایا جائے"- "مرزا غلام احمد نے عیسیٰؑ کی توہین کی اور ان کی نانیوں دادیوں کو زناکار قرار دیا"- وہی الزام دوسری جگہ ان لفظوں میں موجود ہے "غلط طریق پر وفات مسیح ثابت کرنے کی کوشش کی- ثناء اللہ امرتسری کے مباہلے کے نتیجے میں ہلاک ہوا"- نعوذ باللہ من ذالک "بیت الخلاء میں وفات ہوئی"- اور یہ جو بیت الخلاء والا الزام ہے یہ بارہا آزمایا جا چکا ہے- ابھی حال ہی میں بعض مولویوں کے متعلق یہ اطلاع ملی ہے کہ یہی الزام دہراتے دہراتے ٹٹی میں مرے اور نہایت گندی حالت میں وہاں پائے گئے- یہ واقعہ وہ ہے جس کی تکرار اس کثرت سے ہے کہ ایک کتاب کا پورا باب ان مثالوں سے بھرا جا سکتا ہے کہ جب بھی کسی مولوی نے حد سے زیادہ بکواس کی ہے اس معاملے میں خدا تعالیٰ نے اس کو اسی طرح ٹٹی میں ذلت کی موت مارا ہے یہاں تک کہ بدبو کی وجہ سے لوگ اس کے قریب تک نہیں پھٹکتے تھے، یہاں تک کہ سونڈیاں ان کے جسم پر قبضہ کر چکی تھیں- یہ پہلے بھی میں جلسے کی تقریر میں اشارۃً بیان کر چکا ہوں پھر بھی موقع ملے گا تو بتاؤں گا لیکن اس نے اس الزام کو بھی دہرایا ہے اور ساتھ ہی کہتا ہے کہ احمدی مجھے قتل کرنے کی کوشش کریں گے، میں مرا تو میری موت شہید کی ہوگی- پھر "احمدی سابق حکومت جوار کی اس ملک میں پیداوار ہیں اور اسی دور میں مضبوط ہوئے- مسلمان علاج کی خاطر ہسپتالوں میں نہ جائیں- مسلمان اپنے بچوں کو احمدیہ سکولوں میں نہ بھجوائیں- پکے مسلمان ضیاء الحق صدر پاکستان نے احمدیوں کی اذانیں بند کروا دیں، مساجد منہدم کروا دیں اور کلمہ مٹا دیا" آگے یہ بیان نہیں کیا پھر خدا نے اس سے کیا سلوک کیا اور کیسے ہلاک کیا-

پھر وہ کہتا رہا "ضیاء الحق کے مرنے کے ذمہ دار احمدی ہیں- انہوں نے مروایا ہے- احمدی ہمارے بہترین افراد کو احمدیت میں داخل کر رہے ہیں"- اب یہ اقرار واقعی ہے جو ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے- کیسا خدا نے اس کے مونہہ سے اس دوران اقرار کروا دیا اور اپنے بدترین ہونے کا اقرار بھی اس میں شامل ہے- جو ہمارے اچھے لوگ تھے وہ تو احمدی لے گئے اور پھر آخر پہ کہا "مباہلہ کا طریق ٹھیک نہیں ہے میدان میں آکر سامنے مباہلہ کریں"- جب یہ بھی منظور کر لیا گیا تو پھر اس شخص نے آخر کھلم کھلا ریڈیو پر اور غالباً ریڈیو ہی پر وہ اپنی تقریر کی جس میں اس نے مباہلے کا اقرار کیا اور کہا کہ میں اب مباہلہ قبول کرتا ہوں- ۲۲ ؍ اگست کے خطبہ میں اس نے مباہلہ قبول کیا تھا- میں اس وقت سفر پر تھا- عمداً میں نے اسے آپ کے سامنے نہیں پیش کیا

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies

Guaranteed rent

Your properties are urgently required.

Tel : 0181-265-6000

کیونکہ میں چاہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی تائیدی نشان بھی ظاہر ہو جائے اور یہ بات کھل کر سامنے آنے سے پہلے ہم اپنے ان احمدی معصوم خدمتگاروں کو وہاں سے نکال لیں تاکہ اس کے بعد اگر کوئی شرارت ہونی ہو تو ان کو کوئی زک نہ پہنچے- یہ دو مصلحتیں تھیں- لیکن گزشتہ خطبے سے پہلے جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا مباہلے کا اپنا اطمینان اپنی جگہ تھا مگر احمدیوں کے نکلنے کی بے چینی اور گھبراہٹ نے اس بے چینی کی جگہ لے لی تھی- اور چونکہ وزیر مذہبی امور، وزیر برائے اندرونی امور یعنی وزیر داخلہ بار بار کھلم کھلا احمدیوں کو اور سب ہمارے کام کرنے والوں کو قتل کی دھمکیاں دے رہا تھا اور بظاہر اعلان یہ کروا رہا تھا کہ احمدیوں کی جان کو اگر کوئی خطرہ ہے تو ہم ان کی مدد کریں گے- یہ ایسی خبیث ایک حرکت تھی جو سازش کا ایک حصہ تھی- یعنی ظاہر یہ کرنا چاہتے تھے کہ احمدی ملک کے عوام کا نشانہ بن چکے ہیں احمدی گلیوں میں آزادانہ پھر نہیں سکتے ان کو ہر طرف سے خطرہ ہے- اور خطرہ پیدا کرنے والا خود جو ان کو دھمکیاں دے رہا تھا وہ دوسری طرف سے اعلان کروا رہا تھا کہ خطرہ ہے تو ہمارے پاس آئیں، ہم احمدیوں کی جان مال کی حفاظت کریں گے- یہ شرارت نقالی تھی پاکستان کی جہاں بھٹو کے دور میں حقیقتاً احمدیوں کے لئے خطرات تھے اور بعد میں حکومت نے اپنے فیصلے کو ان خطرات کا ایک طبعی نتیجہ بیان کیا کہ چونکہ ان کو خطرات تھے، باہر کی حکومتوں کے سامنے یہی بات پیش کی کہ چونکہ ان کو خطرے تھے، ہم نے مجبوراً وہ دباؤ قبول کر لیا تاکہ ان کی جان مال کو کوئی خطرہ نہ رہے- یہ الگ قصہ ہے کہ بعد میں کیا ہوا لیکن وجہ یہ تھی اور یہی وجہ ان کو پہنچائی اور سمجھائی گئی کہ تم نے عامۃ الناس پر یہ اثر ڈالنا ہے کہ احمدیوں کو بڑا شدید خطرہ ہے اور حکومت بار بار بتا رہی ہے کہ ہم اس خطرے کا مقابلہ کریں گے اور اب یہ خطرہ اس حد تک گویا بڑھ چکا ہے کہ اس سے زیادہ ہم احمدیوں کو سنبھالنے کا وعدہ نہیں کر سکتے، لازم ہے کہ عوامی دباؤ قبول کرتے ہوئے ان کو اسلام سے خارج کیا جائے اور ملاّں نے جو جو مطالبے کئے ہیں ان کو قبول کر لیا جائے- یہ بھیانک سازش تھی جو اپنے پر پرزے نکال رہی تھی اور اسی کے مقابلے کے لئے میں چاہتا تھا کہ یہ مباہلہ قبول کرے تاکہ خدا تعالیٰ کی طاقتیں کھل کر اس کے سامنے آئیں اور اس کی ہر سازش کے ٹکڑے اڑا دیں-

جب یہ ہو چکا تو جیسا کہ میں نے بیان کیا مجھے نکلنے والوں کی فکر تھی- میں چاہتا تھا جمعہ سے پہلے یہ نکلیں تو پھر میں بات کروں- لیکن جو رؤیا میں نے دیکھی اس سے مجھے معلوم ہوا کہ میری یہ فکر ناجائز ہے کیونکہ یہ رؤیا ایک ایسی عجیب رؤیا ہے جس کی جب تک تشریح نہ کروں آپ کو سمجھ نہیں آئے گی اور مجھے بھی رؤیا کے دوران حیرت تو تھی کہ یہ ہو کیا رہا ہے لیکن اٹھنے کے بعد اس کی سمجھ آئی- **میں نے رؤیا میں یہ دیکھا کہ میں** ایک بہت ہی بلند عمارت کی چھت پر کھڑا ہوں، اتنی بلند عمارت ہے کہ وہ آسمان سے باتیں کر رہی ہے اور وہ مسجد کی عمارت ہے اور مسجد سے مراد جماعت ہوا کرتی ہے- تو پہلی بات تو یہ خدا تعالیٰ نے سمجھائی کہ جماعت کی بلندی کو کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا اور یہ جماعت وسیع تر اور بلند تر ہوگی- اور بہت ہی وسیع مسجد ہے- اوپر سے میں نیچے انسانوں کو چھوٹے چھوٹے وجودوں کے طور پر، کیڑیوں کی طرح تو نہیں مگر بالکل چھوٹے چھوٹے منحنی وجودوں کے طور پر دیکھ رہا ہوں جو میرا انتظار کر رہے ہیں اور میں اس بلند مسجد کی چھت سے نیچے دیکھتا ہوں تو گہرائی سے تھوڑا سا خوف آتا ہے کہ جو چیز گرے اس کا کیا حال ہوگا- اور وہاں جو لوگ کھڑے ہیں ان میں کچھ قادیان کے نمائندے ہیں اور کچھ سپین کے- ان دونوں جگہوں سے جماعت کو نکالا گیا ہے اور ان دونوں جگہوں میں واپسی کی خوشخبری میں سمجھتا ہوں اس خواب میں دی گئی ہے- اور عجیب بات یہ ہے کہ خواب ہی میں مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ گویا یہ ایک MINIATURE ہے ساری تاریخ کا- اور آنکھ کھلنے کے بعد مضبوطی سے اس خیال نے میرے دل پر قبضہ کر لیا کہ یہ نظارہ مجھے اس طرح دکھایا گیا ہے جیسے رحم مادر میں بچہ اپنی ایک Billion Years کی تاریخ کو دہراتا ہے لیکن اپنی تکمیل تک ایک Billion Year نہیں لیا کرتا بلکہ نو مہینے میں وہ مکمل ہو جاتا ہے- تو جو کچھ مجھے یہاں دکھایا جا رہا ہے یہ گویا ایک پرانی تاریخ کا خلاصہ کر کے جو جماعت کے سامنے پیش آنے والے حالات ہیں ان کو اس طرح دکھایا جا رہا ہے- عجیب بات ہے میں اپنی جیب میں کبھی کنگھی نہیں رکھا کرتا، نہ کنگھی کا زیادہ استعمال کرتا ہوں، وقت بھی نہیں ملتا نہ اتنے بال ہیں کہ ان کو کنگھی سے سنوارا جائے- لیکن میری جیب سے ایک خوبصورت سی کنگھی نکلتی ہے اور میں اوپر سے نیچے اکٹھے ہونے والوں کو کہتا ہوں یہ میری نشانی ہے اور میں یہ کنگھی نیچے پھینک رہا ہوں- وہ لہراتی ہوئی کچھ عرصہ لیتی ہے، بلکہ کافی وقت لیتی ہے اور آخر وہ زمین تک نیچے اتر جاتی ہے- اب کنگھی کو اس موقع پر نشانی بنانا ایک عجیب و غریب بات ہے- مگر کنگھی کا مقصد ہوتا ہے صفائی کرنا، گند کو باہر نکالنا اور بالوں کو صاف اور مزین کرنا- تو یہ معلوم ہوا کہ اس واپسی کے وعدے کے ساتھ جماعتوں کی تطہیر اور ان کو مزین کرنا بھی مقدر ہے- اب یہ وہ خیال ہے جو اس وقت میرے ذہن میں نہ آتا ہے، نہ آ سکتا تھا کیونکہ اتنے عظیم موقع پر میں کہیں باہر سے آ رہا ہوں نیچے سپین کے نمائندے، قادیان کے نمائندے اور میں اپنی کنگھی پھینک رہا ہوں اوپر سے- بہرحال یہ کام کرنے کے بعد ابھی وہ لوگ اوپر نہیں آئے، نہ آ سکتے

ہیں کیونکہ یہ جگہ بہت ہی بلند ہے- میں نیچے اترتا ہوں اور مسجد کا جو چھتا ہوا صحن ہے اس میں داخل ہوتا ہوں- اور عجیب بات یہ ہے کہ اتنی بلندی سے کس طرح نیچے اترا ہوں مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی- مگر وہ ہال پورے کا پورا جو اوپر ہے وہ اتنا ہی بلند ہے- وہاں سے کھڑکی سے میں جھانکنے لگتا ہوں کہ دیکھوں نیچے لوگ قریب آئے ہیں- وہ قریب آ بھی رہے ہیں اور آ چکے ہیں مگر اوپر آنے والوں میں غیر احمدی ہیں اور بعض پادری ہیں اور بعض دوسرے معززین ہیں جو مجھے خوش آمدید کہنے کے لئے اور استقبال کرنے کے لئے پہلے اوپر آتے ہیں- ان سب کو میں سلام کہتا ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں اور نیچے جو آدمی نسبتاً قریب آگئے ہیں، اکٹھے ہوئے ہوئے ہیں ان کو دیکھتا ہوں اور پہچانتا ہوں کہ انہوں نے خود ان معززین کو اس لئے اوپر بھجوایا ہے کہ یہ احمدی نہ ہوتے ہوئے بھی جماعت کی تائید میں ہیں اس لئے ان کا حق ہے کہ یہ پہلے جاکر مجھ سے ملیں- اس کے بعد میرا نیچے اترنا، ان لوگوں سے ملنا یہ سب غائب ہو جاتا ہے اور خواب یہاں ختم ہو جاتی ہے-

اٹھنے کے بعد جب مزید غور کیا تو اس بات میں تو قطعی، کوئی بھی شک نہیں تھا کہ اس کا تعلق گیمبیا سے نکالے جانے سے ہے کیونکہ واپسی نکلنے کے بعد ہوا کرتی ہے- یہ ہو نہیں سکتا کہ احمدی گیمبیا سے نہ نکلیں کیونکہ اگر انہوں نے نکلنا ہے تو ان کی واپسی تبھی مقدر ہو سکتی ہے- اور گیمبیا میں جو غیر احمدی اور عیسائی دکھائے گئے ہیں صاف پتہ چلتا ہے کہ گیمبیا کے باشندے اس واپسی کا انتظار کریں گے- تو اگرچہ نکلنا نہیں دکھایا گیا تھا مگر واپس آنا دکھایا گیا اور یہ خود بھی اپنی ذات میں ایک عجیب اعجاز رکھتا ہے- کیونکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا مجھے انتظار تھا میں ان کو نکالوں- اس رؤیا کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ کوئی بھی مشکل جو نکلنے کی راہ میں ہو سکتی ہے ان کو درپیش نہیں آئے گی اور یہ خطبے سے دو دن پہلے کی بات ہے یا تین دن پہلے کی ہو گی- میں نے اسی وقت ایڈیشنل وکیل التبشیر کو کہا کہ سب ان لوگوں کو کینیڈا، ادھر ادھر جنہوں نے مدد کا وعدہ کیا تھا، ان کو کہہ دیں ہمیں آپ کی کسی مدد کی ضرورت نہیں ہے- اللہ نے اپنے ہاتھ میں معاملہ لیا ہے- یہ لوگ لازماً خیریت سے نکلیں گے ورنہ ان کی خیریت سے واپسی کا وعدہ ہو ہی نہیں سکتا- اور جو بعد میں واقعات رونما ہوئے ہیں وہ خود اپنی ذات میں ایک حیرت انگیز اعجاز ہیں- یہ سب لوگ ایک ایسے طیارے کے ذریعے نکلے جس کا میں ذکر کر چکا ہوں کہ لطف الرحمٰن صاحب نے جو ساہیوال کے ملک عطاء الرحمٰن صاحب کے صاحبزادے ہیں، انہوں نے اس کا انتظام کیا تھا- یہ بوئنگ کا ایک طیارہ تھا، چھوٹا بوئنگ جو وہاں پہنچا اور اس وقت تک سارے افریقہ کے ملکوں کی طرف سے اتنا شور بپا ہو چکا تھا کہ حکومت گیمبیا ان کو زبردستی روکنے کی اہل نہیں رہی تھی- کم سے کم جو دعوے کر رہے تھے کہ ہماری طرف سے ان کو کوئی خطرہ نہیں ہے وہ اس کے خلاف بات ایسی نہیں کر سکتے تھے کہ اس سے سب دنیا میں شور پڑتا- لیکن شرارت انہوں نے کرنی تھی اور کی اور وہ شرارت یہ تھی کہ جو بوئنگ کے مالک ہیں وہ خود ساتھ گئے تھے اور مالک سے زیادہ اپنے جہاز کا درد کسی اور کو نہیں ہوا کرتا- اس مالک نے ہمیں اطلاع دی ہے کہ اس وقت گیمبیا کے دو چوٹی کے CID کے افسر میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ یہ سارے Terrorist ہیں جن کو تم لے جا رہے ہو اور پھر نہ کہنا کہ ہم نے تمہیں متنبہ نہیں کیا- مالک خود جس کو اپنے جہاز کا خطرہ تھا، Terrorist کے نام سے ہی ہوائی جہاز والوں کی جان نکلتی ہے، اس نے خود یہ بیان دیا ہے کہ اس کی بات کا میں نے اس لئے اثر نہیں قبول کیا کہ جن لوگوں کو میں نے دیکھا تھا وہ ایسے شریف لوگ تھے کہ ساری زندگی میں نے اتنے شریف لوگ نہیں دیکھے- کس تہذیب اور تمدن اور شرافت اور حیا کے ساتھ وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور سفر کے لئے تیاری کر رہے تھے- اس نے کہا میرے دل میں خدا نے مضبوطی سے ڈال دیا یہ جھوٹ ہے- جو کچھ بھی ہو میں لازماً ان کو لے کے جاؤں گا- چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ ان کی کوشش پہلے قدم پر ناکام رہی-

دوسرے قدم پر جب یہ آئیوری کوسٹ پہنچے ہیں تو آپ کو پتہ ہے دو دن تک ان کو روکے رکھا گیا یعنی جمعہ کی صبح تک یہ لوگ ایئرپورٹ پر روکے ہوئے تھے اور ہماری طرف سے وہاں کے جتنے افسروں سے تعلق تھا، جتنے بااثر لوگوں سے تعلق تھا ان میں سے بعض آئیوری کوسٹ کے احمدی بھی تھے جو بڑے بارسوخ اور بااثر لوگ ہیں انہوں نے ہر طرح کوشش کی مگر ایئرپورٹ کے نمائندوں نے کہا کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا ان کو لازماً انتظار کرنا پڑے گا- ہم مجبور ہیں ہم ان کو باہر نکلنے کی اجازت نہیں دے سکتے- سارے حیران تھے کہ یہ ہو کیا رہا ہے- اب دیکھئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا جوابی توڑ کیا ہے اور اس توڑ سے متعلق پہلے سے میرے دل میں کس قدر یقین تھا- وکیل التبشیر صاحب کو میں نے بار بار کہا، میں نے کہا آج میں نے خطبے میں ذکر کرنا ہی کرنا ہے اور یہ ہو نہیں سکتا کہ اس سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ ہماری پریشانی دور نہ فرما دے- اس سے ایک رات پہلے مذہبی امور کے وزیر جو بہت شریف النفس انسان ہیں ان کے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ بات ڈالی اور ہم نے نہیں کہا، اشارہ بھی نہیں کیا- ان کے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ بات ڈالی کہ یہ معاملہ ایسا ہے کہ لازماً پریذیڈنٹ کے نوٹس میں لانا چاہئے- وہ آئیوری کوسٹ کے پریذیڈنٹ سے ملے اور چونکہ ان کے ساتھ ان کا احترام کا ذاتی تعلق بھی ہے، انہوں نے پریذیڈنٹ سے کہا کہ یہ کیا ہوا ہے وہاں- میں ان لوگوں کو جانتا ہوں شریف النفس لوگ ہیں- ان کا سارا کردار آئیوری کوسٹ میں نہایت معزز کردار ہے- میں مذہبی امور کا وزیر ہوں میں ذاتی گارنٹی دیتا ہوں- جب اس نے بتایا تو اس نے کہا اچھا یہ بات ہے تو پھر یہ معاملہ حل نہیں ہوگا جب تک تم وزیر خارجہ سے نہ ملو کیونکہ دراصل وہ اس کو کنٹرول کر رہا ہے- اور وزیر خارجہ کو گیمبیا کی طرف سے یہ اطلاع دی گئی تھی کہ کچھ Terrorist آرہے ہیں ان کو سنبھال لو، بعد میں نہ کہنا- اور وہ چونکہ احمدیوں کو جانتا نہیں تھا اس لئے اس کے دل میں یقین تھا- اسی نے پریذیڈنٹ کو بتایا- اسی نے پریذیڈنٹ سے یہ اجازت لی کہ ان کو روکے رکھا جائے اور بالآخر ان کا خیال تھا کہ واپس کر دیں گے-

تو خدا تعالیٰ نے نہ صرف اس سازش کو توڑا بلکہ جمعہ سے پہلے جیسا کہ میں نے ان کو یقین دلایا تھا جمعہ کی صبح کو آٹھ بجے بڑی عزت اور احترام کے ساتھ بسوں نے اس سارے قافلے کو اٹھایا اور جماعت نے جو جگہ تیار کی تھی وہاں پہنچا دیا- اور خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وزیر خارجہ کے حکم پر ان کا دو مہینے کا جو ویزہ لگا تھا یہ اس میں ہدایت تھی کہ اسی طرح دو مہینے کا ویزہ ہوگا کوئی جلدی نہیں ان کو نکلنے کی، یہ وہیں رہیں گے- اور یہ صورتحال ہمارے لئے نہ صرف مفید بلکہ ضروری تھی کیونکہ اس رؤیا کے پیش نظر میں نے اپنے ایک فیصلے کو بدلا تھا- پہلے میرا فیصلہ تھا کہ ان کو انگلستان بلا لیا جائے، کچھ کو پاکستان بھجوا دیا جائے اور کچھ کو یہیں کچھ دیر رکھ کے تو پھر سوچا جائے- اس رؤیا کے بعد مجھے یقین تھا کہ چونکہ واپسی ہونی ہی ہے اس لئے ضروری ہے کہ ان کو افریقہ کے ممالک میں رکھا جائے اور ہم نے تقسیم کر دی تھی مگر دو مہینے آئیوری کوسٹ ٹھہرنے کی ضمانت کے بعد میرا خیال تھا کہ ہو سکتا ہے یہیں سے اکثر کی واپسی ہو- اس مباہلے کا اور اس دوران جو واقعات پیش آئے ہیں ان کا یہ پس منظر ہے-

اب سنئے مباہلے کی قبولیت اور اس پر تقدیر الٰہی کا حرکت میں آنا- اسی دوران جو جمعہ سے پہلے گھبراہٹ تھی کہ ابھی تک کیوں نہیں ہوا اس وقت اللہ تعالیٰ نے کئی طریق سے مجھے تسلی دی لیکن سب سے زیادہ تسلی ان الفاظ سے ہوئی ﴿الیس اللہ بکافٍ عبدہ﴾- اس سے اسی طرح میرے دل میں ندامت پیدا ہوئی اور استغفار کیا جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس الہام پر ندامت کا اظہار فرمایا اور استغفار کیا-

وزیر مذہبی امور گیمبیا کا جہاں تک تعلق ہے اس کے متعلق کچھ بیان کرنا اور بدلی ہوئی صورت کے باوجود بیان کرنا ضروری ہے اس بدبخت نے مسلسل اس امام کو غلط باتیں پہنچائیں- جب یہ ڈرتا تھا مباہلے سے تو اس کو یہ کہتا تھا کہ ضیاء کو تو انہوں نے مروایا تھا اور یہ جھوٹ بول رہے ہیں- حالانکہ حکومت پاکستان کو اس بات کا پتہ نہیں کہ ضیاء کو کس نے مروایا ہے اس کو پتہ تھا، یعنی گویا اس کو پتہ تھا اور اسی نے اس بے چارے کو آگے کر کے پاگل بنایا اور تقدیر الٰہی سے لڑنے پر اس کو آمادہ کیا- اس کا حال یہ ہے کہ ہمیشہ ہر دفعہ جب کوئی احمدی اس سے ملا ہے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کے متعلق لازماً بکواس کی ہے اور امام فاتح کی پوری طرح تائید کی- یہی وہ شخص ہے جس نے امام فاتح کے مباہلہ کے بعد ایک پریس کانفرنس کی ہے- اس پریس کانفرنس کے علاوہ اس نے ہمارے احمدی وفد کو اپنے پاس بلوایا- امیر صاحب اپنے ساتھ دو آدمیوں کو لے کے گئے اور اس نے ان کی موجودگی میں اس بکواس کو دہرانا شروع کیا اور کہا کہ احمدیوں نے یہ آغاز کیا ہے اور احمدی ایسے ہیں- ہمارے احمدی امیر بڑے بہادر اور جوانمرد انسان ہیں- اٹھ کر کھڑے ہو گئے- انہوں نے کہا تم بکواس کر رہے ہو اگر یہ بات ہے تو میں اس مجلس سے اٹھ کے جاتا ہوں- اس قسم کی بدتمیزی کی باتیں اپنے امام کے خلاف نہیں سن سکتا- اس نے کہا تم نے یہاں آنے سے پہلے اپنے روحانی راہنما سے اجازت لی ہے- انہوں نے کہا لی ہے اور میں ہمیشہ لوں گا کیونکہ میں ان کی اجازت کے بغیر ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتا- اس نے کہا یہ ثابت کرتا ہے کہ تم گیمبیا کے وفادار نہیں ہو- انہوں نے کہا میں گیمبیا کا وفادار ہوں وہ دنیا کا معاملہ ہے اور یہ روحانیت کا معاملہ ہے- اس پر وہ بدبخت طیش میں آیا اور اٹھ کر ان کے گریبان پر

SATELLITE WAREHOUSE
Muslim TV AHMADIYYA
CNN
Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:
SKY

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey GU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740
ZEE TV

مضبوطی کے ساتھ ہاتھ ڈالا اور کہا میں تمہیں قتل کروا سکتا ہوں، میں تمہیں ذلیل کر سکتا ہوں اور میں ابھی تمہارے ساتھ وہ کرتا ہوں جو میں نے کرنا ہے-اس پر انہوں نے اس کے فوجی گریبان پر مضبوطی کے ساتھ ہاتھ ڈالا اور اس کو زور سے جھٹکا دیا اور دونوں گتھم گتھا ہو گئے-جو اس کے فوجی ساتھ تھے انہوں نے اس کو کھینچنے کی کوشش کی اور ان کے ساتھ جو دو احمدی تھے انہوں نے ان کو پیچھے ہٹانے کی کوشش کی-لیکن اس کے غیظ و غضب کا یہ حال تھا اور اب یہ جو بعد میں باتیں کر رہا ہے یہ اب سنئے ذرا اس کی کیا باتیں ہوں گی سب کچھ کرنے کے بعد جب وہ چلنے لگے تو اس نے کہا نہیں آپ آجائیں ذرا واپس-اس خوف اور ڈراوے نے کوئی کام نہیں کیا تو اس نے کہا کہ دیکھیں جو کچھ بھی ہوا ہے غلط فہمیاں ہوئی ہیں-اور پریس کانفرنس جو اس نے منعقد کروائی تھی اس میں چالاکی کے ساتھ دو آدمی Plant کئے جو کسی زمانے میں احمدی ہوتے تھے اور ان سے یہ بیان دلوایا کہ جو کچھ جماعت احمدیہ کے سربراہ کو اطلاعات دی جارہی ہیں وہ سب جھوٹی ہیں-ایک آدمی نے اقرار کیا کہ میں خط لکھا کرتا تھا اور میں باتیں منسوب کر رہا تھا حکومت اور وزارت داخلہ اور وزارت مذہبی امور کی طرف اور یہ سب جھوٹ تھا اور گویا اس جھوٹ سے طیش میں آکر انہوں نے سب دنیا میں مشہور کر دیا-گیمبیا کے متعلق ایسا کوئی واقعہ ہی نہیں ہوا-میں بنایا کرتا تھا اور دوسرے سابق احمدی نے اٹھ کے تائید کی ہاں میرے سامنے کی بات ہے-اور واقعہ یہ ہے کہ ایک بھی خط کسی احمدی کی طرف سے، اپنی ذاتی حیثیت میں کسی گیمبین کی طرف سے ایک بھی خط نہیں ملا جس میں ان باتوں میں اس نے الزام تراشی کی ہو-اس نے پریس کانفرنس میں ان کو کھڑا کروایا اور گویا پریس کانفرنس میں جو رویہ اختیار کیا اس کے متعلق گواہ کے طور پر کہ ان کا مرکز سنی سنائی باتوں کو اس طرح مانتا ہے ہمارا تو کوئی قصور نہیں-لیکن جب یہ باتیں شروع ہوئیں تو اسی وقت گیمبیا کے پریذیڈنٹ کا فون ان کو ملا اور اس نے کہا، نہایت گندی زبان امام فاتح کے متعلق استعمال کی، اس نے کہا وہ خبیث ترین انسان ہے اس نے جھوٹ بولے ہیں، اس نے فساد برپا کئے ہیں اور میں تمہیں متنبہ کرتا ہوں کہ ان کو بتادو کہ آئندہ سے کبھی اس کو کسی پلیٹ فارم پر احمدیت کے خلاف بولنے کی اجازت نہیں دی جائے گی- صرف یہی نہیں بلکہ خود اس وزیر نے اس کانفرنس میں جو دراصل معلوم ہوتا ہے پہلے فیصلہ ہو چکا تھا، اس کانفرنس میں پھر یہ اعلان کیا کہ احمدیوں کی جان مال کو کوئی خطرہ نہیں، یہ امام فاتح تھا جو سارے فساد کا بانی مبانی تھا-اس کی گندی زبان نے گیمبیا کو پھاڑ دیا-اس کی خبیثانہ باتوں نے گیمبیا کو سیکولر حکومت سے ایک مذہبی جنونی حکومت میں تبدیل کر دیا لیکن اب صدر جامع نے جو اقدامات کئے ہیں ان کے بعد یہ باب بند ہو جانا چاہئے-

صدر جامع کی طرف سے جو اخباری اعلانات اور تمام محکموں کو تحریری ہدایتیں دی گئی ہیں ان کی کاپیاں ہمیں ملی ہیں ان میں خلاصۃً یہ باتیں ہیں-اول 'امام فاتح ایک انتہائی خبیث اور بد فطرت انسان ہے اس نے جو کچھ بکواس کی اپنے طور پر کی'-اپنے طور پر کر ہی نہیں سکتا تھا جب حکومت کے سارے ادارے اس کو اٹھا رہے تھے مگر بہرحال اعلان اب یہ ہے 'اور گیمبیا کی حکومت کا اس سے کوئی بھی تعلق نہیں-اس لئے تمام ادارے جو نشر و اشاعت سے کوئی تعلق رکھتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ آج کے بعد اس بدبخت امام کی کوئی بات بھی آپ آگے بیان نہیں کریں گے نہ ریڈیو پر، نہ ٹیلی ویژن پر، نہ مسجد سے، نہ مسجد سے باہر-اس کا آئندہ کبھی کوئی بیان ملک گیمبیا میں شائع نہیں کیا جائے گا-اس کے علاوہ یہ ہدایت تھی کہ احمدی مسلمان ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت گیمبیا میں ان کو غیر مسلم قرار نہیں دے سکتی-اور یہ اعلان تھا کہ احمدیوں کو اب ہمارے ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر بطور مسلمان اپنا مؤقف پیش کرنے کی ہمیشہ اجازت ہوگی-انہوں نے کہا جتنا یہ فساد تھا یہ اس طرح بنایا گیا اور ہم ہر اس کوشش کو ذلیل اور نامراد سمجھتے ہیں جو گیمبیا کو پھاڑنے کی کوشش ہے-یہ سیکولر حکومت ہے-اس میں اسلامی تعصب کو دخل دینے کی اجازت نہیں دی جائے گی-سب شہری برابر حقوق رکھتے ہیں اور احمدی مسلمان ہیں یہی حکومت کا مؤقف ہے اور بطور مسلمان ان سے گیمبین سلوک کریں گے-یہ ایک ہفتے کے اندر اندر ہونے والے واقعات ہیں-

پچھلے جمعے جو میں نے بیان کیا تھا کہ اب دنگل چل پڑا، اس دنگل کا نتیجہ دکھا رہا ہوں آپ کو-اور ضیاء الحق کی طرح جس کی یہ (امام) نقالی کر رہا تھا ہفتہ نہیں گزرا کہ خدا کی پکڑ نے اس کو پارہ پارہ کر دیا-اب یہ جگہ جگہ بولتا پھرتا ہے کہ مجھے تو اس وزیر نے مروا دیا-میں کہاں ایسی باتیں کرنے والا تھا یہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا-مجھے غلط خبریں دی گئیں اور میرا یہ حال کر دیا گیا ہے-اگر اس شخص میں کوئی حیا اور غیرت ہو تو اسی ملک کو واپس چلا جائے جہاں سے آیا تھا اور اب بعض اخباروں نے یہی مطالبہ شروع کر دیا ہے-وہ کہتے ہیں اس امام کے لئے اب کوئی راہ نہیں سوائے اس کے کہ اپنے آبائی وطن لوٹے اور ہمارے گیمبیا کو اپنے غلیظ بدن سے پاک کر دے-

یہ مباہلے کی تقدیر ہے جو ظاہر ہوئی اور جو فرضی بات نہیں تھی، جس کے اوپر مجھے کامل یقین تھا-اور میں آج آپ کو بتا رہا ہوں کہ اس طرح خدا تعالیٰ کی تقدیریں کام دکھایا کرتی ہیں-اس میں کسی فرض کا، کسی تصور کا، کسی خواہش کا کوئی دخل نہیں ہوا کرتا-ناممکن کو ممکن کر دکھاتی ہیں-ایک ہفتے کے اندر اندر گیمبیا کی تمام سازش جو دھیمی دھیمی سی چل رہی تھی، کلیۃً ملیامیٹ کر دی گئی-اب جہاں تک اس چکی کے چلنے کا تعلق ہے مجھے اس میں کوئی بھی شک نہیں کہ یہ جو مذہبی امور کا وزیر بنا پھرتا ہے یہ گندا انسان ہے اس نے صدر جامع کو بھی ہمیشہ غلط رستے پر چلایا ہے اور غلیظ زبان اور جھوٹ بولنا اور خود اٹھانا اور خود گرانا یہ اس صاحب کی سرشت میں داخل ہے-اس لئے دو شخص واضح طور پر جو ملوث ہوئے ہیں مباہلے میں ایک امام فاتح اور ایک یہ-ان کے متعلق اپنی دعائیں جاری رکھیں-یہ چکی جو چل پڑی ہے اب یہ چلتی رہے اور سب دنیا دیکھے اور خصوصاً گیمبیا دیکھے کہ یہ سب بکواس ہے جو ان لوگوں نے کی اور گیمبین مزاج کا اس چیز سے کوئی تعلق نہیں-

اب سنئے ان ڈاکٹروں کی بات جن کو ہم نے مجبوراً نکالا تھا-جب نکالا تو ان کی اس کارروائی کے جاری ہونے سے پہلے اشارۃً بھی علم نہیں تھا کہ ان لوگوں کی خباثت ختم ہو چکی ہے-مجھے شدید گھبراہٹ ہوئی ہے تہجد کی نماز میں، اور میں نے فیصلہ کیا کہ فوراً کم سے کم دو ڈاکٹروں کو واپس بھجوانا چاہئے کیونکہ ایک غریب ملک ہے، جن کو عادت ہو احمدی ہسپتالوں سے فائدہ اٹھانے کی، ہمارا یہ سلوک کہ ان کو لازمی طبی سہولت سے محروم ہونا پڑے جب کہ ان کی طرف سے کوئی شکوہ نہیں یہ سراسر زیادتی ہے-اور حکومت کے ساتھ جو اختلاف ہے وہ اپنی جگہ ہوگا-لیکن یہ جائز نہیں-چنانچہ میں نے صبح ہی وکیل التبشیر صاحب کو ہدایت کی کہ فوری طور پر لئیق صاحب کو اور پاشا کو ابھی فون کریں کہ وہ جلد سے جلد واپس گیمبیا پہنچیں-اگر ان کی جان کو خطرہ ہے تو اس کی کوئی پرواہ نہیں، نہ ان کو خطرہ کا احساس ہونا چاہئے-یہ میرے عزیز بھی ہیں مجھے پیارے ہیں مگر مجھے بھی کوئی پرواہ نہیں ہے کیونکہ یہ الٰہی کام ہیں اور ہمارا فرض ہے کہ ہر خطرے کو محسوس کرنے کے باوجود جو خدمت اللہ کے نام پر ہم نے شروع کی ہے اس سے پیچھے نہ ہٹیں-چنانچہ فوراً ان کی طرف سے یہ جواب آیا کہ ہمارے دل میں تو پہلے ہی اٹھ رہا تھا، ہم تو چاہتے تھے کہ آپ سے اجازت لیں کہ ہمیں دوبارہ جانے دیں-چنانچہ ان دونوں کی واپسی کا فیصلہ ہوا اور یہ میرا اعلان ان کی ان حرکتوں سے پہلے گیمبیا میں کر دیا گیا-اور گیمبیا کے عوام نے ان کے جانے پر جو ردعمل دکھایا وہ یہ تھا کہ سارے ملک کے عوام بھی اور خواص بھی، حکومت کے آدمی بھی اور حکومت سے باہر بھی یک زبان گلیوں میں نکل آئے-انہوں نے اپنی حکومت کو مخاطب کر کے مجرم قرار دیا کہ تم اپنے سفاکانہ اور بے حیا رویّہ کی وجہ سے ذمہ دار ہو کہ ایسے شریف لوگوں کی سینتیس (۳۷) سالہ خدمت کو تم نے نظر انداز کر دیا اور ان کی نعمت سے ہمیں محروم کیا-ایک عجیب منظر تھا-ہمارے امیر صاحب کا فون Jam ہو جاتا رہا-سارے گیمبیا سے ان کو فون ملنے شروع ہوئے، سارا دن یہی

VELTEX INDUSTRIES INC.

.... the worldclass fabric manufacturers

Specialized

in

velvet, twill, denim, jacquard, pinpoint

at competitive pricing with best quality.

BUYING FACTORY DIRECT IS THE ANSWER

Wholsaler,

readymade garments producers

& converters are welcomed

Please contact:

Corporate Office,

VELTEX INDUSTRIES INC.

4th Floor, 14726 Pamona Avenue

Chino Hills, California 91710, USA

Phone: (909) 393-9935

Fax: (909) 393-8117

Web site: www.veltex.com

اطلاعات، غیر احمدی فون کرتے تھے۔ کہتے تھے یاد رکھیں سارا گیمبیا آپ کے ساتھ ہے اور سارا گیمبیا ان بد معاشوں کے خلاف ہے جو یہ حرکت کر رہے ہیں۔ یہ گیمبیا کا طبعی رد عمل تھا۔ اس رد عمل کے پہنچنے سے پہلے میں یہ فیصلہ کر چکا تھا۔

اس سے اتنی خوشی پہنچی ان کو کہ میں مثال کے طور پر آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ خلاصۃً یہ ہے کہ ایک اخبار نے کھل کر لکھا کہ اے احمدی جانے والے ڈاکٹرو! تم ہمیں بہت پیارے ہو تمہیں ہمارے پاس واپس آنا چاہئے۔ ہم تمہیں ترس رہے ہیں۔ سارے گیمبیا کے عوام تمہاری واپسی کے منتظر ہیں اور جب میرا یہ فیصلہ ان کو پہنچا تو "ڈیلی آبزرور" اخبار نے اپنی اشاعت میں اڈیٹوریل میں لکھا "حضور انور کا شکریہ" کہ گیمبیا کے عوام پر رحم کرتے ہوئے ڈاکٹروں کو فوری طور پر واپس بھجوانے کا حکم دیا ہے۔ مزید لکھتا ہے کہ اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ احمدی گیمبیا کے عوام سے محبت کرتے ہیں۔ ان کی حکومت کی کوئی پرواہ نہیں۔ اس طرح ڈرامہ اپنے اختتام کو پہنچا ہے۔

اب انشاء اللہ کل ڈاکٹر لئیق اور پاشا صاحب کی بکنگ اگر وہ قائم رہی کل ہفتے کے روز یہ واپس پہنچیں گے اور ان کے پہنچنے پر مجھے یقین ہے جس طرح گیمبیا کے عوام خوش ہوں گے اور ان کا استقبال کریں گے وہ ایک تاریخی چیز ہو گی۔ مگر پھر بھی ہمیں کچھ انتظار کرنا ہو گا کہ باقی سب کو واپس بھجوائیں۔ کیونکہ ابھی تک تو بہر حال یہ بات مستحکم ہو چکی ہے کہ انہوں نے اپنے فیصلے بدل لئے، سب کچھ ختم کر دیا، احمدیوں کے مسلمان ہونے کا قطعی اقرار کر لیا لیکن جب تک یہ شخص حکومت پہ قائم ہے اس کی بدنیتی اور بدبختی کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ وہ احمدیت کے خلاف کارروائی میں نامراد رہیں گے۔ یہ تو مجھے یقین ہے۔ مگر کچھ تکلیف دہ یعنی دلوں کو زخمی کرنے والے پہلو ابھی بھی یہ اختیار کر سکتا ہے اور کرے گا۔ اس لئے جب تک الٰہی تقدیر (امام) فاتح کے ساتھ اس کا بھی قلع قمع نہ کرے اس وقت تک ہمیں کچھ احتیاط کرنی ہے اور ان کی واپسی کے متعلق کچھ امور دیکھنے ہیں۔ لیکن امید رکھتا ہوں کہ اگلے دو مہینے کے اندر اندر یہ ساری باتیں طے ہو جائیں گی۔

پس سب دنیا کی جماعتوں نے جو دعائیں کیں، جو فکر ظاہر کی آج کے خطبے کے بعد میں اس مضمون کو، اس باب کو بند کر رہا ہوں۔ جو جواب اس امام کو دینے ہیں وہ ایک الگ مسئلہ ہے۔ اس کا اس صورتحال سے، گیمبیا کی حکومت سے یا باقیوں سے اب تعلق نہیں رہا۔ وہ احمدیت کے دفاع میں ہمیں بہر حال ایک کارروائی کرنی ہو گی وہ ہم کرتے رہیں گے۔ لیکن میں آپ سے، سب جماعت احمدیہ سے درخواست کرتا ہوں کہ جتنے بھی خدا کے حضور سجدہ کرتے ہوئے شکر کے ساتھ روئیں اور اپنی سجدہ گاہوں کو تر کریں وہ بھی کم ہو گا۔ جب یہ سب خبریں کل مجھے ملیں تو میرا حقیقت میں دل چاہتا تھا کہ گلیوں میں سجدہ کرتے ہوئے چلوں اور ہر سجدے میں خدا کے قدموں پر سر رکھتے ہوئے اس کی عنایات کا شکر ادا کروں۔ ہمارے دل اسی طرح خدا کے ممنون تو ہر رات میں، ہر ذرے میں ہیں لیکن بعض مواقع ایسے ہوتے ہیں جب احسانات کو وہ طور پہ جلوہ دکھاتے ہیں۔ کل کا جلوہ ایک ایسا ہی جلوہ تھا جس نے میری روح کو بالکل خدا کے حضور اس کے قدموں میں گلی گلی میں جھکا دیا۔

پس آپ بھی سب دنیا کی جماعتیں اس جشن تشکر میں میرے ساتھ شامل ہوں جو سجدوں کا جشن ہو گا اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی جماعت کو ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رکھے اور یہ سال گیمبیا کی تاریخ میں، جس طرح ایک غلط اندازہ سعودی عرب میں پیش کیا گیا تھا اس کے برعکس، صحیح معنوں میں ایک تاریخی سال بن کے چمکے اور اس کے نور سے سارا گیمبیا مہک اٹھے اور چمک اٹھے۔ اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے گا۔ ایسی ہی مجھے امید بلکہ یقین ہے۔ اب اس کے ساتھ میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(خطبہ ثانیہ سے قبل حضور انور نے فرمایا:)

ضمناً یہ بات کہنی ہے کہ ابھی اس مباہلے نے اس راجے کی بھی خبر لینی ہے انشاء اللہ۔ ایک تو لی جا چکی۔ اس کی ساری سازش کے پرخچے اڑا دیئے ہیں خدا کی تقدیر نے۔ لیکن آگے بھی دیکھنا ہے ابھی اور کیا ہوتا ہے۔ آپ انتظار کریں مجھے تو ایک ذرہ بھی شک نہیں یہ مباہلے کا سال اپنی پوری شان کے ساتھ احمدیت کی تائید میں ظاہر ہو گا۔ انشاء اللہ۔

(خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:)

آج چونکہ باہر بارش بھی ہے۔ کم سے کم جب میں آیا تھا تو ہو رہی تھی اور بارش ہو یا نہ ہو خدام کا چونکہ آج اجتماع شروع ہو رہا ہے اس لئے ان کی درخواست پر یہاں سے جانے والوں کی سہولت کے لئے نمازیں جمع ہوں گی۔

سو سال پہلے

تاریخ احمدیت سے

سراج منیر اور استفتاء کی تصنیف و اشاعت

آریہ سماجیوں کے پراپیگنڈا کی دھجیاں بکھیرنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے انہی دنوں "سراج منیر" اور "استفتاء" کے نام سے دو اہم کتابیں تصنیف فرمائیں۔ سراج منیر ۲۴ / مارچ ۱۸۹۷ء کو لکھی گئی اور اپریل ۱۸۹۷ء میں شائع ہوئی۔ اس لاجواب تصنیف میں حضرت اقدس نے اپنی صداقت کے ۳۷ نشانات درج فرمائے جو لیکھرام کی ہلاکت سے قبل آفتاب نیم روز کی طرح پورے ہو چکے تھے اور آپ کے منجانب اللہ ہونے پر آسمانی گواہ تھے۔

استفتاء کا رسالہ ۱۲ / مئی ۱۸۹۷ء کو شائع ہوا جو لیکھرام کی پیشگوئی سے مخصوص تھا اور جس میں حضرت اقدس نے اس نشان کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالتے اور اس میں الٰہی قدرت کا ہاتھ دکھاتے ہوئے ملک کے اہل الرائے اصحاب سے استفتاء کیا ہے کہ کیا خدا تعالیٰ یہ پیشگوئی کمال صفائی سے پوری ہو گئی ہے یا نہیں؟ اس کتاب میں حضرت اقدس نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ یہ پیشگوئی ۱۷ برس قبل "براہین احمدیہ" میں بھی بڑی وضاحت سے موجود ہے اور براہین کی تالیف کا وہ زمانہ تھا کہ لیکھرام اس وقت غالباً بارہ یا تیرہ برس کا ہو گا جو اس بات کا ناقابل تردید ثبوت ہے کہ یہ نشان خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی سے ظہور میں آیا ہے کسی انسانی منصوبہ کا اس میں ہرگز دخل نہیں۔

سکھوں کی طرف سے مخالفت اور اتمام حجت

حضرت اقدس کی مخالفت میں ہندوستان کی تمام بڑی بڑی مذہبی قومیں متحد ہو چکی تھی۔ صرف سکھ علیحدہ نظر آتے تھے مگر وہ بھی "ست بچن" کی تصنیف سے بگڑ گئے اور عین اس وقت میدان مقابلہ میں کود پڑے جبکہ لیکھرام کے قتل نے ملکی مطلع کہر آلود کر رکھا تھا اور وحشت و جنون کے گھٹا ٹوپ بادل چھا رہے تھے۔

چنانچہ ایک صاحب سردار راجندر سنگھ نے "خبط قادیانی" کتاب لکھی جس میں آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخانہ حملے کئے اور باوا نانک کے مسلمان ہونے پر غم و غصہ کا اظہار کیا۔ حضرت اقدس کو سکھ قوم سے حسن ظن تھا جو اس کتاب سے مجروح ہوا۔ آپ کو ہرگز یہ خیال نہیں تھا کہ سکھ قوم میں ایسے لوگ بھی ہیں جو رسول خدا ﷺ کے متعلق بیباکی کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے ۱۸ / اپریل ۱۸۹۷ء کو اس کے جواب میں مفصل اشتہار لکھا اور فرمایا "کوئی برا مانے یا بھلا مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ان تمام مذہبوں میں سچ پر قائم وہی مذہب ہے جس پر خدا کا ہاتھ ہے اور وہی مقبول دین ہے جس کی قبولیت کے نور ہر ایک زمانہ میں ظاہر ہوتے ہیں یہ نہیں کہ پیچھے رہ گئے ہیں۔ سو دیکھو میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ روشن مذہب اسلام ہے جس کے ساتھ خدا کی تائیدیں ہر وقت شامل ہیں۔ کیا ہی بزرگ قدر وہ رسول ہے جس سے ہم ہمیشہ تازہ بتازہ روشنی پاتے ہیں اور کیا ہی برگزیدہ وہ نبی ہے جس کی محبت سے روح القدس ہمارے اندر سکونت کرتی ہے"۔

اس اشتہار میں سکھوں پر اتمام حجت کرتے ہوئے سردار راجندر سنگھ کو اسی آسمانی فیصلہ کی طرف بلایا جو آپ کے جوش ایمان اور منصب ماموریت کا ابتداء ہی سے شعار تھا یعنی آپ نے انہیں دعوت دی کہ آپ اگر باوا نانک کو مسلمان نہیں سمجھتے تو ایک مجلس عام میں اس مضمون کی قسم کھاویں کہ در حقیقت باوا نانک صاحب دین اسلام سے بیزار تھے اور رسول کریم ﷺ کو برا سمجھتے تھے اور اگر دونوں باتیں خلاف واقعہ ہیں تو اے قادر کرتار مجھے ایک سال تک اس گستاخی کی سزا دے۔ حضرت اقدس نے یہ وعدہ فرمایا کہ کسی اخبار میں یہ قسم شائع ہونے کے بعد ہم ان کے لئے پانچ سو روپیہ جمع کروا دیں گے جو ان کے ایک سال تک زندہ رہنے کی صورت میں انہیں فی الفور دے دیا جائے گا۔ نیز یقین دلایا کہ اگر کسی انسان کے ہاتھ سے آپ کو تکلیف پہنچے تو وہ ہماری بددعا کا اثر ہرگز نہیں سمجھا جائے گا۔

(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۹۲ تا ۹۸)

لیکن سردار راجندر سنگھ خدا کے مامور کی ایک ہی گرج سے ایسے دم بخود ہوئے کہ زندگی بھر انہوں نے اس طرف رخ کرنے کا نام نہیں لیا۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ

(مینجر)

احمد سروس سنٹر

فرانکفورٹ شہر کے وسط میں شاپنگ سنٹر (Zeil) پر ٹریول ایجنسی، دفتر ترجمانی اور امپورٹ ایکسپورٹ کی معیاری خدمات کے لئے ہمارا ادارہ آپ کی تشریف آوری یا آپ کے فون / فیکس کا منتظر ہے۔
بین الاقوامی ہوائی سفر کے لئے بارعایت ٹکٹس، تمام زبانوں کے لئے ترجمہ کی سہولت موجود ہے
سماجی، رفاہی معاملات اور اسائلم کیسز میں باقاعدہ رہنمائی اور مشورہ کے لئے بھی رابطہ کیا جا سکتا ہے۔
ہمارا نصب العین: قابل اعتماد، بروقت، بارعایت اور معیاری خدمت

Ahmad Service Center
Reisedienst, Übersetzungsbüro, Soziale Beratung, Import/Export
Stiftstr. 2, 60313 Frankfurt/M
Tel : 069-91395407/8 , Fax : 069-91395409
Zuverlässig, Schnell, Pünktlich, Preiswert & Ordentlich

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

دیں۔ پس اپنے گھروں میں اگر آپ نے نماز باجماعت کا انتظام کرنا ہے تو پھر اس جگہ کو غیروں کے لئے ممنوع قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جن گھروں میں نماز باجماعت کا ان معنوں میں انتظام ہے کہ علاقہ کے لوگوں کے لئے مسجد دور ہے وہ بھی وہاں اکٹھے ہو سکتے ہیں تو ان میں پھر تفریق کی ہرگز اجازت نہیں ہے لیکن اگر وہ گھر مسجد کے قائم مقام نہیں بلکہ مسجد نہ ہونے کی وجہ سے گھریلو مجبوری کی وجہ سے وہاں نماز باجماعت ادا کرتے ہیں تو پھر جو مرضی ہے طریق اختیار کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نمازوں کو کھڑا کرنے کا حکم ہے ان معنوں میں کہ جب بھی توجہ اس سے ادھر ادھر بکھرے پھر اسے واپس لاؤ۔ یہ وہ جدوجہد ہے جس کے لئے آپ کو ساری زندگی کام کرنا پڑتا ہے۔ ایک معنے میں آپ نماز کو کھڑا کرتے ہیں مگر بعینہ اسی وقت نمازیں آپ کو کھڑا کر رہی ہوتی ہیں۔ اس پہلو سے مستعد ہو جائیں اور اپنی نمازوں کی طرف بھی مزید توجہ کریں اور اپنے بچوں کی نمازوں کی طرف بھی مزید توجہ کریں۔ ان کو بھی سمجھائیں کہ نمازیں کیا حکمت رکھتی ہیں۔ اگر کسی چیز کی اہمیت واضح ہو جائے اگر کسی چیز کے فوائد کا علم ہو تو از خود انسان کی توجہ اس طرف مبذول ہو جایا کرتی ہے۔

حضور نے فرمایا اگر نماز کے الفاظ پر غور کرنا شروع کریں تو ان پر غور کے نتیجہ میں آپ کو حیرت انگیز معارف نصیب ہونگے۔ اس پہلو سے نماز کے متعلق احادیث نبویہ پر غور کریں۔ اگر نماز میں دل اٹکانا ہے تو نماز میں لذت یابی ضروری ہے۔ حضور نے بتایا کہ اس سلسلہ میں آپ نے اردو کلاس ایم ٹی اے میں گزشتہ چند اسباق سے نماز کے متعلق گفتگو شروع کی ہے۔ اس لئے آئندہ اردو کلاس کو اس خیال سے دیکھیں کہ آپ کے دینی علم میں بھی اضافہ ہوگا اور نماز کی حقیقت کئی طریق پر پہلو بدل بدل کر پیش کی جائے گی۔ نماز میں دلچسپی کے لئے نماز کا عرفان حاصل کرنا ضروری ہے اور یہ عرفان ہے جو دنیا سے آپ کی توجہ پھیر سکتا ہے۔ کیونکہ یہ عرفان اپنی ذات میں ایک ایسی طاقت ہے کہ دنیا کی طاقتیں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

حضور نے قیام نماز کے مضمون کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ ہمت اور کوشش سے اپنی نماز کو کھڑا کرتے چلے جانا یہ توفیق ہے جو ہمیں نصیب ہے مگر پوری طرح کھڑا کر دینا ہمیں نصیب نہیں۔ اس لئے اس کا آخری پہلو دعا ہے۔ دعا سے روگردانی کسی حالت میں نہیں کرنی۔ دعائیں کریں اپنی ذات کے لئے بالارادہ دعائیں کریں اور روزانہ دعائیں کریں۔ اگر دعائیں نہیں کریں گے تو نماز کی طرف توجہ بھی نہیں ہوگی۔

حضور نے فرمایا کہ حقیقت دعا بہت گہرا مضمون ہے۔ وہ دعا جو دل سے اٹھے وہ اٹھتے ہوئے ہی اپنی مقبولیت کا نشان چھوڑ جاتی ہے اور وہ نشان آپ کا حوصلہ آپ کا یقین بڑھانے والا ہے۔ اس طرح کی دعائیں آپ کی دنیا بھی سنوار جائیں گی اور عاقبت بھی سنوار جائیں گی۔ دعائیں کریں کہ اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہماری نمازیں خالصۃً اللہ کے لئے ہو جائیں۔ اور اسی کے لئے وقف رہیں۔

حضور نے فرمایا کہ بعض اوقات جسمانی حوائج و توجہات بھی نماز میں مخل ہو جاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اس کی بھی نشان دہی فرمائی ہے اور اس بارہ میں ہدایات دی ہیں۔ مثلاً ایسے وقت میں دستر خوان بچھانا جب نماز کا وقت ہو تو یہ نماز کو خراب کرنے والی بات ہے۔ اس لئے ایسے وقت میں کھانوں کے اوقات نہ رکھو جو نماز سے ٹکرائیں۔ بچوں میں بھی یہ عادت پختہ کرنے کی کوشش کریں کہ ان کے کھانے پینے کی عادات نماز سے ٹکرانے والی نہ ہوں۔

بقیہ: اہل حدیث عالم کی خطابت کے نمونے

مولوی آگے۔ ہماری کیفیت یہ ہے۔ اس کا نام محبت ہے؟

کعبے کے رب کی قسم ہے یہ ساری بزدلی اور گرد و پیش کے سارے حالات ہمارے ملک کو در پیش جتنی کٹھائیاں ہیں اس کا سبب صرف اور صرف یہ ہے کہ ہم نے محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت پاک اور آپ کی ذات والا صفات سے عملی محبت کرنے کا طریقہ نہیں سیکھا۔ ہم کو دنیا پیاری ہے۔ سرور کائنات کا نام ہم نے صرف اظہار کے لئے اور صرف مظاہرے کے لئے رکھا ہوا ہے" (صفحہ ۵۷ تا ۵۹)

واقعہ کربلا کی حقیقت کا بیان

"خطبات" میں اہل تشیع کا بھی جا بجا ذکر ملتا ہے۔ ایک مقام پر لکھا ہے:

"ایک دن ایک جلسے میں جا رہا تھا، انہی دنوں کی بات ہے تو راستے میں ڈرائیور نے جو جلسے والے آئے تھے ان کا ساتھی تھا اپنی گاڑی لے آیا، ریڈیو لگایا۔ ایک آدمی بڑے عجیب و غریب انداز میں تقریر کر رہا تھا کہنے لگا کہ حسین ابن علی میدان میں آئے، تلوار اٹھائی، ادھر یزید کا لشکر، ادھر تلوار اٹھائی کشتوں کے پشتے لگ گئے، ادھر تلوار اٹھائی لاشوں کا انبار لگ گیا۔ جدھر دیکھتے ہیں لاشیں ہی لاشیں۔ اتنی زیادہ لاشیں کہ لاشوں کا پہاڑ بن گیا۔ میں پریشان ہو گیا۔ میں نے کہا مولوی صاحب نے جتنا زور لگا کر بات بیان کی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حسینؓ نے دو چار لاکھ آدمی مار دئے ہیں۔ تاریخ سے تو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حضرت حسینؓ کے ۷۲ ساتھی شہید ہوئے اور مخالفوں کے کوئی بارہ چودہ آدمی مارے گئے۔ یہ اکیلے حضرت حسینؓ نے ایک دو تین لاکھ آدمی مار دیئے۔ لاشیں کہاں چلی گئی تھیں؟......

حقیقی بات یہ ہے کہ لوگوں کو واقعہ کربلا کی حقیقت کا بھی علم نہیں ہے اور سنیوں کو بھی معلوم نہیں۔ بیڑہ غرق سنیوں کا بھی ہو گیا ہے اس لئے کہ سنی بھی وہی قصے اور کہانیاں بیان کرتے ہیں۔ جن کا شیعہ متھالوجی (مکتبہ فکر) نے لوگوں کے ذہنوں میں جال اور تانا بانا بنا ہوا ہے۔ اچھے خاصے مولوی، اچھے خاصے واعظ، اچھے خاصے خطیب شہادت حسینؓ کا تذکرہ اسی طرح کرتے ہیں جس طرح شیعہ ذاکر اپنی مجلسوں میں کرتے ہیں۔ حق بات کہتے ہوئے زبانوں میں لڑکھڑاہٹ اور دماغوں میں ہچکچاہٹ پیدا ہوتی ہے"۔

(صفحہ ۲۳۶، ۲۳۷)

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464 081 553 3611

بقیہ: تقریر از صفحہ نمبر ۳

یہ ایک سچی بات ہے کہ **کامیابی راستباز کی صداقت کا ایک زبردست معیار ہے**۔ پودوں کی طرف دیکھو جن کی کوئی حفاظت اور پرداخت نہیں کی جاتی ان کو کیڑے اور جانور کھاتے ہیں۔ مگر جن کی حفاظت اور نگہداشت میں کوئی فروگذاشت نہیں کی جاتی ہے ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ پس اسی طرح پر **یاد رکھو کہ اگر اس پودے کو خدا نے لگایا ہے اور ضرور لگایا ہے تو پھر کوئی بھی نہیں جو اس کو گزند پہنچا سکے**۔ وہ اس کی نگرانی میں پرورش پا رہا ہے۔ میں یہ بات بھی کھول کر سنا دیتا ہوں کہ بعد آیات و نشانات ایمان کوئی نفع نہیں دیتا۔ دیکھو مہاجر اور انصار کے ساتھ کسی اور کا نام بھی لگایا گیا ہے۔ کیوں؟ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دیا جبکہ ظاہری اسباب اور حالات یہ بتلا رہے تھے کہ ابھی چند روز ہی میں خاتمہ ہوا چاہتا ہے۔ ابو بکرؓ نے کیا دیکھا تھا؟ جو اس نے دیکھا تھا وہ دیکھو! اگرچہ مدت گزر گئی۔ جو عمرؓ نے دیکھا تھا وہ دیکھو!

الغرض خدا تعالیٰ کے دین کی حمایت و حفاظت کے لئے اس کے مقررہ قانون اور وعدہ صادقہ کے موافق ایک شخص تم میں سے ہی خلیفہ ہو کر آیا ہے۔ چونکہ جیسا کہ آیت وعدہ پر غور کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ خلیفہ کے لئے ضروری ہے کہ اس پر ایسی حالت بھی آجاوے کہ مختلف قسم کی شرارتیں اور افتراء پردازیاں، دنی الطبع مخالفوں کی منصوبہ بازیاں بظاہر یہ خیال پیدا کرنے کا موقع دیں کہ بس اب خاتمہ ہے۔ نہیں! مگر صادق اور اخلاص مند مومن کا یہ کام ہونا چاہئے کہ وہ ایسے زلزلوں اور فتنوں کے وقت اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ پر کہ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم پر نظر رکھے اور اطمینان کو ہاتھ سے نہ دے کیونکہ راحت اسی میں ہے۔ پھر یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ کو گھبراہٹ اور خوف کا سامنا بھی ہو اور یہ لازمی بات ہے کیونکہ پھر سچے امن کی عافیت اور قدر معلوم نہیں ہو سکتی۔ پس ایسے وقت میں ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ پر ایمان صادق ہے کہ ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ کیونکہ خلیفہ آتا ہی اس وقت ہے جبکہ ارتداد و الحاد کا زور ہو۔ اس لئے کئی قسم کے افکار اور گھبراہٹیں لاحق حال ہو جاتی ہیں۔ مگر اس وقت سے نکال دینے کا خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اس لئے کبھی خوف اور خطرہ کے وقت گھبرانا صادق کا کام نہیں۔

اور اس سے پیشتر جو مکانت دین کا وعدہ فرمایا ہے اس دین سے مراد وہی دین ہے جو رسول اللہ ﷺ لے کر آئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ اور ازلی دین یہی ہے۔ 'رضیت لکم الاسلام دینا' اسی کی ہی شان میں وارد ہے۔ دین کے چند خصائص ایسے ہیں جو محدثین نے احادیث میں جمع کئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ 'المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ' مسلمان وہ ہے جو اپنے بھائی مسلمانوں خصوصاً اور کسی بنی نوع انسان کو عموماً اپنے ہاتھ یا زبان سے تکلیف نہ پہنچائے۔ کل ایک دوست کہہ رہا تھا کہ صفیں چیرتے ہوئے بعض آدمی آگے چلے جاتے ہیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ اکثروں نے یہ شکایت کی ہے۔ یہاں تک کہ امام صاحب کی حضور تک بھی شکایت پہنچی ہے کہ اس کو پیچھے ہٹا دیا۔ **پس ان باتوں کا بڑا بھاری لحاظ رکھو۔ تم بڑے ذمہ دار ہو۔ تم نے کسی کے ہاتھ پر، کسی کے نہیں، خدا تعالیٰ کے ہاتھ پر دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا اقرار کیا ہے۔ عسر یسر میں قدم آگے بڑھاتے رہو۔ کوئی شخص ثواب حاصل کرنے کے لئے کسی کا سر کچل کر آگے نہیں آ سکتا۔ منافقین نے جن تدابیر سے کچھ حاصل کرنا چاہا سوچو کیا وہ پا سکے؟ ہرگز نہیں۔ قرب اس کو ملتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ قرب دے**۔ پس یہ ایک عظیم الشان مسئلہ ہے کہ مسلمان مسلمان نہیں ہو سکتا جبکہ اس کے ہاتھ اور زبان مسلمان مامون نہ ہو جائیں۔ یہ بڑی خطرناک بات ہے ایسا نہ ہو کہ ان منافقوں میں شامل ہو جاؤ (خدا نہ کرے) جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تھے۔ میں تمہیں ایک بہت بڑی خطرناک بات سناتا ہوں۔ یہ بھی معلوم رہے کہ ہمارا امام خدا تعالیٰ سے یہ دعا کر رہا ہے کہ "**خشک ڈالی مجھ سے کاٹی جاوے**"۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں منافقوں کے حق میں کہ ہم ان کو مدینہ میں نہ رہنے دیں گے بلکہ نکال دیں گے۔ غرض یہ بڑی غور طلب اور ڈرا دینے والی بات ہے میں نے اس بات کو بحکم امام بھی خصوصاً تمہارے پاس پہنچا دیا ہے۔ میں نے مامور ہو کر کہا ہے اپنی خواہش سے نہیں۔ پھر دیکھو کہ امن کے ساتھ خوف کیوں بدلا جاوے گا؟ اس لئے کہ وہ پرستار الٰہی ہیں۔ **اگر خدا تعالیٰ کی عبادت و اطاعت میں کسی دوسرے کا بھی حصہ ہے تو یاد رکھو۔ کہ وعدہ الٰہی کے نیچے نہیں آ سکتے۔ بالآخر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ 'ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفسقون'** یعنی باوجود ان باتوں کے بھی اگر کوئی نہیں مانتا اور انکار کرتا ہے تو وہ دشمن اسلام اور فاسق ہے۔ **پس اب اس نعمت کی قدر کرو۔ خلیفۃ اللہ تم میں آیا ہے۔ اور وہ وعدے جو اللہ تعالیٰ نے کئے ہیں پورے ہونے والے ہیں۔ اب وقت ہے کہ اس وعدے سے حصہ لینے کے لئے رضائے الٰہی کے حاصل کرنے کی فکر میں لگ جاؤ۔ اپنی کمزوریوں کو یاد کر کے دعائیں مانگو، نمازوں کو درست کرو۔ زکوٰتیں دو اور رسول کی اطاعت کرو کیونکہ یہی کامیابی کی مینار کا زینہ ہے۔ جو تکالیف خلیفۃ اللہ کے ساتھ ہونے والوں کے لئے آتی ہیں وہ لازمی ہیں۔ اس لئے استقلال اور سکینت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو۔ نصرت دین اور اشاعت کے لئے ہمہ تن سعی کرو۔ ہر طرح سے مدد کے لئے تیار ہو۔ اب وقت ہے۔ پھر اگر زیادہ مال آ گئے تو اتنا ثواب نہ رہے گا۔ بالآخر میں پھر ایک بار کہتا ہوں کہ امام کے ساتھ تعلق پیدا کر کے اس غرض کو حاصل کرو جس کے لئے وہ امام ہو کر آیا ہے**۔ خدا تعالیٰ مجھے اور آپ سب لوگوں کو اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کی سچی توفیق عطا فرماوے۔ اور ہمیں توفیق دے کہ اس وعدہ الٰہیہ کو حاصل کریں جس کا ذکر آیت وعداللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصلحت میں فرمایا ہے۔ آمین!! و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ ☆......☆......☆

اُمّتِ مُسلِمہ کے مختلف فرقے

(از قلم: مکرم ملک سیف الرحمان صاحب مرحوم)

آٹھویں قسط

القرامطه

عبداللہ بن میمون الاسماعیلی نے اپنے عارضی مرکز اہواز سے اپنے ایک داعی الحسین الاہوازی کو دعوت اسماعیلیہ کی اشاعت کے سلسلہ میں سواد کوفہ کی طرف بھیجا جہاں وہ حمدان بن الاشعث قرمط سے ملا۔ حمدان قرمط اس کی تبلیغ سے متاثر ہو کر اسماعیلی تحریک میں شامل ہو گیا اور بعد میں اس علاقہ کا انچارج داعی بن گیا اور بغداد کے نواحی علاقہ کو مرکز بنا کر اشاعت کے فرائض سرانجام دینے لگا۔ جب اس کی دعوت چمکی تو اس نے اپنے متبعین کو ہتھیار خریدنے اور انہیں اپنے پاس رکھنے کی تلقین کی۔ یہ ۲۷۷ھ کا واقعہ ہے۔ اس نے اگلے ہی سال اس علاقہ میں قتل و غارت اور لوٹ مار کو اپنا پیشہ بنایا اور لوگوں میں دہشت پھیلائی۔ حمدان نے عربوں میں اپنی دعوت کو فروغ دیا اور اس میں خاصی کامیابی حاصل کی۔ اس نے خاص انداز کا مالی نظام بھی قائم کیا۔ وہ ہر چھوٹے بڑے مرد عورت سے "الفطرہ" کے نام سے ایک درہم وصول کرتا اور ہر بالغ شخص سے "الھجرہ" کے نام سے ایک دینار لیتا اور کہتا کہ قرآن کریم کے حکم "خذ من اموالھم صدقة تطھرھم و تزکیھم" کی تعمیل میں یہ رقم لیتا ہوں۔ اور السابقون الاولون میں داخل کرنے کی فیس اس نے سات دینار مقرر کی جس کا نام اس نے 'البُلغہ' رکھا۔ جو شخص سات دینار ادا کرتا اسے ایک بُندق (ریٹھے کے برابر گولی) کی مقدار میں بڑا لذیذ حلوئی عنایت کرتا اور کہتا یہ جنتیوں کا کھانا ہے جو حضرت علیؓ پر اتار آگیا تھا۔ اپنے ہر داعی کو سات سو دینار کے بدلہ میں ایک سو گولی دیتا اور کہتا لوگوں کو تبلیغ کرو اور ان کو حلوئی کی یہ گولیاں خریدنے کی ترغیب دو۔ اس کے بعد اس نے خمس وصول کرنے کا آغاز کیا۔ اس نے 'الاُلفہ' کے نام سے ایک تحریک چلائی جس کا مقصد یہ تھا کہ تمام لوگ اپنے اموال کو ایک مرکز میں جمع کریں۔ وہ سب ان اموال میں برابر کے شریک ہونگے اور اس میں سے قومی مقاصد میں بھی خرچ کیا جائے گا۔ ہر ایک گاؤں میں اس نے ایک نمبردار مقرر کیا جس کے ذمہ یہ تھا کہ وہ لوگوں سے ہر قسم کا مال جمع کرے پھر ضرورتمندوں میں خرچ کیا جائے تاکہ اس کے زیر نگیں علاقہ میں کوئی محتاج اور غریب نظر نہ آئے۔ اس نے کہا کہ ہر جوان اور بوڑھا، عورت اور بچہ کمائی کرے اور رقم جمع کر کے ہتھیار خریدے۔ اس طرح ہر ایک کو اس نے مسلح کر دیا۔ حمدان قرمط کا داماد عبدان بھی بڑا ذہین، ہر قسم کے فریب میں ماہر اور خبیث الفطرت اور اس کا دست راست تھا۔ اس کے ذریعہ دعوت اسماعیلیہ کو خوب فروغ ملا۔ ابوسعید الحسن بن بہرام القرمطی جو بلاد بحرین میں قرامطہ کی حکومت کا بانی بنا اس کے ذریعہ اسماعیلی ہوا تھا اور ذکرویہ بن مہرویہ نے بھی اسی کی تحریک پر اسماعیلی امام کی بیعت کی جو بعد میں شمال یعنی بادیة السماوہ اور شام کے بعض علاقوں کے قرامطہ کا سردار بنا۔ ایک عرصہ بعد حمدان اور عبدان اسماعیلی امام کی اطاعت سے پھر گئے لیکن جلد ہی ان کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اور قرامطہ کی زمام قیادت ابوسعید اور ذکرویہ کے ہاتھ میں آگئی۔ ذکرویہ کے بیٹے یحیٰ نے شمال میں اتنی طاقت حاصل کر لی کہ اس نے دمشق پر حملہ کیا۔ یہ ۲۸۹ھ کا واقعہ ہے لیکن اس حملہ کے دوران وہ قتل ہو گیا اور زمام اقتدار اس کے بھائی الحسین کے ہاتھ میں آگئی لیکن وہ بھی عباسی فوجوں کے ہاتھوں مارا گیا۔ ذکرویہ نے اپنے بیٹے کا انتقام لینے کے لئے عباسی فوجوں پر حملے شروع کر دئے اور حاجیوں کے قافلوں پر چھاپے مارے اور انہیں لوٹا۔

قطیف اور بحرین کے علاقوں میں ابوسعید الجنانی دعوت اسماعیلیہ کی خوب تبلیغ کی اور بڑی کامیابی حاصل کی۔ اس نے ہجر پر بھی حملہ کیا۔ آخر بحرین اور یمامہ کے علاقوں میں اپنی حکومت قائم کر لی۔ عباسی خلیفہ المعتضد نے صورت حال کو نازک دیکھ کر یہ علاقہ اپنے ایک قائد العباس بن عمرو الغنوی کے سپرد کیا کہ وہ اس فتنہ کا استیصال کرے لیکن وہ ابوسعید سے شکست کھا گیا۔ ابوسعید نے قیدیوں کو قتل کر کے جلا ڈالا اور ان کے اسلحہ پر قبضہ کر لیا اور اس طرح اطمینان سے وہ اپنے علاقہ کے حالات درست کرنے میں مصروف رہا، اپنی فوجوں کو خوب مسلح کیا۔ نوجوانوں اور بچوں کو فوجی ٹریننگ دی۔ زراعت کی طرف بھی توجہ دی۔ اراضی کی اصلاح کی۔ کھجوروں کے باغات لگوائے اور وہاں کے لوگوں کو خوشحال بنانے کی مقدور بھر کوشش کی۔ اور اموال کی صحیح تقسیم کے لئے قابل اعتماد دیانت دار افسر مقرر کئے۔ غرض قرامطہ نے شام کے علاقہ اور بحرین اور یمامہ کے اطراف میں عباسیوں کی بنیادیں ہلا دیں۔ دمشق کے علاقہ کے والی قرامطہ کو تین لاکھ دینار سالانہ خراج ادا کرتے تھے۔

ابوسعید ۳۰۱ھ میں اپنے ایک خادم کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔ بعد میں اس کا بیٹا ابوطاہر برسراقتدار آیا۔ اس نے دولت فاطمیہ کی حمایت کی اور عباسیوں کے خلاف پالیسی اختیار کی اور فارس کے سمندروں میں بحری حملوں کا آغاز کیا تاکہ فاطمی مصر پر بآسانی قبضہ کر سکیں اور عباسی مزاحمت کمزور رہے۔

بعد میں فاطمیوں اور قرامطہ میں بوجوہ اختلاف ابھرے جن کی وجہ سے نوبت باہمی محاربت تک پہنچی۔ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ دمشق کے علاقہ میں فاطمی اثر بڑھ جانے کی وجہ سے قرامطہ کا وہ خراج بند ہو گیا جو ہر سال قرامطہ کو ملا کرتا تھا۔ قرامطہ نے ان دنوں یہ کوشش بھی کی کہ ان کے تعلقات خلافت عباسیہ سے استوار ہو جائیں لیکن عباسی خلیفہ المطیع قرامطہ کو سخت ناپسند کرتا تھا اور سمجھتا تھا کہ یہ لوگ دشمن اسلام ہیں اور کسی حمایت کے قابل نہیں۔ تاہم الحسن القرامطی بنوبویہ کی امداد سے دمشق پر قابض ہو گیا۔ فاطمی والی کو قتل کر دیا اور مسجد اموی کے ممبر پر کھڑے ہو کر فاطمی خلیفہ المعز پر لعنت بھیجی۔ فاطمی قائد جوہر کے ساتھ اس کی لڑائیاں ہوئیں اور بعض لڑائیوں میں جوہر بڑی مشکل سے بچا۔ ایک دفعہ تو قرامطہ قاہرہ کے دروازہ پر پہنچ گئے لیکن آخرکار شکست کھائی اور پسپا ہو گئے۔ ایک دفعہ المعز نے الحسن بن احمد قرمطی کو بڑا تہدید آمیز خط لکھا جس کا جواب الحسن نے ان مختصر الفاظ میں دیا۔ 'وصل کتابك الذی قل تحصیله و کثر تفصیله و نحن سائرون الیك علی اثره والسلام' اس کے بعد الحسن مصر پر حملہ آور ہوا اور فاطمی خلیفہ جوڑ توڑ اور قرامطہ کے لشکر میں بعض اہم عناصر کو رشوت پیش کرنے کے ذریعہ بڑی مشکل سے غالب آسکا۔ بہرحال قرامطہ باہمی نزاعوں اور حربی دھچکوں کے ہاتھوں کمزور ہو کر آخر عباسی فوجوں کی جنگوں میں نابود ہو گئے۔ لیکن ان کے اقتدار کے ہاتھوں امت مسلمہ نے قریباً ایک صدی تک بیحد نقصان اٹھایا۔ قرامطہ ابن القاسم اور ابوطاہر کی قیادت میں حاجیوں کے قافلوں پر حملہ کرتے، ان کے اموال لوٹ لیتے اور قتل و غارت سے باز نہ آتے۔ ۳۱۷ھ میں ابوطاہر قرمطی نے حج کے ایام میں مکہ پر حملہ کیا اور حاجیوں کو بکثرت قتل کیا، ان کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا، سینکڑوں نعشیں چاہ زمزم میں پھینکوا دیں۔ اموال لوٹ لئے اور حجر اسود کو اکھیڑ کر اپنے ساتھ الاحساء لے گیا۔ اس وجہ سے سارا عالم اسلامی ہل گیا۔ سخت شور پڑا۔ فاطمی خلیفہ نے بھی اس حرکت کا برا منایا اور ابوطاہر کو حکم دیا کہ وہ حجر اسود واپس کر دے اور اس کے لئے پچاس ہزار دینار بطور معاوضہ ادا کرنے کی پیشکش بھی کی لیکن قرامطہ حجر اسود کی واپسی پر رضامند نہ ہوئے۔ آخر ہر طرف سے زور پڑنے اور بعض صوفیائے وقت کی کوششوں کی وجہ سے قریباً بائیس سال کے بعد ۳۳۹ھ میں حجر اسود واپس کرنے پر قرامطہ مجبور ہو گئے۔ (تاریخ الجمیعات السریة صفحه ۳۶۔ ۳۷۔ الفرق بین الفرق صفحه ۲۱۹)

تنقل، تقمّص اور تناسخ کے بارہ میں چند نظریات

روافض اور معتزلہ کے بعض فرقے تناسخ کے قائل ہیں اور اس بارہ میں مختلف نظریات رکھتے ہیں۔

تناسخ کے بنیادی معنے یہ ہیں کہ مرنے کے بعد انسانی اور حیوانی روح فنا نہیں ہوتی بلکہ مختلف جونوں اور قالبوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے اور اس طرح مختلف حیوانی شکلیں اختیار کر کے دنیا میں ہمیشہ موجود رہتی ہے۔ بہرحال بعض نے تناسخ کی یہ عمومی تعریف کی ہے۔ تنقل الارواح فی الاجسام اس قسم کے تناسخ کے قائل بعض شیعہ فرقوں کا ذکر قبل ازیں آچکا ہے۔ ذیل میں بعض ایسے فرقوں کا ذکر کیا جا رہا ہے جو نظریہ تناسخ کی ایک خاص انداز سے تشریح کرتے ہیں مثلاً:

الحایطیه اور انکا نظریه تناسخ

یہ فرقہ احمد بن حایط کا پیرو تھا۔ احمد کا شمار معتزلہ میں ہوتا ہے اور اس کے خاص نظریات میں سے ایک نظریہ یہ تھا کہ تمام حیوانات بشمول انسان ایک ہی جنس کی اور ایک جیسی روح رکھتے ہیں۔ اس جنس کی ارواح کو ایک اور عالم میں پیدا کیا گیا تھا۔ یہ روح ہی الحی العالم اور القادر ہے۔ اور یہی مکلّف ہے فجمیع انواع الحیوان محتمل للتکلیف اس بنا پر ازل میں ہی سب حیوان احکام الٰہی یعنی امر اور نہی کے مخاطب تھے۔ چنانچہ ازل میں بعض روحوں نے ان احکام خداوندی کی پوری پوری اطاعت کی اور بعض نے کوئی حکم نہ مانا۔ جو روحیں فرمانبردار رہیں ان کو ہمیشہ کے لئے دارالنعیم میں رہائش ملی اور جن روحوں نے نافرمانی کی وہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں ڈال دی گئیں۔ مذکورہ روحوں میں کچھ ایسی بھی تھیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے بعض احکام کو مانا اور بعض کی تعمیل نہ کی۔ کچھ نیک کام کئے اور کچھ برے۔ ایسی روحوں کو اصلاح کا موقع دیا گیا اور انہیں اس غرض کے لئے دارالعمل یعنی دنیا میں بھیج دیا گیا اور ہر ایک کو اس کے اچھے یا برے اعمال کی مقدار اور نوعیت کے مطابق مختلف شکلیں دی گئیں۔ کوئی انسان بنا، کوئی گھوڑا، کوئی گدھا، کوئی شیر، کوئی سوٴر یا کتا اور کوئی پانی کا جانور مچھلی یا مگرمچھ۔ اعمال ہی کی نوعیت کے لحاظ سے کسی کو آرام و آسائش میسر آئی اور بعض مشکلات اور مصائب سے دوچار ہوئے۔ جن کے اعمال کسی لحاظ سے اچھے تھے انہیں خوبصورت اور دیدہ زیب جسم ملے اور جن کی برائیاں زیادہ تھیں انہیں برے اور مکروہ قوالب دئے گئے۔ اس کے ساتھ ہی ہر شکل کے حیوانوں کی طرف ان کی جنس میں سے ہی رسول اور نبی مبعوث ہوتے رہتے ہیں جو ان رسولوں کی مانتے ہیں اور اپنی پوری پوری اصلاح کر لیتے ہیں انہیں واپس دائمی دارالنعیم میں بھجوا دیا جاتا ہے اور جو شریر اور نافرمان رہتے ہیں وہ دوزخ کی طرف دھکیل دئے جاتے ہیں اور جن کے اعمال ملے جلے کچھ اچھے اور کچھ برے ہوتے ہیں وہ مختلف جونوں اور قوالب کے چکر میں پڑے رہتے ہیں۔ علامہ بغدادی احمد بن حایط کے نظریہ تناسخ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

الارواح المشوبة تنتقل الی صور مختلفة من صور الناس والبھائم والسباع والحشرات وغیرھا علی مقادیر الذنوب والمعاصی فی الدار الاولیٰ التی خلقھم الله فیھا ...... و ان الروح لا یزال فی ھذہ الدنیا یتکرر فی قوالب وصور مختلفة ما دامت طاعته مشوبةبذنوبه وعلیٰ قدر طاعاته وذنوبه یکون منازل قوالبه فی الانسانیةوالبھیمة. (الفرق صفحہ ۲۰۶)

احمد بن حایط کا یہ نظریہ بھی تھا کہ خدا دو ہیں ایک ازلی اور قدیم جس کا نام اللہ ہے اور دوسرا مخلوق اور حادث جس کا نام مسیح ہے۔ ان معنوں میں ابن اللہ ہے جو ولادة کے مفہوم سے مبرا ہیں ای ھو ابن الله علی معنیً دون الولادة۔ یہ دوسرا خدا ہی قیامت کے روز مخلوقات کا محاسبہ کرے گا۔ اسی نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ قرآن کریم کی آیت "و جآء ربك والملك صفاً صفا" میں رب سے مراد یہی مسیح ہے اور آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان کہ "ترون ربکم کما ترون القمرلیلة البدر" اس سے اسی مسیح کی رویت اور اس کا جلوہ مراد ہے۔ علامہ بغدادی احمد بن حایط کے اسی قسم کے نظریات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں 'قال احمدبن حایط ان المسیح تدرّع جسداً وکان قبل التدرع عقلاً و ھواکرم الخلق عندالله' (الفرق صفحہ ۲۰۶، ۲۰۹)

احمد بن ایوب کا نظریه تناسخ

ایک اور شخص جس کا نام احمد بن ایوب بن بانوش تھا اس کا تناسخ کے بارہ میں نظریہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کو بیک وقت بالکل ایک جیسا پیدا کیا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی "دارالنعیم" یعنی جنت میں مزے سے عیش و آرام سے رہتے تھے۔ ایک لمبے عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو کہا کہ اگر تم میں سے کوئی دوسروں سے بڑھنا چاہتا ہے اور مساوات کی ایک جیسی زندگی سے تنگ آگیا ہے تو وہ اس کے لئے ایک مقررہ امتحان دے سکتا ہے جس کی بناء پر یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ کسی کو بلندتر اور افضل تر درجہ دیا جائے۔ احمد بن ایوب کہا کرتا تھا 'ان منزلة الاستحقاق اشرف من منزلة التفضیل۔ بہرحال خدا کی اس پیشکش کے موقع پر مخلوقات میں سے بعض نے کہا کہ ہم اسی حال میں اچھے ہیں اور تیرے فضل کے شکرگزار ہیں اور بعض دوسرے امتحان دینے کے لئے تیار ہو گئے تاکہ وہ استحقاق کی بناء پر اور امتحان میں کامیابی حاصل کر کے دوسروں سے بڑھ جائیں۔ ایسے سب افراد کو اللہ تعالیٰ نے دارالامتحان یعنی دنیا میں بھیج دیا۔ یہاں آکر بعض نے پوری پوری اطاعت کی اور امتحان میں کامیاب رہے اور بعض نافرمانی کی وجہ سے امتحان میں فیل ہو گئے۔ جو کامیاب ہوئے انہیں اعلیٰ اور برتر رتبہ عطا ہوا اور جنہوں نے نافرمانی کی وہ فیل ہو گئے۔ وہ اپنے پہلے مقام سے بھی گر گئے اور تناسخ کے چکر میں ڈال دئے گئے۔ کسی کو انسانی جسم ملا اور کسی

کو حیوانی قالب۔ جن کو حیوانی قالب ملا یعنی امتحان میں بری طرح فیل ہو گئے وہ مرفوع القلم قرار پائے۔ 'ای صاروا بها ئم او سباعاً بذنوبهم و ارتفع عنهما التكليف' بہرحال یہ حیوان ایک لمبے عرصہ تک تناسخ کے چکر میں پھنسے رہیں گے۔ یہاں تک کہ ان کے گناہوں اور نافرمانیوں کی سزا پوری ہو جائے تب انہیں پھر اس پہلی حالت کی طرف لوٹا دیا جائے گا جس میں وہ سب برابر تھے۔ اس کے بعد پھر انہیں حسب سابق امتحان کا اور اعلیٰ درجہ حاصل کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ غرض یہ چکر اسی طرح چلتا رہتا ہے اور چلتا رہے گا۔ ابن ایوب کے اس نظریہ تناسخ کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ بغدادی لکھتے ہیں: ' ان المكلفين من يعمّل الطاعات حتى يستحق ا ن يكون نبيا اور ملكاً فيفعل الله ذالك۔ بعض نے اس نظریہ تناسخ کی تشریح میں کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ خود امتحان کی پیشکش نہیں کرے گا بلکہ اس دنیا کے لوگ تفاضل اور رفع درجات کا مطالبہ کریں گے اور کہیں گے 'لن نصبر علیٰ طعام واحد' اس پر اللہ تعالیٰ کہے گا کہ اگر تم تفاضل اور ایک دوسرے سے بڑھنا چاہتے ہو تو اس کے لئے امتحان اور آزمائش میں سے گزرنا ہوگا۔ چنانچہ کچھ امتحان دینے کے لئے تیار ہو جائیں گے اور اس طرح تناسخ کے چکر میں پھنس جائیں گے یا کامیاب ہو کر برتر درجہ حاصل کر لیں گے۔ آیت کریمہ "انا عرضنا الامانة علی السمٰوات والارض والجبال" (الاحزاب : ۷۳) میں اسی امتحان اور آزمائش کی طرف اشارہ ہے۔ (الفرق صفحہ ۲۰۸)

ابومسلم خراسانی کا نظریہ تناسخ

تناسخ کے بارہ میں ابومسلم خراسانی کا نظریہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے بیک وقت تمام ارواح کو پیدا کیا اور ان سب کو مکلّف بنایا یعنی احکام شرعیہ کا ان کو پابند کیا لیکن اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ ان ارواح میں سے کون اطاعت گذار ہونگے اور کون نافرمانی کریں گے اس طرح جن ارواح کی تقدیر میں نافرمانی لکھی تھی ان کو ان کے مقدرہ اور مفروضہ گناہوں کی نوعیت اور مقدار کے لحاظ سے مختلف جونوں اور قوالب میں ڈالا گیا۔

(الفرق صفحہ ۲۰۸)

غلو کے بارہ میں اعتدال پسند شیعہ علماء کی رائے

اعتدال پسند شیعہ علماء نے بھی غلو پسند باطنی تحریکات کے خلاف اظہار افسوس کیا وہ سب کے سب ان غلو پسند فرقوں کی مذمت میں دوسرے معتدل المسلک مسلمانوں کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ چنانچہ مشہور شیعہ عالم الصدوق القمی جو مجتہد العصر الشیخ المفید کے استاد تھے اپنی مشہور کتاب "اعتقادات الصدوق" میں لکھتے ہیں:

"اعتقادنا فی الغلاة والمفوضة انهم كفار بالله جل اسمه و انهم شر من اليهود والنصارىٰ والمجوس والقدرية والحرورية و من جميع اهل البدع والاهواء المضلة و انهم ما صغّر اللّٰه عزّ و جلّ جلاله تصغير هم بشی ء كما قال الله "ما كان لبشر ان يؤتيه الله الكتاب والحكم والنبوة ثم يقول للناس كونوا عباداً لی من دون الله ولكن كونوا ربانيين بما كنتم تعلمون الكتاب و بما كنتم تدرسون ولا يامركم ان تتخذوا الملائكة والنبيين ارباباً ايامركم بالكفر بعد اذا أنتم مسلمون"

(آل عمران: ۷۹، ۸۰) (اعتقادات الصدوق صفحہ ۳۹)

اسی طرح حضرت امام جعفر صادق فرمایا کرتے تھے لا تقاعدوا انغلاة ولا تشاربوهم ولاتصافحوهم ولا تناكحوهم ولاتوارثوهم'۔ (معرفة اخبار الرجال صفحہ ۱۹۱)

یعنی غلو پسند اور مفوضہ فرقوں کے بارہ میں ہمارا مسلک یہ ہے کہ یہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے منکر ہیں۔ یہود، نصاریٰ، مجوس، معتزلہ، قدریہ، خارجی حروریہ اور دوسرے بدعتی اور نفس پرست گروہوں سے بھی بدتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں ان کی پست ذہنی کا اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا وہ بالکل اس آیت کریمہ کے مصداق ہیں کہ ایک انسان کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ اللہ تعالیٰ اسے کتاب شریعت دے، حکومت بخشے اور نبوت کے مقام پر فائز کرے۔ پھر وہ لوگوں سے کہے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ بلکہ ایسا مقرب انسان تو یہ اعلان کرتا ہے کہ اے لوگو تم اللہ والے بن جاؤ کیونکہ تم شریعت کو جانتے ہو اور اسے پڑھتے ہو۔ وہ کبھی بھی تمہیں یہ حکم نہیں دے سکتا کہ تم فرشتوں اور نبیوں کو رب بنا لو کیا وہ تمہیں اس کفر کی تبلیغ کر سکتا ہے جبکہ تم سچے مسلمان ہو۔ حضرت امام جعفر صادق فرمایا کرتے تھے کہ غلو پسند لوگوں کے پاس بیٹھنا ان سے میل ملاپ رکھنا، ان کے ساتھ کھانا پینا، ان سے مصافحہ کرنا سب قسم کے سوشل تعلقات چھوڑ دو۔ ان سے نکاح شادی کی اجازت نہیں اور نہ تم آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہو سکتے ہو۔

باطنی تحریکات کے خطرناک اثرات

حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد اہل بیت کی محبت و موالات کا دعویٰ لے کر جو شیعہ تحریک اٹھی تھی وہ کئی مراحل میں سے گزرتی اور مختلف انداز کی باطنی تحریکات کی شکل اختیار کرتی ہوئی اقصائے مغرب سے لے کر ہندوستان اور ترکستان کے کناروں تک ایک لمبا عرصہ ذہنی انتشار اور سیاسی خلفشار کا باعث بنی رہی۔ خصوصاً چوتھی اور پانچویں صدی میں تو ان باطنی تحریکات نے ایک خوفناک فتنہ کی صورت اختیار کر لی تھی جس کی وجہ سے ممالک اسلامیہ میں سیاسی استحکام مفقود ہو کر رہ گیا۔ اسی قسم کی تحریکات کا یہ نتیجہ تھا کہ فلسطین اور شام کے علاقوں میں صلیبیوں کو کامیابی حاصل ہوئی اور مشرق میں خوارزم کی حکومت تاتاری یلغار کا شکار بنی اور بعد میں خلافت عباسیہ کے خاتمہ اور بغداد کی تباہی پر منتج ہوئی۔ مغلوں اور عثمانی ترکوں کے زمانہ میں یہ باطنی تحریکات کسی حد تک دب گئی تھیں لیکن مغربی استعمار کے بعد پھر سے ان تحریکات میں جان پڑ گئی اور ان کے پھولنے پھلنے کے خاصے اسباب سامنے آ گئے۔ بہائیت بھی باطنی تحریک کا ہی ایک شاخسانہ ہے۔ دوسری طرف ایران، شام اور لبنان اور ایک حد تک عراق اور پاکستان بھی انہی فتنوں کی زد میں ہے۔ عرب کے دوسرے علاقے بھی ان فتنوں کے مضمرات سے محفوظ نہیں۔

باطنی تحریکات نے کیا کیا شکلیں اختیار کیں اور ان سے امت مسلمہ کو کس قسم کے دینی، تمدنی اور سیاسی نقصان پہنچے یہ ایک لمبی داستان ہے۔ علامہ بغدادی ان تحریکات کی تباہ کاریوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: 'ان ضرر الباطنية علی فرق المسلمين اعظم من ضرر اليهود والنصارىٰ والمجوس عليهم بل اعظم من ضرر الدهرية و سائر اصناف الكفرة' ۔ (الفرق صفحہ ۲۱۳)

یعنی باطنی تحریک سے جو نقصان امت مسلمہ کو پہنچا وہ یہود، نصاریٰ، مجوس اور دہریہ تحریکات سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ باطنی تحریکات سے جو کمزوری پیدا ہوئی اسی نے ان طاقتوں کے آگے بڑھنے کے لئے راہ ہموار کی۔

☆......☆......☆

مکتوب آسٹریلیا

(چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا)

ایک تبدیل شدہ وائرس کے ذریعہ چوہوں کی نسل کا خاتمہ
اسی طریق سے انسانوں کی نسل بھی ختم کی جاسکتی ہے

آسٹریلیا کے سائنس دانوں نے جینیاتی سائنس (Genetic Science) کے ذریعہ ایک وائرس کے جینز (Genes) میں ایسی تبدیلی پیدا کر لی ہے جسے اگر چوہوں میں پھیلا دیا جائے تو چوہے بچے پیدا کرنے کی صلاحیت سے محروم ہو جائیں گے اور اس طرح ان کی نسل ختم ہو جائے گی۔ یہی طریق باقی نقصان رساں کیڑوں مکوڑوں (Pets) کو ختم کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

لیکن اس تحقیق کا ایک پہلو بہت فکر انگیز بھی ہے۔ چنانچہ CSIRO کی اس ریسرچ ٹیم کے ایک رکن DR. Lyn Hinds نے اس بات سے اتفاق کیا ہے کہ اگرچہ اس تحقیق کا فوری مقصد تو نقصان رساں جانوروں جیسے خرگوشوں، لومڑوں، چوہوں اور دیگر کیڑوں مکوڑوں کو ختم کرنا ہے لیکن اس کے ذریعہ انسانوں کو بھی اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت سے محروم کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

سائنس دانوں نے جو کچھ کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ انہوں نے چوہوں کے ایک وائرس (Mouse Pox) میں ایک نئے جین (Gene) کا اضافہ کر دیا ہے جو چوہے کے سپرم کو چوہیا کے بیضہ کے ساتھ ملنے میں رکاوٹ ڈال دیتا ہے۔ (سڈنی ہیرلڈ ۲۵؍ اپریل ۱۹۹۷ء)۔

اگر خدانخواستہ اس طرح کا وائرس انسانوں کے حسب حال تیار کر کے کسی ملک میں پھیلا دیا جائے تو اس ملک کی ساری یا اکثر آبادی کو کچھ عرصہ میں بغیر جنگ لڑے یا بم گرائے ختم کیا جا سکتا ہے۔ جہاں تک بیماریاں پیدا کرنے والے جراثیم کا تعلق ہے وہ تو پہلے ہی دنیا کی کئی خفیہ لیبارٹریوں میں تیار پڑے ہیں اور دنیا کے دانشور پہلے ہی حیاتیاتی جنگ (Biological Warfare) کے تصور سے لرزاں ہیں۔ اور پھر کیا ضمانت ہے کہ اس طرح کے خوفناک جراثیم یا وائرس کسی مخصوص ملک کی حدود پار کر کے باقی دنیا میں اور بالخصوص اس طرح کے جراثیم تیار کرنے والوں کے اپنے ملکوں میں تباہی نہیں پھیلائیں گے۔ جراثیموں کو بارڈر کراس کرنے کے لئے کوئی پاسپورٹ ویزا درکار نہیں ہوتا۔

اللہ ہی جانے جینیاتی سائنس (Genetic Engineering) کا غلط اور بے حجابانہ استعمال انسانوں، حیوانوں بلکہ چرند پرند تک کو کن کن مصائب میں مبتلا کرے گا۔

☆......☆......☆

آسٹریلیا نے اپنی کالی بھیڑوں کو ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا

آسٹریلیا میں سفید بھیڑیں ۹۸ فیصد اور کالی بھیڑیں صرف دو فیصد ہیں۔ لیکن ان کا وجود بھی ناقابل برداشت ہے۔ چنانچہ جینز کی تبدیلی کے ذریعہ دو فیصد کالی بھیڑوں کو بھی سفید بھیڑوں میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کالی بھیڑوں کی وجہ سے اون کی صنعت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔

لیکن حقیر سمجھی جانے والی کالی بھیڑوں کے بھی ہمدرد ہوتے ہیں چنانچہ اخبار میں ایک احتجاج شائع ہوا ہے کہ کالی بھیڑوں کی نوع دنیا سے ختم ہوتی جا رہی ہے۔ اس لئے ان کا ختم کرنے کا پروگرام واپس لیں۔ آخر کالی بھیڑوں کی اون کو سفید بھیڑوں کی اون سے علیحدہ کیوں نہیں کیا جا سکتا۔ اور پھر کچھ لوگ کالا رنگ بھی تو پسند کرتے ہیں۔

(ہیرلڈ ۲۶؍ فروری ۱۹۹۷ء)

کالی بھیڑیں تو آخر پھر بھی بھیڑیں ٹھہریں۔ دو فیصد کالے قدیم باشندوں کو گوروں نے کب برداشت کیا تھا۔ وہ تو بہرحال انسان تھے اور بھیڑوں سے بہتر۔

☆......☆......☆

سپین کے کھلنڈروں نے بیچاری گائے کو وسکی پلا پلا کر مار دیا

سپین کے بعض کھلنڈرے کھیل ہی کھیل میں بے زبان جانوروں کو جان سے مار دیتے ہیں جس میں زندہ بکری کو اونچی عمارت سے زور سے نیچے پٹخ دینے کی ظالمانہ کھیل بھی شامل ہے جس کے خلاف وہاں کی حقوق حیوان کی تنظیم نے آواز بلند کی ہے۔

اسی طرح کا ایک واقعہ شمالی سپین کے ایک گاؤں (Villarefrades) میں ایک تہوار کے روز پیش آیا۔ کچھ کھلنڈروں نے ایک گائے کو پکڑ کر زبردستی وسکی کی چار بوتلیں اس کے اندر انڈیل دیں۔ گائے یہ زیادتی برداشت نہ کر سکی اور حرکت قلب بند ہو جانے سے جان سے ہاتھ دھو بیٹھی۔

کچھ عرصہ قبل سڈنی میں شراب کی مضرت پر ایک سیمینار ہوا تھا جس میں ایک ڈاکٹر نے کہا تھا کہ سمجھنے کی بات ہے کہ الکوحل بہرحال ایک زہر ہے کیونکہ اس کی زیادہ مقدار مہلک ہے۔ جو چیز انسانوں کی جان لے سکتی ہے وہ حیوانوں کی بھی لے سکتی ہے۔ سپین کے کھلنڈروں کو اگر گائے کا یہ آخری پیغام سمجھ میں آ جائے تو اس بے چاری گائے کی جان رائیگاں نہیں گئی۔ (ہیرلڈ ۹۷-۶-۹)

☆......☆......☆

Watch Huzur everyday on Intelsat
Zee Cards & Dec.
Rec. LNB Dish
are available
Zee TV Authorised Agent
>SUPER OFFER<
Wanted: if you are interested to work with us just call or fax
Saeed A.Khan
TEL: 0049 8257 1694
FAX: 0049 8257 928828

اذکروا موتاکم بالخیر

محترم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب مرحوم

(محمد شفیع سلیم۔ کھاریاں)

آپ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پوتے اور حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے سب سے چھوٹے فرزند تھے۔ آپ کی پیدائش ۱۹۱۴ء میں ہوئی اور اٹھہتر برس کی عمر میں ربوہ میں ۷ / مئی ۱۹۹۳ء کو اس دار فانی سے رحلت فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

تعلیم سے فارغ ہو کر آپ نے انڈین ٹیریٹوریل فورس کی ۱۱/۱۵ پنجاب رجمنٹ میں بطور کیڈٹ ملٹری سروس کا آغاز کیا۔ جنگ عظیم دوم شروع ہونے کے بعد خاکسار کو اکتوبر ۱۹۳۹ء میں اسی بٹالین میں بھرتی ہونے کا موقع ملا۔ اس وقت آپ سیکنڈ لفٹینٹ تھے۔ جب ہم ۱۶ ریکروٹ قادیان سے بھرتی ہو کر انبالہ چھاؤنی آئے تو آپ نے ہی ہمیں خوش آمدید کہا اور فوجی کینٹین میں لے جا کر مٹھائی اور چائے سے تواضع کی۔ یہ وہ وقت تھا جب کہ جنگ زوروں پر تھی اور تھوڑی سی تربیت کے بعد ریکروٹوں کو محاذ جنگ پر مشرق بعید یا مڈل ایسٹ روانہ کر دیا جاتا تھا۔ اس لئے بہت سے ریکروٹ ڈر کر ٹریننگ سنٹر سے بھاگ جاتے تھے۔ محترم میاں صاحب محبت اور شفقت سے ہم سے پیش آ کر ہمارے حوصلے بڑھاتے تھے۔ اس لئے بہت کم احمدی ریکروٹ ٹریننگ کے دوران بھاگے۔

انڈین آرمی سروس کے ابتدائی سالوں میں اور پاکستان آرمی میں ملازمت کے آخری سالوں میں حضرت میاں صاحب کے قریب رہنے کا موقع ملا۔ مجھے آپ کے بلند اخلاق، آپ کی شفقت اور محبت بھرے سلوک سے بہرہ ور ہونے کا شرف حاصل ہے اور آپ کے اخلاق حسنہ اور صلاحیتوں کا شاہد ہوں۔ بے شک آپ حضرت بانی سلسلہ علیہ السلام کی بارگاہ الٰہی میں اپنی نسل کے حق میں عاجزانہ دعاؤں کا ثمر تھے۔ آپ جہاں ایک مخلص، باوصف، نڈر اور غیرت مند احمدی تھے وہاں آپ مادر وطن کے سپاہ کے ایک بہادر سپوت اور قائدانہ صلاحیتوں کے مالک آفیسر تھے۔ ماتحت افسروں کے لئے اپنے فرائض منصبی کی سرانجام دہی کے لئے بارعب شخصیت تھے لیکن فوجی جوانوں کی بہبود اور مراعات کے معاملہ میں پدرانہ شفقت کے ذریعہ بہی خواہ، مونس اور ہمدرد وجود تھے۔ اس لئے جس رجمنٹ میں بھی متعین ہوتے فوجی جوان آپ کے گرویدہ ہو جاتے۔

آپ کی بٹالین جو پہلے ٹیریٹوریل فورس تھی ستمبر ۱۹۴۱ء میں ریگولر آرمی میں ضم کر دی گئی اور ۸/۱۵ پنجاب رجمنٹ بن گئی۔ اس وقت آپ کپتان تھے۔ ۱۹۴۳ء میں آپ کو میجر کا رینک ملا اور قیام پاکستان کے وقت ۱۹۴۷ء میں آپ میجر تھے۔ ۱۹۵۱ء میں آپ کو لفٹینٹ کرنل کے عہدہ پر ترقی دے کر بٹالین کمانڈر بنا دیا گیا۔ آپ کچھ عرصہ ۱۹۵۲ء میں سنٹر کمانڈنٹ بھی رہے۔ مجھے یاد ہے جب سیالکوٹ میں رجمنل سنٹر کا راؤنڈ کر رہے تھے۔ ریکری ایشن ہال میں فوجی جوانوں کی زنانہ لباس میں ڈراموں کی تصویریں نظر پڑیں تو سب تصویریں توڑ دیں اور فرمایا ہم فوج میں سپاہی دیکھنا چاہتے ہیں ہیجڑے نہیں۔ اور وہ سب سپاہی جو ڈراموں کے لئے رجمنل سنٹر میں جمع کر رکھے تھے ان کو رجمنٹوں میں بانٹ دیا۔

ٹیریٹوریل فورس کے زمانہ میں ہماری بٹالین میں احمدیوں کی نفری ۲۰۰ تھی جو دو کمپنیوں میں دو دو پلاٹونوں پر مشتمل تھی۔ کیونکہ احمدی عموماً تعلیم یافتہ اور قابلیت کے حامل تھے اس لئے ہیڈ کوارٹر کمپنی اور سٹاف میں بہت سے شامل کئے گئے تھے۔ اگرچہ محترم میاں صاحب دوسری کمپنیوں میں کمان کرتے تھے لیکن نماز باجماعت، درس اور تربیت کے امور میں خاصی دلچسپی لیتے تھے۔ خود بھی شامل ہوتے تھے۔ ذاتی طور پر عبادت اور دعا میں شغف تھا۔ ہمیں بھی دعاؤں کی تحریک کرتے تھے۔ اکتوبر ۱۹۴۲ء میں ایک نئی بٹالین ۱۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ کھڑی کی گئی اس میں بھی ایک کمپنی کی نفری احمدیوں کی شامل کی گئی۔ ہماری بٹالین کے کچھ عہدیدار اور سپاہی اس میں منتقل کئے گئے۔ محترم میاں صاحب ہمارے ساتھ رہے۔ لیکن بعد میں آپ کو دوسری رجمنٹ میں پوسٹ کر دیا گیا۔ ۱۹۵۶ء میں آپ لیفٹیننٹ کرنل کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ آپ ابھی LPR پر ہی تھے کہ آپ کی جگہ چارج لینے والے آفیسر نے آپ کے خلاف ایک جھوٹا مقدمہ بنانے کی جسارت کی جو خود ذلیل ہوا اور آپ سے پہلے اس کو ملازمت سے سبکدوش کر دیا گیا۔

انڈین آرمی سروس کے دوران ۴۳-۱۹۴۲ء میں سندھ میں مارشل لاء لگایا گیا۔ ۸/۱۵ پنجاب رجمنٹ بھی حیدر آباد سندھ میں تھی۔ محترم میاں صاحب کیپٹن کوارٹر ماسٹر تھے۔ بٹالین کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں مختلف مقامات پر متعین کیا گیا تھا۔ آپ نے نہایت خوش اسلوبی سے کٹھن حالات میں اپنے فرائض سرانجام دئے۔ چنانچہ ۱۹۴۳ء میں آپ کو ترقی دے کر میجر بنا دیا گیا اور کمپنی کمانڈر ہو گئے۔ مارشل لاء کے اختتام پر ہماری بٹالین لنڈی کوتل اور کاکول رہی۔ وہاں احمدی آفیسر اور جوان محترم میاں صاحب کے زیر نگرانی نماز باجماعت اور نماز جمعہ ادا کرتے رہے۔

۱۹۴۷ء میں بٹالین توڑ دی گئی۔ احمدی نوجوان اور آفیسرز نے پاکستان کے قیام پر پہلے حفاظت مرکز اور پھر محاذ کشمیر پر فرقان فورس میں خدمات سرانجام دیں۔ اس وقت کے پاکستان آرمی کے کمانڈر انچیف جنرل گریسی نے فرقان فورس کی خدمات کو سراہا اور تحریری سرٹیفکیٹ جاری کیا۔

احمدیہ کمپنی انڈین ٹیریٹوریل فورس میں بعض نوجوان جو بطور سپاہی بھرتی ہوئے تھے اعلیٰ تربیت اور خصوصی صلاحیتوں کے حامل بن کر اعلیٰ عہدوں تک ترقی پا گئے۔ ان میں ریٹائرڈ افسران بریگیڈئر وقیع الزمان خان، کرنل محمد حیات قیصرانی، کرنل عزیز احمد گجراتی، کرنل غلام محمد اقبال، میجر حمید احمد کلیم، میجر عبدالحمید شرما شامل ہیں جو محترم صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کے زیر تربیت رہے تھے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے ۱۹۵۶ء میں پاکستان آرمی سے ریٹائر ہونے کے بعد مرکز سلسلہ میں بھی بطور ناظر حفاظت اور ناظر امور عامہ خدمات سرانجام دیں۔ ۷ / مئی ۱۹۹۳ء کو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کا ہمیشہ معین و مددگار رہے۔ آمین۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے
کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

جستہ جستہ

بعض علمی لطائف

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی تصنیف حیات قدسی میں فرماتے ہیں:

”تبلیغی کام میں سوشل اور مجلسی تعلقات بہت مفید ہوتے ہیں۔ مبلغ کے لئے ضروری ہے کہ وہ مجلسی علوم سے واقفیت رکھتا ہو۔ میں نے بفضلہٖ تعالیٰ اس طریق سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔

ایک عرصہ کی بات ہے کہ میں ملتان گیا۔ شہر کے قریب ہی ایک باغ تھا جس میں شہر کے علماء مجالس منعقد کر کے اپنے لئے اور دوسروں کے لئے دلچسپی کا سامان بہم پہنچاتے تھے۔ میں بھی تبلیغ کی غرض سے ان علماء کی جن میں اہل حدیث اور شیعہ علماء بھی شامل تھے مجلس میں حاضر ہوتا جس سے مختلف مسائل پر گفتگو کا موقعہ ملتا۔ ایک دفعہ مجلس میں بعض چیستانی لطائف شروع ہو گئے۔ ایک صاحب نے مندرجہ ذیل شعر بطور چیستان کے پیش کیا۔

نغز کے دیدم عجب در کشور ہندوستاں
پوستش بر موئے باشد موئے او بر استخواں

اس کے متعلق میں نے بتایا کہ اس سے مراد آم کا پختہ پھل ہے جس کے اوپر کا پوست جو نظر آتا ہے اس کے نیچے صوف ریشے اور تاریں بالوں کی طرح ہیں اور ان بالوں کے نیچے گٹھلی ہے جو استخواں یعنی ہڈی کی طرح سخت ہے۔ پنجابی زبان میں اس پہیلی کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

دیکھو بھائیو! قدرت رب دی کیسے اس دے کم
ہڈیاں اتے وال جتے والاں اُتے چم

ایک اور صاحب نے مندرجہ ذیل شعر پیش کیا۔

یکے اسپے عجب دیدم کہ شش پائے دو سُم دارد
عجب تر ہم ازاں دیدم میان پشت دُم دارد

یعنی میں نے ایک عجیب گھوڑا دیکھا کہ جسکے چھ پیر اور دو سُم ہیں اور عجیب تر یہ بات ہے کہ اس کی کمر کے درمیان دم ہے۔

میں نے اس کے متعلق یہ عرض کیا کہ اس شعر میں ترازو کی شکل کو پہیلی کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ترازو میں دو سم یعنی پلڑے ہوتے ہیں اور چھ زنجیریں یا رسیاں جو دونوں پلڑوں کے ساتھ ہوتی ہیں۔ وہ گویا چھ پاؤں ہیں اور کپڑے کا ٹکڑا یا دھاگوں کا گچھا جو ترازو کی ڈنڈی کے درمیان پکڑنے کے لئے ہوتا ہے اس شعر میں اسے کمر کے درمیان میں دم قرار دیا گیا ہے۔

جب میں نے ان دونوں چیستانوں کا حل علماء کے سامنے پیش کیا تو بعض نے مجھ سے خواہش کی کہ میں بھی کوئی علمی لطیفہ بطور پہیلی کے بیان کروں۔ چنانچہ میں نے مندرجہ ذیل اشعار بطور چیستان کے علماء کے سامنے پیش کئے

(۱) چشم بکشا زلف بشکن جانِ من
بہر تسکینِ دلِ بریانِ من

(۲) خذ المیمین من میم فلا تنقط علیٰ امری
لتعلم اسم من اھویٰ و تعرف من بہ فخری

(۳) حروفِ نامِ یارِ من پنج ہستند
چو یک را دور سازی ہشت مانند

(۴) فعیل الخلۃ فعلان رحمت
و بینھما التناسب والولاء

ان اشعار کے علماء کی خواہش پر میں نے مندرجہ ذیل حل پیش کئے:

(۱) پہلے شعر میں اسم علی کو بطور معمہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کے معنے ہیں ”اے میری جان آنکھ کھول اور اپنی زلف کے پیچ کو شکن نما بنا کے دکھا تا تیرے اس جلوہ حسن سے میرے سوختہ دل کو تسکین ہو“۔

اس شعر میں شاعر نے اشارہ مرموزہ سے اپنے محبوب ”علی“ کا نام پیش کیا ہے اور وہ اس طرح کہ علی نام کا پہلا حرف عین ہے اور حرف عین کو حرکت فتح سے مفتوح ظاہر کرنے کے لئے لفظ بکشا استعمال کیا گیا ہے۔ چشم کا ترجمہ عین اور بکشا کا ترجمہ اِفتح ہے یعنی حرف عین کو فتح دے۔ اور زلف جو سر کے بال ہیں اس کو حرف لام سے تشبیہہ دی ہے اور بشکن کے معنی عربی زبان میں اِکسر کے ہیں جس کے معنے کسرہ یعنی زیر دینے کے بھی ہیں۔ اور بریان کا درمیانی حرف ”ی“ ہے جو بریان کے پانچوں حرفوں میں سے درمیان میں ہے جس طرح دل جسم کے درمیانی حصہ میں ہے اور تسکین سے سکون دینے کی طرف اشارہ کیا ہے گویا اس محبوب کا نام ع۔ل۔ی تین حرفوں پر مشتمل ہے۔ جن میں سے پہلا حرف مفتوح، دوسرا مکسور اور تیسرا ساکن ہے اور یہ عَلِی ہے۔

(۲) دوسرے شعر کا ترجمہ یہ ہے کہ حرف میم سے دو میم لئے جائیں اور لفظ 'خذ' جو فعل امر ہے پر نقطے نہ لگائے جائیں یعنی 'خ' اور 'ذ' کے نقاط کو دور کیا جائے۔ باقی 'ح' اور 'د' رہ جائیں گے۔ اس طرح تجھے میرے محبوب اور قابل فخر ہستی کے نام کا علم ہو جائے گا۔ اگر ایک میم حرف 'ح' سے پہلے اور دوسرا میم حرف 'د' سے پہلے منضم کیا جائے تو محمد کا نام بنتا ہے جو میرا محبوب اور میرے لئے قابل فخر ہے۔

(۳) تیسرے شعر کا ترجمہ ہے کہ میرے دوست کے نام کے حروف پانچ ہیں اگر ایک حرف کو دور کیا جائے تو آٹھ ہو جاتے ہیں۔ اس معمہ میں عثمان کا نام پیش کیا گیا ہے جس کے پانچ حروف ہیں اور اگر 'ع' کو دور کیا جائے تو باقی ثمان یعنی آٹھ رہ جاتا ہے۔

(۴) چوتھے شعر میں خلیل الرحمٰن کے نام کو پیش کیا گیا ہے یعنی الخلۃ کو اگر فعیل کے وزن پر رکھا جائے تو خلیل بنتا ہے۔ رحمت کو اگر فعلان کے وزن پر رکھا جائے تو رحمان بنتا ہے۔ اور ان دونوں کو ملانے سے خلیل الرحمان کا نام بنتا ہے۔

ان چیستانی اشعار کی تشریح سن کر سب علماء بہت محظوظ ہوئے اور میری باتوں میں دلچسپی لینے لگے۔ چنانچہ میں نے اس دلچسپی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احمدی جماعت کے عقائد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور حضور کے بیان فرمودہ قرآنی معارف کے متعلق کئی باتیں بیان کیں اور یہ علمی مذاکرہ کئی روز تک جاری رہا۔ اس دوران میں ایک صوفی صاحب نے بھی بہت سے سوالات قرآنی آیات اور علم تصوف کے مرموز کلام کے متعلق دریافت کئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کا بہت عمدہ موقعہ میسر آیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(حیات قدسی حصہ پنجم صفحہ ۸۰ تا ۸۳)

THOMPSON & CO.
SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as. Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Domestic Violence, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact: ANAS AHMAD KHAN
204 Merton Road, Southfields, London SW18 5SW
Tel: 0181-333 0921 & 0181-448 2156
Fax: 0181-871 9398

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

حضرت مہر محمد اعظم سیال سرگانہؓ

حضرت مہر محمد اعظم سیال سرگانہ صاحبؓ کا تعلق موضع باگڑ ضلع خانیوال سے تھا- آپؓ کچھ تعلیم یافتہ بھی تھے اور حکمت بھی جانتے تھے- آپؓ کے دادا ایک حنفی المذہب بزرگ کے پیروکار تھے لیکن آپؓ کا دل ان کی بیعت کیلئے راضی نہ ہوا- اس پر آپؓ کے والد نے آپؓ کو اخراجات کیلئے رقم دے کر باری باری گولڑہ، تونسہ اور دوسرے گدی نشینوں کے پاس بھجوایا کہ جہاں دل کرے وہاں سے بیعت ہو آؤ لیکن آپؓ ہر جگہ سے بے نیل و مرام واپس آئے اور اس بارے میں دعا کرنی شروع کی- ۱۹۰۲ء میں ایک روز موسم گرما میں آپ نے خواب دیکھا کہ آپکے گاؤں کے ساتھ سے جو سڑک سرائے سدھو سے عبدالحکیم کو جاتی ہے اس کے کنارے پر کھڑے ہیں، تین ہزار کے قریب کا مجمع عبدالحکیم کی طرف جارہا ہے- پوچھنے پر علم ہوا کہ مسیح موعودؑ وہاں سے گاڑی میں گزریں گے ان کی زیارت کیلئے جارہے ہیں- آپؓ بھی ساتھ ہولیے- جب عبدالحکیم کے سٹیشن پر پہنچے تو ایک انبوہ کثیر دیکھا- امام وقت کی ٹرین آئی تو انہوں نے حکم دیا کہ اشخاص لائنیں لگا کر کھڑکی کے ذریعے زیارت اور بیعت کر سکتے ہیں- چنانچہ آپؓ نے کھڑکی کے پاس کھڑے ہو کر عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو استنجا اور وضو کر کے آپؑ سے دست بیعت ہو جاؤں- حضورؑ نے جواب دیا کہ میری گاڑی آپ کے اس کام کے باعث لیٹ ہو جائے گی، میری گاڑی نے کُل عالم کا سفر کرنا ہے لہٰذا بغیر وضو ہی بیعت کر لو- چنانچہ آپؓ نے بیعت کر لی اور دریافت کیا کہ دوبارہ آپؑ سے ملنا چاہوں تو کہاں زیارت کر سکتا ہوں- اس پر حضورؑ نے ارشاد فرمایا کہ قادیان ضلع گورداسپور میں مل سکتے ہو-

یہ خواب دیکھ کر اگلے روز ہی آپؓ نے اپنے گاؤں کے سکول کے معلم سے قادیان کا راستہ دریافت کیا اور روانہ ہوگئے- دوپہر کو قادیان پہنچے تو علم ہوا کہ حضورؑ مسجد مبارک میں تشریف فرما ہیں- آپؓ کو دیکھ کر حضورؑ نے دریافت فرمایا کہاں سے آئے ہو؟ عرض کی ملتان سے حاضر ہوا ہوں- فرمایا "میرا کوئی پیغام پہنچا؟" - جواب دیا "پیغام تو نہیں البتہ خواب کے ذریعہ آپؑ کی بیعت کی ہے" - فرمایا "جس شخص سے خواب میں بیعت کی ہے کیا اسکی شکل مجھ سے ملتی ہے؟" - عرض کی "آپؑ ہی کی ذات گرامی ہے" - پھر فرمایا "چند دن میری رفاقت میں رہو پھر بیعت کر لینا" - چنانچہ تین روز کے بعد بیعت کر کے واپس اپنے گاؤں لوٹے- اسی دوران گاؤں میں آپکی بیوی کو اللہ تعالیٰ نے خواب میں بتایا کہ تمہارا خاوند جو سخت وجود تھا اب ہم اس کو نرم کر کے بھیج رہے ہیں-

آپؓ کے فرزند محترم مہر عاشق محمد سیال صاحب ایک دلچسپ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد صاحب تہجد گزار تھے اور آپؓ کو صحابی حضرت اقدسؑ ہونے کی وجہ سے سچے خواب کثرت سے آیا کرتے تھے- دسمبر ۴۰ء کی ایک یخ بستہ رات انہوں نے مجھے جگا کر فرمایا کہ "گھوڑے پر سوار ہو کر فلاں راستے سے اپنے کپاس کے کھیت میں جاؤ وہاں مجھے چور دکھائے گئے ہیں جو ہماری کپاس چن رہے ہیں، انہیں پکڑ کر لے آؤ" - جب میں حسب ہدایت وہاں پہنچا تو دیکھا کہ ہمارے تین ملازم کپاس چن رہے تھے اور ان کے پاس ڈیڑھ من کے قریب چوری کی ہوئی کپاس موجود تھی- میں نے انہیں پکڑ کر والد صاحبؓ کی خدمت میں پیش کیا-

حضرت مہر محمد اعظم صاحبؓ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا اور کئی بار قادیان سے بھی معلمین کو بلوا کر تقاریر کروایا کرتے تھے- ۱۹۲۷ء میں آپؓ کی وفات ہوئی-

-......☆......☆......☆......-

ایک ایمان افروز خط

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۶/ اگست کی زینت مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر کے ایک ایمان افروز خط کا خلاصہ ہدیہ قارئین ہے- آپ لکھتے ہیں :

۲۶/ جولائی ۹۷ء کو جلسہ سالانہ برطانیہ کی کارروائی براہِ راست MTA پر نشر ہورہی تھی اور مکرم مظفر احمد کلارک صاحب قرآن کریم کے اعجازات بیان کر رہے تھے تو خاکسار کسی اور دنیا میں جا پہنچا کہ آج سے ٹھیک ایک سو سال قبل کلارک نامی ایک شخص (ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اقدامِ قتل کا مقدمہ درج کیا تھا- اس کی حضورؑ سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں تھی بلکہ دشمنی کی وجہ یہ تھی کہ حضرت اقدسؑ دیگر الہامی کتب کے مقابل پر قرآن کریم کے معجزات اور اعجازات اور شان بیان کیا کرتے تھے- چنانچہ سو سال پہلے بالکل انہی ایام میں یعنی جولائی ۱۸۹۷ء میں ڈاکٹر کلارک نے اس تاریخی مقدمہ کو پیش کرنے کی تیاری کی تھی جس کا مقصد اسلام کی حمایت میں ایک پاک وجود کی آواز کو ہمیشہ کیلئے ختم کر دینا تھا- لیکن آج ایک سو سال بعد ایک اور کلارک (مظفر احمد کلارک) نامی شخص حضرت اقدس علیہ السلام کی بیان کردہ شانِ قرآن کریم کو بیان کر رہا ہے اور اس مسیح الزماں کے اس غلام کی آواز پوری دنیا میں نشر ہو رہی ہے-

-......☆......☆......☆......-

مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کی نظم مطبوعہ روزنامہ "الفضل" ربوہ ۴/ اگست ۹۷ء سے چند اشعار پیش ہیں :

ہاتھ میں کاسۂ گدائی ہے
عرش تک یوں مری رسائی ہے
ایک حالت پہ مطمئن رہنا
خود فریبی ہے خود نمائی ہے
عقل کے پاس تیر الہام
عشق کے پاس رہنمائی ہے

-......☆......☆......☆......-

برصغیر کی پہلی مسلمان خاتون صحافی

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۳/ اگست ۹۷ء کا شمارہ پاکستان کے یوم آزادی نمبر کے طور پر شائع ہوا ہے جس میں تحریک پاکستان کی نامور مجاہدہ اور برصغیر کی پہلی مسلمان صحافی خاتون محترمہ قریشیہ سلطانہ المعروف بیگم شفیع کے بارے میں ایک تفصیلی مضمون آپ کی بیٹی مکرمہ سیدہ نسیم سعید صاحبہ کے قلم سے شامل اشاعت ہے-

محترمہ بیگم شفیع صاحبہ ۱۸۹۸ء میں میرٹھ میں پیدا ہوئیں- آپ کے دادا خان بہادر غلام نبی رئیس اعظم میرٹھ تھے جو ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر، ریاست بہاولپور کے وزیر خزانہ اور وزیر اعظم رہے- آپ کے والد سجاد نبی قریشی باوجود تحصیلدار ہونے کے صوفی منش انسان تھے اور کثرت سے نوافل اور وظائف میں مشغول رہتے تھے- ۱۶ برس کی عمر میں آپ کی شادی دہلی کے حضرت سید شفیع احمد صاحبؓ سے ہوگئی جو حضرت خواجہ میر دردؒ کے خاندان سے تھے اور حضرت مسیح موعودؑ کی حرم حضرت اماں جان کے کزن کے بیٹے تھے اور ۱۹۰۳ء میں قبولِ احمدیت کی سعادت حاصل کر چکے تھے- خاوند کے احمدی ہونے کا علم بیگم شفیع کو شادی کے بعد ہوا لیکن وہ اپنے خاوند کی نفلی عبادات، تلاوت قرآن اور اعلیٰ اخلاق سے بہت متاثر تھیں- جب یہ بات آپ کے گھر والوں کے علم میں آئی تو انہوں نے صاف کہہ دیا کہ یہ نکاح ٹوٹ چکا ہے- لیکن بہت مشکلات کے بعد آپ واپس اپنے خاوند کے پاس آگئیں اور کہا کہ دونوں اپنے اپنے عقائد پر چلیں گے- حضرت سید شفیع احمد صاحبؓ ان دنوں پہلی احمدیہ پاکٹ بک "محقق" لکھ رہے تھے- انہوں نے بڑی حکمت سے اپنی بیوی سے کہا کہ آپ تلاوت کرتی ہیں ذرا میرے ساتھ کتاب لکھنے میں مدد کریں اور تلاوت کے دوران نبیوں پر ایمان لانے والوں اور انکار کرنے والوں کے انجام کی آیات ایک کاپی پر لکھتی جائیں- اس طرح بیگم شفیع احمد کے دل کی گرہیں کھلتی چلی گئیں اور آپ نے ۱۹۲۰ء میں احمدیت قبول کر لی-

جب مسجد فضل لندن کیلئے چندہ کی تحریک ہوئی تو بیگم شفیع احمد نے اپنا پنج لڑا ہار پیش کر دیا- ۱۸/ اپریل ۲۷ء کو دہلی میں لجنہ اماء اللہ کا قیام حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کے ذریعے ہوا تو بیگم شفیع احمد پہلی سیکرٹری مال مقرر ہوئیں- آپ بہت اعلیٰ مقررہ بھی تھیں- خواتین کے جلسہ سالانہ ۳۴ء میں بھی آپ کو تقریر کرنے کا موقع ملا- ۳۱/ اکتوبر ۴۱ء کو حضرت سید شفیع احمدؓ وفات پاگئے تو گھریلو رئیسانہ ٹھاٹ باٹ پر نظر ڈال کر آپکے مونہہ سے بے ساختہ نکلا "یا اللہ اب ہمارا کیا بنے گا؟" اسی لمحے ایک جلالی آواز آپ کے کانوں میں آئی کہ "تیرا خدا تو نہیں مرا وہ تو ہمیشہ زندہ رہے گا" -...... پھر ایک روز آپ نے خواب میں اپنے خاوند کو دیکھا جو کہہ رہے تھے کہ آپ اخبار "دستکاری" جاری کریں- یہ اخبار ۱۹۱۳ء سے حضرت سید شفیع احمد صاحبؓ کی وفات تک جاری ہوتا رہا تھا- اس خواب کے بعد ۴۳ء میں بیگم شفیع احمد بھی میدان صحافت میں آگئیں اور ہفتہ وار "دستکاری" جاری کر دیا- آپ کے کئی اداریوں نے نہ صرف آپ کو شہرت کی منزل پر پہنچا دیا بلکہ آپ کو دہلی کی کئی انتظامی کمیٹیوں کا ممبر بھی بنا دیا گیا- اس سے پہلے سے آپ مسلم لیگ کی پرجوش رکن بھی تھیں- ۳۸ء میں آپ کو قائد اعظم نے مقامی شعبہ خواتین کا نگران بنا دیا اور بعد میں ورکنگ کمیٹی کا ممبر بھی نامزد کر دیا- آپ پریس کانفرنسوں اور میٹنگوں میں پردے کی رعایت کے ساتھ اور اپنے بیٹے کے ہمراہ شامل ہوتیں- ایک موقع پر مسز سروجنی نائیڈو نے آپ کو گلے سے لگا کر برملا اعتراف کیا کہ واقعی برقع آپ کی ترقی میں رکاوٹ نہیں بنا- بیگم شفیع احمد نے شملہ کانفرنس اور ۴۶ء میں عارضی حکومت کی افتتاحی تقریب میں بھی بطور نامہ نگار شرکت کی- تقسیم ملک کے بعد مسلمانوں اور قادیان کی حفاظت کے سلسلے میں بھی آپ نے جرأت کے ساتھ نمایاں خدمت انجام دی-

-......☆......☆......☆......-

قابلِ تقلید نمونہ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۶/ اگست ۹۷ء میں محترمہ سردار بی بی صاحبہ کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے ان کی نواسی مکرمہ امتہ المتین مبشر صاحبہ رقمطراز ہیں کہ مرحومہ ۱۹۰۲ء میں پیدا ہوئیں- ۱۹۳۳ء میں اپنے بھائی چودھری سردار خانصاحب کے ذریعے قبول احمدیت کی توفیق پائی- اس وقت آپ شادی شدہ اور دو تین بچوں کی والدہ تھیں- پھر ایک لمبا عرصہ سارے گاؤں میں آپ اکیلی احمدی تھیں لیکن بڑی جرأت سے نہ صرف ساری بدرسوم کو کلیۃً ترک کر دیا بلکہ دعوت الی اللہ بھی کیا کرتی تھیں اور اپنے بچوں کی اس رنگ میں تربیت کی کہ وہ سچے احمدی بنیں- نفلی عبادات کا شغف تھا اور جمعہ کی ادائیگی کا خاص اہتمام کرتی تھیں- آپ کے خاوند نے ۵۷ء میں احمدیت قبول کی تھی لیکن مرحومہ اس سے قبل بھی باقاعدہ چندہ ادا کیا کرتی تھیں اور اس کارِ خیر کے لئے رات کو چرخہ کاتتیں، کپاس بیلتیں اور دیسی گھی تیار کر کے فروخت کرتی تھیں-

-......☆......☆......☆......-

اعجازِ دعا

محترم مرزا محمد صادق صاحب ۳۷ء میں ملٹری ٹرانسپورٹ سیکشن کوئٹہ میں ملازم تھے- ایک روز آپکی داہنی آنکھ میں تکلیف محسوس ہوئی- ملٹری ہسپتال میں ڈاکٹروں نے معائنہ کر کے بتایا کہ آنکھ میں ٹیومر ہے اور یہ آنکھ فوری طور پر نکالنی پڑے گی- آپ بیان کرتے ہیں کہ مجھے آنکھ نکلوانے میں تردد تھا چنانچہ مشن ہسپتال کوئٹہ چلا گیا لیکن وہاں کے ماہر امراض چشم کا بھی یہی جواب تھا- انہی دنوں شملہ سے ایک بریگیڈیئر ڈاکٹر وہاں آئے اور انہوں بھی ڈاکٹروں کی پہلی رائے سے اتفاق کیا اور یہاں تک کہا کہ اگر آنکھ نہ نکلوائی گئی تو چھ ماہ میں مر جاؤ گے- مجھے کچھ ایسا یقین تھا کہ میں نے جواباً کہا کہ میں اپنی آنکھ کی وجہ سے نہیں مرتا، چھ ماہ چھوڑیں انشاء اللہ چھ سال بلکہ بفضل خدا سولہ سال کے بعد آپ کو سلام کروں گا-...... یہ بات کہہ تو دی مگر بے حد پریشان تھا، دعائیں کرتا رہا اور ڈسچارج ہو کر قادیان آکر حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کو دکھایا- آپؓ نے بڑی شفقت سے معائنہ کیا اور فرمایا "آپکو کوئی تکلیف تو نہیں، اسی طرح رہنے دیں، ڈاکٹروں کی ایسی ہی باتیں ہوتی ہیں خدا کی اور بات ہوتی ہے" - اس کے لمبے عرصہ کے بعد کوئٹہ سٹیشن پر اچانک انہی ڈاکٹر صاحب سے میری ملاقات ہوگئی جنہوں نے چھ ماہ میں میری موت کی پیشگوئی کی تھی- میں نے اپنا تعارف کروایا تو بہت حیران ہو کر کہنے لگے خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے-

محترم مرزا محمد صادق صاحب کی اہلیہ روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۸/ اگست میں یہ واقعہ بیان کر کے لکھتی ہیں کہ محترم مرزا صاحب کو ۴۷ء میں ۶ ماہ تک قادیان میں درویشی کی زندگی گزارنے کی بھی توفیق ملی- اگست ۸۱ء میں آپ کی وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے- آپ بہت سے اوصاف کے مالک تھے مجھے اپنی زندگی میں یاد نہیں کہ کبھی جمعہ چھوڑا ہو-

-......☆......☆......☆......-

ہمیں موصول ہونے والے دیگر رسائل میں ماہنامہ "خالد" ستمبر ۹۷ء، جماعت احمدیہ نیویارک کا ماہنامہ "نوائے ظفر" ستمبر ۹۷ء و اکتوبر ۹۷ء، جماعت احمدیہ برطانیہ کا ماہنامہ "اخبار احمدیہ" اگست تا اکتوبر ۹۷ء، جماعت احمدیہ ناروے کا دوماہی "الجہاد" ستمبر تا اکتوبر ۹۷ء اور ہفت روزہ "بدر" قادیان کے بعض شمارے شامل ہیں-

براہ کرم "الفضل ڈائجسٹ" کیلئے اپنے رسائل و اخبارات درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں

AL-FAZL DIGEST, 6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

-......☆......☆......☆......-

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
31/10/97 - 6/11/97

Please Note that programme and timings may Change without prior notice.
Details of Programmes are Announced After Every Six Hours.
All times are given in British Standard Time. For more information please phone or fax +44 181 874 8344

Friday 31st October 1997
28 Jamadi Al Thani

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner : Yassarnal Quran
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Prog. - History of Ahmadiyyat (Part 19) (R)
02.30	Huzoor Reply To Allegations - Session 37 (14.7.94) - Part 1(R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
05.00	Homoeopathy Class with Huzoor(R)
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner: Yassarnal Quran
07.00	Pushto Programme
08.00	Bazm-e-Moshaira: Mehfil-e-Shair organised by Nusrat Jehan Academy
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class
11.00	Computers For Everyone -Part 31
12.05	Tilawat, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque' London, UK
14.00	Bengali Programme
15.00	Rencontre Avec Les Francophones- Huzoor's Mulaqat with French Speaking Friends
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Friday Sermon By Huzoor (R)
18.05	Tilawat, Hadith
18.35	Children's Corner -Mulaqat With Huzoor
19.00	German Service:1) Ihre Fragen 2) Willkommen in Deutschland 'Deutsches Feuerwehrmuseum II' 3) Der Diskussionskreis 'Praktikum'
20.00	Urdu Class
21.00	Medical Matters with Dr Mujeeb-ul-Haq Khan - "First Aid"
21.30	Friday Sermon by Huzoor (R)
22.45	Rencontre Avec Les Francophones- Huzoor's Mulaqat with French Speaking Friends

Saturday 1st November 1997
29 Jamadi Al Thani

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat With Huzoor (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA USA Production:
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Computers For Everyone -Part 31
05.00	Rencontre Avec Les Francophones, Huzoor's Mulaqat with French Speaking Friends
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Mulaqat With Huzoor (R)
07.00	Saraiki Programme
08.00	Medical Matters with Dr Mujeeb-ul-Haq Khan - "First Aid"
09.00	Liqaa Ma'al Arab
10.00	Urdu Class
11.00	
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Indonesian Hour
14.00	Bengali Programme
15.00	Children's Mulaqat with Huzoor
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Arabic Programme
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner: Quiz, Unique Scholars Academy VS AlAhmed Cambridge Academy, Rabwah - Host:Abdul Sami Khan
19.00	German Service: 1)Sport 'Basketball' 2)Der Diskussionskreis 'Info Interesse'
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Question & Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV
22.30	Children's Mulaqat with Huzoor(R)
23.30	Learning Chinese

Sunday 2nd November 1997
1 Rajab

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner: Quiz, Unique Scholars Academy VS AlAhmed Cambridge Academy, Rabwah
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Canadian Desk - 'Tech Talk'
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
05.00	Children's Mulaqat with Huzoor -(R)
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner: Quiz, Unique Scholars Academy VS AlAhmed Cambridge Academy, Rabwah
07.00	Friday Sermon By Huzoor - Rec.24.10.97
08.00	Question & Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab -(R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Around The Globe
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Indonesian Hour:
14.00	Bengali Programme
15.00	Huzoor's Mulaqat with English speaking friends
16.00	Liqaa Maal Arab
17.00	Albanian Programme - 'Hyrje Ne Islam' - Introduction to Islam - Part 8
18.05	Tilawat ,Hadith
18.35	Children's Corner - Quiz, Tehrik-e-Pakistan (Part 1)
19.00	German Service: 1)Physik 'Mechanik + Krafte' 2)Ein Treffen in Koln
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bait Bazi
21.30	Dars-ul-Quran (No. 20) (1996) By Huzoor- Fazl Mosque , London
23.30	Learning Chinese

Monday 3rd November 1997
2 Rajab

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner: Quiz, Tehrik-e-Pakistan (Part 1)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around The Globe
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese (R)
05.00	Huzoor's Mulaqat With English Speaking friends(R)
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner: Quiz, Tehrik-e-Pakistan (Part 1)
07.00	Dars-ul-Quran (No. 20) (1996) By Huzoor, Fazl Mosque, London (R)
08.30	Bait Bazi
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Sports: Basketball, Rabwah Vs Sheikhupura
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Hour:
14.00	Bengali Programme
15.00	Homoeopathy Class With Huzoor
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Huzoor
19.00	German Service 1)Begegnung mit Hazoor II 2) Tarikhe Islam
20.00	Urdu Class
21.00	Islamic Teachings-Rohani Khazaine
22.00	Homoeopathy Class With Huzoor
23.00	Learning Norwegian

Tuesday 4th November 1997
3 Rajab

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Sports: Basketball, Rabwah Vs Sheikhupura
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Homoeopathy Class With Huzoor
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Islamic Teachings-Rohani Khazaine
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Medical Matters: "Appendix" - Guest: Dr Wali Mohammed Saagir, Host: Dr Sultan A. Mobasher
11.30	Seerat Hadhrat Maulvi Mohammed Osman (ra)
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning French
13.00	Indonesian Hour:
14.00	Bengali Programme
15.00	Tarjumatul Quran Class (N)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Programme
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner :Yassarnal Quran
19.00	German Service 1)Nazm 2) Mathematik 'Funktionen' 3) Lies Mal !
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
22.00	Tarjumatul Quran Class (R)
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

Wednesday 5th November 1997
4 Rajab

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner :Yassarnal Quran
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters: "Appendix" - Guest: Dr Wali Mohammed Saagir, Host: Dr Sultan A. Mobasher
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French
05.00	Tarjumatul Quran Class (R)
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner: Yassarnal Quran
07.00	Swahili Programme
07.30	Speech
08.30	Around The Globe -Hamari Kaenat
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Seerat Sahaba Hadhrat Masih-i-Maud (A.S)
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Arabic
13.00	Indonesian Hour:
14.00	Bengali Programme
14.45	Tarjumatul Quran Class (R)
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	French Programme
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Huzoor
19.00	German Service 1)Islamische Presseschau 2) Quiz mit Waqf-e-Nau Kindern 3) Gute-Nacht-Geschichten
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Al Maidah
21.45	Tarjumatul Quran Class (R)
23.00	Learning Turkish
23.30	Arabic Programme

Thursday 6th November 1997
5 Rajab

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Huzoor (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Canadian Horizon
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Turkish (R)
04.30	Arabic Prog. - Qaseedah/Nazm
04.45	Tarjumatul Quran Class (R)
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Huzoor(R)
07.00	Sindhi Prog. -Translation of Friday Sermon - 23.2.96
08.00	Al Maidah
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Quiz Prog: History of Ahmadiyyat - Part 20
11.30	Huzoor Reply To Allegations - Session 37 (14.7.94) - Part 2
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Dutch
13.00	Indonesian Hour: 1)Tilawat 2) Dialogue (The Light of Islam) 3) Qaseedah 4) Nazm
14.00	Bengali Programme
15.00	Homoeopathy Class With Huzoor
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Russian Programme
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner : Yassarnal Quran
19.00	German Service 1)Saher-Sidras Show 2) MTA Variete 'Krankenhaus'
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bazm-e-Moshaira: Mubarak Abid Sahib ke saath aik shaam
20.00	Homoeopathy Class With Huzoor
23.00	Learning Dutch

Some Highlights

Programmes With Huzoor

Everyday :
Liqaa Ma'al Arab & Urdu Class
Monday & Thursday :
Homoeopathy Class
Tuesday & Wednesday :
Tarjumatul Quran Class
Friday :
LIVE Friday Sermon
Mulaqat with French Speaking Guests
Saturday :
Children's Class
Question & Answer Session
Sunday :
Mulaqat with English Speaking Guests
Dars-ul-Quran

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (0181) 870 8517

Fax: (0181) 870 1095

Vol. 4 Friday, October 31, 1997 No. 44

بیسویں صدی کے ایک اہل حدیث عالم کی

خطابت کے چند نمونے

دوست محمد شاہد، مؤرخ احمدیت

مولوی احسان الٰہی ظہیر صاحب ایک ممتاز اہل حدیث عالم تھے جنہیں ان کے عقیدت مندوں نے ان کی موت کے بعد **"شہید اسلام" کے خود ساختہ منصب پر بٹھا دیا ہے اور اس طرح خود "عالم الغیب" کی مسند سنبھال لی ہے۔** ان کے خطبات کا ایک مجموعہ مکتبہ قدوسیہ غزنوی سٹریٹ اردو بازار لاہور کی طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ ظہیر صاحب کی شعلہ بیانی اور سحر افشانی کے خطرات واثرات کو سعودی عرب نے ان کی طالب علمی کے زمانہ میں بھانپ لیا تھا جیسا کہ ظہیر صاحب اپنے سفر حجاز میں خود لکھتے ہیں :

"کبھی دنیا مدینہ سے آنے والے قافلوں کے قدموں کی چاپ سنا کرتی تھی اور آج ہم مدینہ کے راستوں پر یہودیوں کی یلغار کی خبریں سن رہے ہیں۔ تب ہم اسلام کے صحیح معنوں میں علمبردار اور گنبد خضراء کے مکین کے حقیقتا پیروکار تھے اور آج اسلام کو ہم نے چھوڑ دیا اور رحمت ونصرت رب ہم سے منہ موڑ گئی۔ اور پھر نہ جانے کیا ہوا کہ گریباں پھٹ گئے، دامن چاک ہو گئے اور حرم نبوی "الجہاد، الجہاد" کے نعروں سے گونجنے لگا۔ اور ادھر میں یونیورسٹی پہنچا ادھر سعودی سی آئی ڈی کا نمائندہ حکم سرکاری لئے آگیا کہ اس پاکستانی طالب علم کو آئندہ حرم نبوی یا کسی دوسرے مقام پر جنگ کے موضوع پر تقریر کی اجازت نہیں جو جذبات سے کھیلتا، شعلے اگلتا اور آگ برساتا ہے"۔ (صفحہ ۱۳)

جناب ظہیر صاحب کے پر تشدد اسلوب اور متعصبانہ انداز بیان سے قطع نظر ان کے خطبات میں حقیقت پر مبنی بعض نکات بھی جا بجا ملتے ہیں جن پر حدیث نبویؐ "کلمة الحکمة ضالّة المؤمن کی روشنی میں غور وفکر کیا جانا چاہئے۔ بہر حال بیسویں صدی کے ایک مشہور اہل حدیث عالم کی خطابت کے چند نمونے ملاحظہ فرمایئے اور سر دھنئے۔

ختم نبوت کے منکروں کا اصلی چہرہ

ظہیر صاحب نے بریلوی حضرات کو مخاطب کرتے ہوئے کہا :

"کلمہ تو مدینے والے کا پڑھتا ہے لیکن حکم کسی اور کا مانتا ہے اور فرمان کسی اور کا تسلیم کرتا ہے۔ اس نے شرک فی الرسالت کا ارتکاب کیا اور وہ لوگ جو امامت کے لئے، رہنمائی کے لئے، راہبری کے لئے مدینے کو چھوڑ کر کسی اور بستی کی طرف دیکھتے ہیں انہوں نے محمد ﷺ کی رسالت کو صحیح طور پر تسلیم نہیں کیا ہے۔ چاہے وہ بستی بصرے کی ہو، چاہے کوفے کی، چاہے بغداد کی ہو، چاہے شام کی، چاہے ہندوستان کی ہو، چاہے بریلی کی۔ جس شخص نے اپنی دینی راہنمائی کے لئے مدینے کو چھوڑ کر کسی اور بستی کی طرف دیکھا اس کا اسلام درست نہیں ہے۔ اس نے محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کو صحیح معنوں میں تسلیم نہیں کیا۔ تسلیم اس نے کیا جس نے اپنی راہنمائی کے لئے دیکھا یا عرش والے کے قرآن کی طرف دیکھا یا مدینے والے کے فرمان کی طرف دیکھا۔ جس نے ان دونوں چیزوں کو چھوڑ کر کسی بڑے سے بڑے انسان، کسی بڑے سے بڑے بزرگ، کسی بڑے سے بڑے عالم، کسی بڑے سے بڑے محدث، کسی بڑے سے بڑے فقیہہ کی طرف دیکھا رب کعبہ کی قسم! وہ نہ مومن ہے اور نہ مسلمان ہے۔

مومن اور مسلمان وہ ہے جس کا عقیدہ یہ ہو کہ مدینے والے کے حکم کے مقابلے میں بصرے، کوفے، بریلی، سہارنپور اور کسی دوسرے شہر کی بات کو ماننا تو بڑی بات ہے، اس کی طرف پلٹ کے دیکھنا بھی حرام ہے۔ جس نے کسی اور کی طرف پلٹ کے دیکھنا بھی گوارا کر لیا اس نے محمد ﷺ کی رسالت میں کسی دوسرے کو شریک ٹھہرا لیا اور اس نے نبی کی ختم نبوت کا انکار کر دیا۔ اس نے اپنے عمل سے یہ بات ثابت کی ہے کہ میں رحمت کائنات پیغمبر عربی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین تسلیم نہیں کرتا۔ اگر وہ خاتم النبیین سمجھتا، اگر وہ نبی پر نبوتوں کو ختم سمجھتا تو نبی کو چھوڑ کر کسی دوسرے کی طرف دیکھنا گوارا نہ کرتا اور آج ایک بڑا اہم مسئلہ آپ کو سمجھائے دیتا ہوں اس کو یاد رکھئے گا۔

دنیا کے اندر ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کی جو رسم چلی ہے وہ صرف مرتدوں سے نہیں چلی۔ اس گناہ کے اندر کئی اپنے لوگ بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے ختم نبوت کے عقیدے کا زبان سے اقرار تو کیا لیکن عملی طور پر غیر نبی کو نبی کے مقام پر رکھ کر ختم نبوت کا انکار کیا۔ ختم نبوت کا قائل صرف وہ شخص ہے جو اپنی زبان اور اپنے عمل سے محمد ﷺ کے بعد کسی کی بات کو قابل حجت نہیں سمجھتا۔ جو نبی کے بعد کسی اور کی بات کو حجت سمجھتا ہے وہ عملی طور پر نبوت کا منکر ہے۔ اس نے عملی طور پر محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم الرسالت کا انکار کیا ہے......

ہم نے نبوت پر ڈاکے ڈالنے کے راستے خود کھولے ہیں۔ ہم نے جب کہا کہ نبی کی بات کو رہنے دو، فلاں فقیہہ کی بات کافی ہے، فلاں امام کی بات کافی ہے، فلاں محدث کی بات کافی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے نبی کی نبوت اور امامت کو آج تک باقی نہیں مانا۔ اگر آج تک مانتے تو کسی اور امام کی بات کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت باقی نہ ہوتی۔

(صفحہ ۲۳۔۲۵)

تکمیل دین کا اصل تصور

ایک خطبہ میں انہوں نے تصور تکمیل دین پر یہ گوہر افشانی کی کہ : "لوگو! ایمان سے بتلاؤ جو پیالہ پانی سے بھرا ہوا ہو اس میں کچھ اور پانی ڈالے جانے کی گنجائش ہو کبھی کوئی عقلمند یہ نہیں کہہ سکتا کہ پیالہ مکمل بھرا ہوا ہے۔ مکمل بھرا ہوا پیالہ اس پیالے کو کہیں گے جس کے اندر پانی کا ایک قطرہ بھی نہ ڈالا جا سکے۔ اگر ایک قطرے کی بھی گنجائش باقی ہو تو پیالہ مکمل بھرا ہوا نہیں ہوگا۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم نے نہیں کہا عرش والے نے کہا ہے : ﴿الیومَ اکملتُ لکُم دینکم وَ اَتممتُ عَلیکُم نِعمَتی وَرَضِیتُ لکُمُ الاسلامَ دِینا﴾ میں نے آج دین مکمل کر دیا۔ جو یہ کہتا ہے کہ نبی کے زمانے کے بعد کی کہی ہوئی بات بھی دین ہے اس نے محمد ﷺ کے دین کو مکمل نہیں مانا ہے۔ اور جاؤ ہم کو پھانسی پر لٹکاؤ، جو جی چاہے کر لو۔ ہم امام کائنات کے سوا کسی کی بات کو دین ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ تمہارے یہ مولوی، یہ ملوانے، تمہارے یہ لیڈر، یہ سیانے سارے ایک طرف، آمنہ کا لال ایک طرف، کعبے کے رب کی قسم ہے ساری کائنات کو چھوڑا جا سکتا ہے محمد کریم ﷺ کے دامن کو چھوڑا نہیں جا سکتا۔ جاؤ ہم سے زیادہ شریعت کو ماننے والا چشم فلک نے کبھی نہ دیکھا۔ اور شریعت کو ماننے والا وہ ہے جو شریعت میں کمی کرے، نہ شریعت میں زیادتی کرے۔ جو کمی کرے وہ بھی نہیں مانتا، جو زیادتی کرے اس نے بھی محمد ﷺ کو اپنا پیر و مرشد نہیں مانا"۔ (صفحہ ۳۱)

پاکستان کی قومی اسمبلی، ضیاء الحق اور اس کے "چمچے"

قومی اسمبلی اور ڈکٹیٹر ضیاء الحق اور ان کے ہمنواؤں کے بارے میں ان کے جذبات بہت سخت تھے چنانچہ انہوں نے ایک خطبہ میں کہا : "کوئی اہل حدیث اہل حدیث نہیں ہو سکتا جب تک کہ شریعت کو نہ مانے اور کوئی مسلمان اس وقت تک مسلمان نہیں کہلا سکتا جب تک محمد ﷺ کے بعد شریعت کو مکمل نہ مانے۔ جس بل کے اندر یہ کہا جائے کہ آج کی قومی اسمبلی کے ممبر جو فیصلہ کریں وہ شریعت ہے تم اس کو مان لو احسان الٰہی ظہیر اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اور یہ قومی اسمبلی؟ ساری کائنات کی اسمبلیاں اکٹھی ہو جائیں، محمد ﷺ کے رب کی قسم ہے، ساری کائنات کے مسلمان اکٹھے ہو جائیں سب کی بات مل کے بھی محمد ﷺ کے دین کا حصہ نہیں بن سکتی۔

تم کہتے ہو فقیہوں کی بات مان لو، ملّانوں کی بات مان لو، قومی اسمبلی کے ممبروں کی بات لو۔ جاؤ ضیاء الحق کی مانتا ہوں نہ اس کے چمچوں کی مانتا ہوں۔ (صفحہ ۲۲،۳۲)

میلاد النبیؐ کے جلوس

ایک خطبہ میں میلاد النبیؐ کے جلوسوں کو نشانہ تضحیک بناتے ہوئے کہا : "ابھی مولانا حافظ عبداللہ صاحب بھی ناراض ہو رہے تھے۔ جلوس نکالتے ہیں، ہار پہنتے ہیں اور مولوی حضور کی ولادت کی خوشی میں چھکڑوں پہ اسی طرح لادے جاتے ہیں جس طرح بیٹھے لادے جاتے ہیں۔ میں کہتا ہوں ناراض ہونے کی کیا بات ہے؟ جو کسی کے دل میں آئے وہ کرے ہم کو کیا ہے۔

"اپنی" بلا سے بوم بسے یا ہما رہے

ہم کیا کر سکتے ہیں بھائی؟ لیکن اتنا سوال ضرور کرتے ہیں کہ لوگو! کیا نبی کی محبت اس بات کا نام ہے کہ بیٹا بھی میدان جنگ میں، بھائی بھی میدان جنگ میں، باپ بھی میدان جنگ میں، شوہر بھی میدان جنگ میں اور خود راستے پر کھڑی رب کی بارگاہ میں ننگی زمین پر سجدے کر رہی ہے۔ اللہ اسلام کی آبرو رکھ لے۔ ایک جوان احد کے میدان سے آیا، دیناریہ کو دیکھا۔ دیناریہ جلدی سے پردہ کر کے اٹھ کے کھڑی ہو گئیں۔ بوڑھی عورت تھیں۔ سوار رک جا۔ میدان جنگ کی کیا خبر ہے؟ اس نے دیناریہ کو دیکھا، پہچان لیا۔ اپنی گردن کو جھکا لیا۔ کہا ماں تیرا باپ شہید ہو گیا ہے۔

تڑپ اٹھی۔ کہا میں نے اپنے باپ کا تو نہیں پوچھا تھا میں نے پوری کائنات کے باپ کا پوچھا تھا، محمد عربیؐ کا کیا حال ہے؟ میرے باپ کا کیا ہے اگر امت کا باپ بچھڑ گیا تو میرے باپ کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس نے کہا الحمد للہ رسول اللہ ﷺ خیریت سے ہیں۔ پھر سجدہ شکرانہ میں گر گئی۔

ایک سوار اور آیا پھر پوچھا کیا خبر ہے؟ کہا تیرا بھائی شہید ہو گیا ہے۔ کہا میرے بھائی کی کیا بات ہے، مجھے سرور کائنات کا بتلاؤ کہ ان کا کیا حال ہے؟ کہا الحمد للہ خیریت سے ہیں۔

پھر ایک اور آیا۔ اس نے کہا ماں تیرا بچہ بھی احد کے میدان میں شہید ہو گیا ہے۔ ماں تھی، چوٹ پڑی۔ کہنے لگی میں نے اپنے بیٹے کا نہیں پوچھا تھا میں نے آمنہ کے لال کا پوچھا تھا۔

پھر ایک آنے والا آیا، کہا کیا خبر ہے؟ کہا ماں تیرا سر کا تاج بھی تجھ سے چھن گیا ہے۔ خاوند کی شہادت کی خبر سنی، دل پر چوٹ پڑی کہ آج سر کا سائیں نہیں رہا۔ جلدی سے اپنے آنسو پی گئی کہ کہیں رب ناراض نہ ہو جائے۔ کہا میرے سر کا سائیں نہیں رہا تو کوئی بات نہیں مجھے امت کے سائیں کا بتلاؤ کہ اس کی کیفیت کیا ہے؟

کہا ماں دشمن پلٹ چکا ہے۔ اللہ نے دشمن کو خائب و خاسر کیا، وہ لوٹ چکا ہے، سرور کائنات خیریت سے ہیں۔ کہنے لگی یا اللہ اگر چاروں قربانیاں تیری راہ میں قبول ہو جائیں، سرور کائنات پر کوئی آنچ نہ آئے تو مجھ کو کوئی غم نہیں ہے۔ کہاں ہیں محبت کے دعوے؟ محبت خالی خولی اور پھر اگر ذرا خطرے کی بات ہو تو اللہ کے فضل وکرم سے مولوی بھاگنے میں سب سے آگے۔ لوگوں کو مروانے کے لئے، لوگوں کے بیٹے آگے مولوی پیچھے۔ بھاگنے کا وقت آئے تو لوگ پیچھے

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں :-

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔